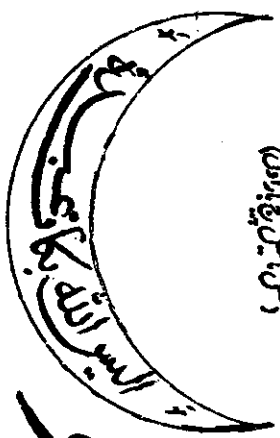
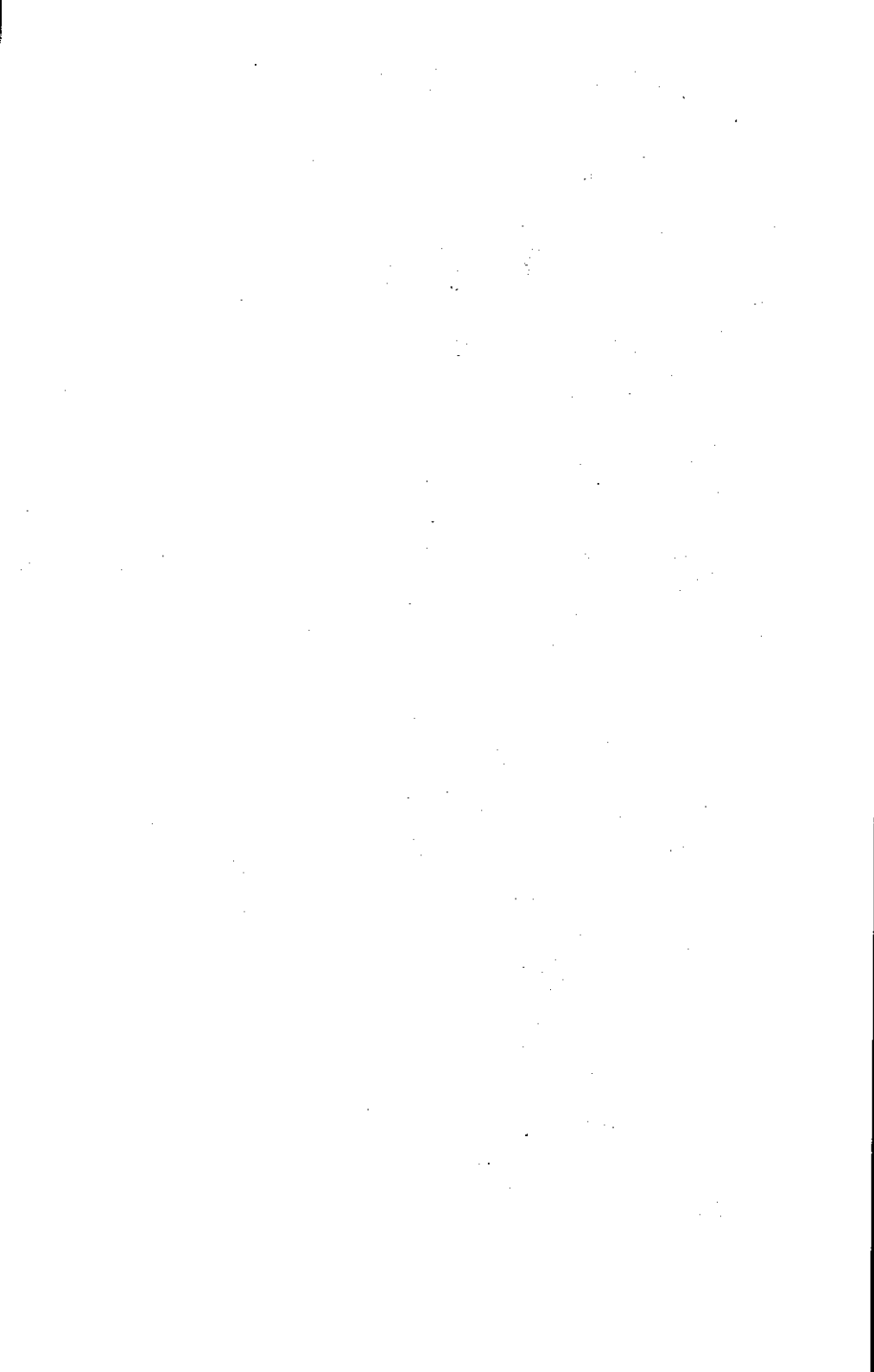


تقریر علی بیچہ بر اقلہ



الذکر العظیم

در مطبوعہ ضیاء الاسلام کلکتہ  
مبتداً بمکتبہ فضل الدین صاحب  
مکتبہ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## نجم الہدایے

## نجم الہدی (ادد)

الحمد لله الذي خلق الاشياء  
كلها فاودع من جمال خلقها - و  
برء نفوس الناس لنفسه فسواها  
و عالج بوجهه قلقها - واتقن كل  
ما صنع وحسن و ابدع و احكم  
واضاع الشمس و انار القمر و انعم  
على الانسان و اعزّه و اكرم - و  
الصلوة و السلام على رسوله النبي  
الاحي محمد احمد الذي كان اسماء  
هذان اول اسماء عرضت على ادم  
بما كانا علة غائية للنشأة

اس خدا کے لئے تمام تعریفیں میں جس نے تمام  
چیزوں کو پیدا کیا۔ اور ہر ایک چیز میں ایک قسم کی خوبصورتی  
رکھی۔ اس نے انسانوں کے نفسوں کو اپنے لئے بنایا۔ اور  
اپنی ذات کے ساتھ انہی بے آرمی کو دور کیا۔ اور جو کچھ  
بنایا نہایت استوار اور خوب اور نئی طرز کا اور حکم بنایا  
اور سورج کو روشن کیا اور چاند کو چمکایا۔ اور  
انسان کو عزت اور شرف اور مرتبہ بخشا۔ اور  
اس کے رسول اسی پر درود اور سلام ہو جس کا  
نام محمد اور احمد ہے۔ یہ دونوں نام اس دہ میں کہ جب  
حضرت آدم کے سامنے تمام چیزوں کے نام پیش کئے گئے تھے تو  
سب اول ہی دو نام پیش ہوئے تھے کیونکہ اس نیاکی میں

نجم الہدی - جلد ستائشہم خدا راست کہ ہمہ چیز را یا فرید - و دران گوئے خوبی و آرائش سپرد -

درداں آدمیان را محض خاطر خود از نیستی بہ ہستی کشید۔ و نچ و آزار آہنہا را با ذات خویش از ہم  
پاشید۔ و ہر چہ را ساخت چنانچہ شاید خوب و استوارش بہ راحت تیر گیتی افزود را چہ بہاں  
پاود۔ و ماہ را بزم آرائے شب بہاں نمود۔ و انسان را بزرگی و حریت کہ امت فرمود۔ و  
دردو بر بنی اسی دے کہ نام گرامی اش محمد و احمد۔ و این دو نام اول تا ہائے امت کہ بر آدم  
عرض شد۔ زیرا کہ علت غائی آفرینش میں دو نام درد خدا بیشی و بیشی میں دو نام رہا۔

الاولی دکانا فی علم اللہ اشرف و  
 اقدم۔ فهو اول التیبتین درجۃ  
 لہذین الاسمین و آخرہم بما  
 ختم اللہ علیہ کل ما علم التیبتین  
 وفقہم واکمل حل ما ادھی الیہ  
 والہم۔ وبما اعطاه اللہ آخر  
 المعارف وجمع فیہ ما اخر  
 و قدم۔ وارسلہ الی کل اسود  
 وایبض واختارہ لاصلاح کل  
 اھنی واصلتہم وایکر۔ و  
 ضمغہ بعطر نعمہ ازید  
 مما ضمغ احد امن الانیل  
 و علمہ من لدنہ وفقمہ  
 من لدنہ وعرفہ من لدنہ

یہ درجہ دو نام ملت خانی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے  
 علم میں درجہ اشرف اور اقدم ہیں۔ پس آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم اور جو بن دو نول ناموں کے تمام انبیاء  
 علیہم السلام سے اول درجہ پر ہیں اور بیعت اس کے جو  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام نبوت کے علم ختم ہو گئے اور  
 آپ پر کمال اور جامع طور سے نازل کی گئی۔ اور آنحضرت  
 اور وہ سب کچھ جو پہلوں اور پھلوں کو دیا گیا تھا آپ کو  
 عطا ہوا۔ بن تمام درجہ آپ خاتم الانبیاء طہیر اور  
 ہر ایک معیار و سیاہ کی طرف آپ کو بھیجا۔ اور ہر ایک  
 اندھے اور کور اور گنگے کی اصلاح کیلئے آپ کو پسند فرمایا  
 اور خدا تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کے عطیے سے مستعداً انتخاب کو  
 معطر کیا کہ اس سے پہلے کوئی نبی اور رسول نہیں کیا گیا۔  
 خزانے اپنے پاس سے آپ کو علم دیا اور اپنے پاس فہم  
 عطا کیا۔ اور اپنے پاس سے معرفت بخشی۔

پس او از بہت این دو نام بر معین انبیاء درجہ اولی دارد۔ دینی کمال و جامع بر او نازل شد  
 و دانش ہائے پسین و بہرہ آنچه بر پیشینیاں و پسینیاں دادہ شد و بوسے از انی داشتند۔  
 و خدا اورا بہرہ سپید و سیاہ فرستاد۔ و برائے را ہنغائی ہر نایبنا و کرد گنگ برگزید۔ و  
 اورا بہ عطر نعمتہائے خود آنچنان خوشبو گردانید کہ پیش از دے کے از انبیاء  
 یابن شابت نرسید۔ از قبل خودش آنوقت و از خودش بغہانید۔ و از  
 خودش معرفت بخشید۔ او از خودش پاک ساخت۔ و از خودش آداب

اور اپنے پاس سے پاک کیا۔ اور اپنے پاس سے لوب  
 سکھایا اور برگزیدگی کے پانی سے اپنے پاس سے  
 نہلایا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس خدا کی  
 تعریف کرنا واجب ہو گیا جو اس کے ہر ایک کام کا  
 آپ تکفل ہوا۔ اور اپنی پناہ کی چادر کے نیچے جگہ دی۔  
 اور ہر ایک کام آنحضرت کا اپنی توجہ خاص سے غیر  
 توسط استادوں اور پاپوں اور امیروں کے بنایا۔  
 اور اپنے پاس سے اس پر ہر ایک قسم کی نعمت پوری  
 کی پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ خدا تعالیٰ  
 کی وہ تعریف کی جو کوئی فکر اس کے بیدوں تک نہیں  
 پہنچ سکتا اور کوئی آنکھ اس کے نور کی حدود کو  
 پانہیں سکتی۔ اور اس نے خدا کی تعریف کو کمال تک  
 پہنچایا یہاں تک کہ اس کے ذکر میں ہم گوہر فنا ہو گیا  
 اور اس کے اس قدر تعریف کرنے اور خدا شافی کو

وطهرة من لدنه وادبه من  
 لدته وغسله من لدنه بماء  
 الاصطفاء۔ فوجب عليه حمد۔  
 هذا اللوب الذي كفل كل امرء  
 بالاستيفاء۔ ادخله تحت رداء  
 الايواء۔ واصلح كل شأنه بنفسه  
 من غير منة الاساتذ والاياء و  
 الامراء۔ واتق عليه من لدته  
 جميع انواع الالاء والنعماء۔ فحمداه  
 روح النبي بحمد لا يبلغ فكر الی  
 اسرارہ۔ ولا تدرك ناظره حدود  
 انوارہ۔ وبالغ في الحمد حتى  
 غاب وفنا في اذكارہ۔ واما  
 سبب هذا الحمد الكثير و

تعلیم داد۔ و خودش از آفت برگزیدگی و برگزیدگی شت و شور فرمود۔ لہذا واجب آمد بر آنجناب  
 ستائش پروردگار کہ سازگار و کفیل کل امرأ شد۔ و در زیر چادر پناہ خودش جائے برداد۔ و  
 جملہ کار دیرا بذات خویش بے میانی گری استادان و پدران و توانگران درست کرد۔ و تمام نعمتہا  
 را بروی از قبل خود تمام فرمود۔ لہذا روح نبی صلعم آن حمد خداوندی را بجا آورد و کہ هیچ فکر  
 و اندیشہ بدانان کہ نہ دے نیارد برسد۔ و هیچ دیدہ تواند حدود خودش را در یاد۔ و آنجناب  
 ستائش خداوندی را بشاہد رسانید کہ ہدایتش از خود بر مید و سر بہ صحرائے کمال و کشفی و فاشید و سبب

سر احمادۃ - نہو بحار فضل اللہ  
 و مولات امدادۃ - و عنایۃ اللہ  
 الی ما و کلتہ طرفۃ عین الی  
 سعیہ و اجتہادۃ - حتی شغفہ  
 وجہ اللہ حباً و اوحدة فی  
 و دادۃ - ففار قلبہ لتحمید  
 ہذا المحسن حتی صار الحمد عین  
 مرادۃ - و ہذہ مرتبۃ ما اعطاها  
 اللہ لغيرہ من الرسل و الانبیاء و  
 الابدال و الاولیاء - فانہم وجدوا  
 بعض معارفہم و علومہم و نعمہم  
 بوساطۃ العلماء و الابعاد و المحسنین  
 و ذوی الالاء - و اما نبینا صلی اللہ علیہ  
 و سلم فوجد کل ما وجد من حوضۃ الکبریاء -

صاحب تعریفِ طہیر نے کاتر تہ تھا کہ خدا تعالیٰ تمواتر  
 اور پیانے اُس پر اپنے فضل نازل کئے اور وہ عنایت  
 اُس کے شامل حال کی جس نے ایک طرفۃ عین ہی اُسکو  
 اپنی کوشش اور سعی کا محتاج نہ کیا۔ یہاں تک کہ وجہ اللہ  
 نے اُس کے دل کو پیر کر اپنا دخل اُس میں کیا۔ اور اپنی محبت  
 میں اُس کو یگانہ بنایا۔ پس اُس محسن کی تعریف کے  
 لئے اُس کے دل نے جوش مارا اور خدا تعالیٰ کی تعریف  
 اُس کی دلی مراد ہو گئی۔ اور یہ وہ مرتبہ ہے کہ جو اُس کے  
 کسی کو رولوں اور نیروں اور ابدالوں اور دیوں  
 میں سے عطا نہیں ہوا کیونکہ ان لوگوں نے اپنے بعض  
 معارف اور علوم اور نعمتیں تو وسط عالموں اور  
 باپوں اور احسان کرنے والوں کے پائی تھیں۔ مگر  
 ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ پایا  
 جناب الہی سے پایا۔ اور جو کچھ اُن کو ملا

آنکے ستائش خداوندی را بدین غایت ادا ساخت اُن کہ خداوند تعالیٰ شانہ پیانے ہوا نبیا خود را بر وی فرود آمد  
 و عنایت و کر سے در کلاوی کرد کہ برائے چشم زدن ہم دیر نشد نیاز و احتیاج بکوشش و محنت خود بیار و تا آنکہ  
 وجہ اللہ اندرش را بشگافت و خودش در درون در شد اورا مدہر و محبت خود یگانہ گردانید۔ لہذا  
 طی آنجناب دنیایش و ستایش ہیچو کار ساز نیکی کن بجوش آمد۔ و ستایش خداوندی کام جان دے گردید۔  
 و ایں مرتبہ ہیست کہ غیر آنجناب را از انبیاء و اولیاء و ابدال و رسل دست ہم نداد زیرا کہ او شان بعضی  
 علوم و معارف را از واسطہ آموزگاران و پدران و تربیت کنندگان بدست آوردند۔ علی نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

اُسی چشمہٴ فضل اور عطاء سے بڑھ - پس دوسرے  
 کے دل عبد الہی کے لئے ایسے جوش میں نہ آسکے  
 جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دل جوش  
 میں آیا - کیونکہ اُن کے ہر ایک کام کا خدا ہی متولی  
 تھا - پس اسی وجہ سے کوئی نبی یا رسول پہلے  
 نبیوں اور رسولوں میں سے احمد کے نام سے موصوم  
 نہیں ہوا - کیونکہ اُن میں سے کسی نے خدا کی توحید  
 اور ثنا ایسی نہیں کی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور اُن کی نعمتوں میں انسان کے ہاتھ کی طرف تھی  
 اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اُن کو تمام  
 علوم بے واسطہ نہیں دیئے گئے تھے اور انکے تمام امور کا  
 بلا واسطہ خدا متولی نہیں ہوا اور نہ تمام امور بے واسطہ  
 اُن کی تائید کی گئی - پس کال طود پر پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے کوئی ہمدی نہیں اور نہ کال طود پر پھر آنجناب کے کوئی

و نال ما نال من منبع الفضل  
 والاعطاء - فما قامت قلوب  
 الآخرین للحمد كما قام قلب  
 نبينا لحمد منعم تولى امره  
 وهداه من جميع الانحاء - فلاجل  
 ذلك ما سمي احد منهم باسم  
 احمد - فانه ما اثنى على الله  
 احد منهم كمحمد وما وجد  
 وكان في نعمهم مزج ایدی  
 الانسان وما علمهم الله كلمه  
 وما تولى كل امورهم وما ائدا  
 فلا مهدى الا محمدا  
 ولا احمد الا محمدا  
 على وجه الكمال - وهذا

آنچہ را یافت از خدایافت و آنچہ را در دامن دے ریختند از همان چشمہٴ جود و عطا ریختند - لذا شد دلہا دیگران  
 از بہرستانش الہی ان گرمی و جوش بہرسانند کہ نبی ما را در تجمید الہی میسر آمد - زیرا کہ کار ساز ہر کار او خود  
 خداوند بزرگ بود - و ازینجا است کہ غیر او از انبیاء و رسل شام احمد نامزد شد بچہ نعمتہا کہ او شان یافتند  
 بہریش دست انسانی داشت و چون نبی ما او شان جملہٴ علوم بے واسطہ اوراک نہ کردند و تمام کار او شان را  
 خدا بے واسطہ متولی شدہ در ہمہ آنچہ باو شان پیش آمد بے واسطہ تائید شان نکرد - لہذا از بہت کمال غیر  
 آنجناب نبوت انتساب ہمدی و احمد بودہ - و ایں سترے است کہ ابدالی بکنند آن تو انہم بی برزند -

سَرَ لَا يَفْهَمُهُ إِلَّا قُلُوبُ الْإِبْدَالِ  
 ثُمَّ إِذَا كَانَ حَمْدًا بِإِشَارَةِ رُوحِ  
 اللَّهِ وَالْإِقْبَالِ عَلَيْهِ بِنَفْسِ الْهَوَاءِ  
 النَّفْسِ وَالْحَمْدِ إِلَيْهِ بِاخْلَاصِ  
 وَصِدْقِ وَتَوْحِيدِ - فَرَجِحْ  
 اللَّهُ إِلَيْهِ صَلَاةً مِنْهُ مَا رَسَلِ  
 إِلَيْ رَّبِّهِ مِنْ تَحْمِيدِ - وَكَذَلِكَ  
 جِوَرَتْ سُنَّتُهُ بِكُلِّ صِدِّيقٍ وَوَعِيدِ -  
 فَحَمْدُ مُحَمَّدٍ نَافِي الْإَرْضِ وَالسَّمَاءِ  
 بِأَمْرِ رَبِّ جَبِيذِ - وَفِي هَذَا  
 تَذَكُّرَةٌ لِلْعَابِدِينَ - وَبَشَوِي  
 لِقَوْمِ حَامِدِينَ - فَإِنَّ اللَّهَ يَرَى الْمُحْمَدِينَ -  
 إِلَى الْعَمَادِ وَيَجْعَلُهُ مِنَ الْمُحْمَدِينَ -  
 فَيُحْمَدُ فِي الْعَالَمِينَ - وَيُوضَعُ

۵۵

احمد ہے۔ اور یہ وہ بے حد ہے جس کو محض ابدال کے دل  
 سمجھتے ہیں اور کوئی دوسرا سمجھ نہیں سکتا۔ اور پھر جبکہ حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریفیں ہیں دگر تیسیں کہ انہوں نے خدا تعالیٰ  
 کو اختیار کر لیا تھا اور وہ نفسِ الہیہ کو کر خدا کی طرف  
 متوجہ ہو گئے تھے اور اخلاص اور صدق اور توحید اس کی  
 طرف دوڑے تھے۔ یہ خدا نے وہ تعریفیں بطور انجام کی  
 طرف واپس کر دیں۔ اور تمام یگانہ صدیقیوں اس کی وہی  
 عادت ہے کہ وہ حامد کو محمود بنا دیتا ہے۔ پس ہمارا نبی  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم زمین و آسمان میں تعریف کیا گیا  
 اور اس تعریف میں پرستاروں کے لئے یاد رکھنے کی  
 بات ہے۔ اور خدا کے ثنا خوانوں کو اس میں بشارت  
 ہے۔ کیونکہ خدا تعریف کرنے والے کی تعریف کو  
 اسی کی طرف رد کر دیتا ہے۔ اور اس کو قابل تعریف ٹھہرا دیتا  
 ہے۔ پس وہ دنیا میں تعریف کیا جاتا ہے اور اس کی

دو دیگرے دائرہ در گرداں کسے بگردد۔ دچوں ستایش آنجناب از ایں جہت بود کہ خدا را بگزیدہ دان آند  
 و ہوائے خود بکلی دامن کشیدہ۔ دہمترن محضاً بوجہ گزیدہ۔ و از اخلاص و توحید و صدق بنویسے او دویدہ  
 لہذا خدا تشکر او انعاماً آل بہر ستایش را او بوسے باز گردانید و عدادۂ خدا باکل صدیق یگانہ ہیں پنج جلدی  
 بودہ امت کہ حامد را محمود سازد۔ پس نبی ما محمد صلی اللہ علیہ وسلم در زمین و زمان ستودہ شد۔ ایں  
 قصہ نمونہ و تذکرہ ایست از برائے پرستاران خدا و شردہ ایست از پنے ستایش کنندگان و سے چہ  
 خدا را عدادۂ امت کہ ستایش سببیش کنندگان را بدیشاں باز میگردداند و او شاں را بر ستودہ ستایش غلطیست



قبولیت زمین پر پھیلائی جاتی ہے۔ پس ہر ایک جو نیک طینت ہے اُس کی تعریف کرتا ہے۔ اور یہی عبودیت کی حقیقت کا کمال اور پاک نفسوں کا انجام کار ہے۔ اور اس مقام کو کوئی شخص بجز صاحب معرفت کے نہیں پہنچاتا۔ اور یہی نوع انسان کی غایت اور عبادتوں کا کمال مطلوب ہے۔ یہی وہ امر ہے جو اولیاء کی اُمیدوں کا منتہی اور طالبوں کے سلوک کے ختم ہونے کی جگہ ہے۔ اور اسی کے ساتھ عنایت الہی برگزیدوں کے نفوس کو مکمل کرتی ہے۔ اور یہی شریعت کے بوجھوں کا مغز اور عبادات دینی کا نتیجہ ہے۔ اور یہ اُن امور کا بھید ہے جو حضرت جبریل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ظرائے۔ پس اُس نبی پر سلام

له القبولیة فی الارض فیثنی علیہ کل من کان من الصالحین۔ وهذا هو کمال حقیقة العبودیة و مال امر النفوس للمطهرة۔ و لا یعرفها الا الذی اعطى حظاً من المعرفة۔ وهذا هو غایة نوع الانسان۔ و کماله المطلوب فی تعبد الرحمن۔ وهذا هو الذی تنتهی الیه امال الالذیاء۔ و یختتم علیہ سلوک الطلاب۔ و تستکمل بها العناية نفوس الاصفیاء۔ وهذا هو لب اعباء الشویعة و نتیجة المجاهدات فی الملة۔ و ستر ما نزل به الناموس من الحضوة علی قلب خلیز البریة۔ علیہ انواع السلام و الصلوة

۳۲

مشکل این کس در گیتی ستوده و قبولی برائے اور در دہا ریختہ شود۔ پس ہر نیک نہاد اور امے ستاید۔ کمال حقیقت بندگی و سر انجام کار پاک نفساں میں است۔ وغیر اہل معرفت این مقام را نبی شتامد۔ و میں غایت نوع انسان و کمال مطلوب عبادات ہیں است۔ و انجام امید ہائے اولیاء و میں و آخرین مقامے است کہ سلوک جو بندگان حق بدانجا منتہی بشود۔ و ہمیں عنایت الہی تکمیل نفوس برگزیدہ یا را نماید۔ و مغز و راز تکلیفات شرعیہ میں و نتیجہ عبادات دینیہ میں است و میں ستر اُن ہمہ امور است کہ حضرت ناموس اکبر از حضرت الوہیت در پیش برگزیدہ آفرینش (صلی اللہ علیہ وسلم) آورد

۳۳

و البرکات و التھیة - یرغب فیہ  
المجاهدون - و لی اللہ متبتلون -  
الذین فی نعیام حبہ یسکون - و  
بہ یحیون - ولہ یموتون و علیہ  
یتوکلون - و لحکمہ بصدق  
القلب یطیعون - و لا مردہ  
بہمل العین یتبعون - و فی  
مرضاتہ یقنون - و فی امراتہ  
یذوبون - و بانسہ یبقون - و  
لہ تتجانی جنوبہم من المضاجع  
و یتحنثون - و بیستون سجدا  
و قیاما و لا یغفلون - و یأخذہم  
القلق فیذکرون جہنم و یکون  
و تفیض اعینہم من الدمع و فی

اور برکتیں اور درود اور تحیت ہوں - اسی امر  
مذکور کیلئے مجاہدہ کرنے والے کوشش کرتے ہیں - اور نیز  
وہ جو خدا کی طرف منقطع ہوتے اور اُس کی محبت کی نعموں  
میں رہتے ہیں اور اُس کے ساتھ زندہ اور اُس کے لئے  
مرتے ہیں اور اُس پر توکل کرتے ہیں - اور دل کی سچائی  
سے اس کی اطاعت اختیار کرتے ہیں - اور  
رواں آنسوؤں کے ساتھ اُس کے حکم کی پیروی کرتے ہیں اور  
اسکی ہامندی کی راہوں میں فنا ہوتے ہیں - اور اُس کے  
عموں میں گدا ہوتے اور اُس کے اُنس کے ساتھ بقا  
پاتے ہیں - اور اس کے لئے مات کو خواہگا ہوں سے  
مٹھدہ ہوتے اور اُسکی بندگی کرتے ہیں - اور قیام اور سجود میں  
رات کاٹتے ہیں اور غفلت نہیں کرتے - اور بے آراخی آنکھوں  
پکڑتی ہے پس اپنے دوست کو یاد کر کے دوتے ہیں اور  
آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں اور رات کے

کوشندگان جہت آل می کوشند و ہم آہناییکہ از ہمہ بسوئے او بہر داند - و در نیمہ ہائے  
محبت و سے قرار گیرند و با او بزیند و برائے او بمیزند - و بر او توکل بکنند - و از  
صدق دل پیروی فرمودہ و سے بنمایند - و با دیدہ گریان فاشیئہ اطاعت و سے  
بروش جان بردارند - و خود را در راہِ رضائے او گم بکنند - و چون موم در کورہ غم  
و سے بگذازند - و بقائے خود در اُنس و سے بینند - و شب ہا را برائے او از خواب  
بر کناریشوند - و در سجود و قیام شب را بروز آزند - از غفلت دور باشند - تلق و کرب بر او شال مالہ آید

وقتوں میں فریاد کرتے اور آپس میں مارتے ہیں۔ کوئی نہیں جانتا کہ کس طرف کھینچے جائے پھر بے جانتے ہیں۔ ان پر مصیبتیں پڑتی ہیں اور وہ برداشت کرتے ہیں۔ آگ میں داخل کئے جاتے ہیں۔ پس کہا جاتا ہے کہ سلام پس بچائے جاتے ہیں۔ دہری پچھے شانخون اور خدا کے مقرب اور ہم راہ ہیں۔ اور ان کو خوشخبری ہو۔ اور ان کے ہم صحبتوں کو کیونکہ وہ شفاعت کرنے والے اور شفاعت قبول کئے گئے ہیں۔ اور یہ وہ مرتبہ ہے جو بجز درگاہ کے پیادوں کے اور کسی کو نہیں ملتا اور ایسی کے بیان کے لئے اسلام آیا ہے تاکہ نقصان کے گڑھے سے لوگوں کو نکالے اور تقدس کے احاطے میں پہنچا دے۔ اور سعادت کے مقام تک دہری کرے۔ اور غافلوں

اناء لللیل یعونون دیتا وھون۔  
ولا یعلم احد الی ائی جہۃ یجدون  
و یقلبون۔ یصبت علیہم مصائب  
فیصدقہم یحملون۔ ویدخلون فی  
نیران فیقال سلام فیحفظون و  
یعصون۔ اولئک ہم الماخذون حقاً  
اولئک ہم المقدسون والنجیون فخلی  
لہم ولین صحبہم فانہم المنفردون  
والشافعون المشفقون۔ وھذہ مرتبۃ  
لا تعطی الا للجبونی المحنۃ۔ و انما  
جاء الاسلام لتبیین تلك المنزلة  
لیخرج الناس من دھاد المنقصۃ۔  
دیوصلہم الی حظیرۃ القدس۔ و  
یھدی الی مقام السعادۃ۔ و

پس محبوب خود را یاد آورد۔ و از چشم ہر اشک رواں سازند۔ و در پردہ شب ناہما کشند و  
آہ زند۔ کسی بر سر دقت شان آگاہ نہ کہ بکدام طرف کشیدہ شوند مصیبتہا بر سر او شان فرود آید و  
برمی تابند۔ در آتش انداختہ شوند پس گفتمہ شود سلام در زمان رستگاری و ایمن گردند بحقیقتہ او شان  
شناگیان خدا و نزدیک و ہمراہ دیند۔ و این مرتبہ ایست کہ غیر محبوبان الہی را دست بہم نہ بند۔ اسلام  
جہت کشدن میں را ز آمدہ کہ از مفاک زبان مردم را بیرون کشد و در ساحت تقدس رساند و  
تا بمقام سعادت کشاند۔ و غافلان را از راہ این سرزنش کوفت و آزار سے رساند

یفسد الغافلین ویصد م قلوبہم  
 بوعید مدی القطیعیۃ - وما تعلم ما  
 الحمد والتحمید - ولہ اعلیٰ مقامہ الرب  
 الموحید - وکنی لک من عظمتہ ان  
 اللہ ابتد بہ کتابہ الکریم -  
 لیبین للناس عظمتہ الحمد و  
 مقامہ العظیم - وانہ لایفور  
 من قلب الا بعد المعویۃ و  
 الذوبان - ولا یتحقق الا بعد  
 الانسلاخ و دوس احواء النفس  
 للنجاب - ولا یجری علی لسان الا بعد  
 اضطرار نثار المحبۃ فی الجنان - بل لا  
 یتحقق الا بعد زوال اثر الخیار من  
 الموهوم والموجود - ولا یتولد

کو اس دھکی سے کوفتہ کرے کہ قطع تعلق کی  
 کاریں تیار ہیں - اور تجھے کیا خبر ہے کہ حمد کہتے ہیں  
 کو ہیں اور کیوں اس کا بلند پایہ ہے - اور  
 اس کی عظمت سمجھنے کے لئے تجھے یہ کافی ہے  
 کہ خدا نے قرآن شریف کی تعلیم کو حمد ہی شروع  
 کیا ہے تا لوگوں کو حمد کے مقام کی بلندی  
 سمجھا دے جو کسی دل میں سے بجز گداہی  
 اور محویت کے جوش نہیں مار سکتی - اور اسی  
 وقت متحقق ہوتی ہے جب کہ مار نفس آثارہ  
 کچلا جائے - اور نفسانی چولہ اتار لیا جا - اور  
 یہ حمد کسی زبان پر جاری نہیں ہو سکتی بجز اس کے  
 کہ پہلے دل میں محبت کی آگ بھڑکے - بلکہ یہ  
 حمد پذیر ہی نہیں ہو سکتی جب تک کہ غیر کا نام  
 و نشان بجائی زائل نہ ہو جائے اور پیدا نہیں ہو سکتی

کہ نزدیک امت کاہ و قطع تعلق پارہ پارہ شان سازد - تو چہ دانی حمد چیست و از چہ رو  
 این پایہ بلندی دیرا حاصل است - بزرگی ویرا از اینجا توں دریاخت کہ خدائے تعالیٰ تعلیم  
 قرآن را آغاز از حمد کرد تا مردم بر مقام بلندش آگاہ شوند و نوارہ حمد از دل احدے  
 جوش نزنند تا محویت و گدازش میسر نیاید - و در وقتے سر بر زند و متحقق شود کہ مار نفس آثارہ پال  
 و بکل بد آمدن از پوست انانیت و نفسانیت دست دہد - و این ستایش ابرانی شود بر زبانی و دواں شود تا و حیکہ  
 زبانہ محبت ددنی سر بر زند بل ممکن نیست صورت وجود بیزید تا اسم و رسم غیر المثرہ نامید نشود - و ہرگز

لا بعد الاحتراق فی نار محبۃ  
المعبود - فمن القی نفسه فی  
هذہ النار - فهو یحمد الله بقلب  
موجع و سر محو فی الجیب المغتار -  
وهو الذی یدعی فی السماء باسم  
احمد و یقرب و یدخل فی بیت  
الحرۃ و قمارۃ الدار - وہی داس  
العظمتہ و الجلال یقال استعارۃ  
ان الله بناها لذاتہ القہار - ثم  
یعطیہ لحناد و جہہ فیکون له  
عالیبت المستعار - فیحمد  
ہذا الرجل فی السماء والارض  
بامر الله الغفار - و یدعی باسم  
محمد فی الافلاک و البلاد

جب تک کہ ایک شخص آتش محبت معبود حقیقی میں  
جل نہ جائے - اور جو شخص اس آگ میں اپنے تئیں  
ڈال دے پس وہی اپنے درد مند دل اور اس  
سر سے جو خدایں محوے خدا کی تعریف کرے گا -  
اور وہ وہی شخص ہے جس کو آسمان میں احمد  
کے نام سے موموں کیا جاتا ہے اور قریب کیا جاتا ہے  
اور عزت کے گہر اور قمارۃ الدار میں داخل کیا جاتا  
ہے اور وہ عظمت اور جلال کا گہر ہے جو بطور استعارۃ  
کہہ سکتے ہیں کہ خدا نے اس کو اپنی ذات کیلئے بنایا  
پھر اس گہر کو بطور مستعار اس کو دے دیتا  
ہے جو اس کی ذات کا شناخون ہو - پس یہ شخص  
زمین و آسمان میں خدا تعالیٰ کے

حکم کے ساتھ تعریف کیا جاتا ہے - اور آسمانوں  
اور زمین میں محمد کے نام سے پکارا

لباس ہستی نمی پوشد - تاثرین بود کے از آتش محبت معبود حقیقی پاک نسوزد - ہر کہ بر موقن درد  
این آتش تن درددہد او تواند بادل درد مند و با سرے کہ محو جیب مختار شدہ ترانہ بیز حمد بشود - پھل کس  
امت کہ بر آسمان اورا احمد گویند - او نزدیک کردہ شود و در بارگاہ عزت و دیوان مقصود باریا بد  
و آن مکان عزت و جلال امت کہ از روئے استعارہ تو اہل گفت خدا آزا بہت ذات  
نویس بناساختہ - و باز خدا آن خانہ را بطور مستعار بکے مستر کند کہ شناخون او امت  
پس آن کس باذن الہی در آسمان و زمین ستودہ درد آسمان و زمین بنام محمد یاد کردہ شود -

والدیار - ومعناه انه حُمد حمداً  
 كثيراً واتفق عليه الاختيار من  
 غيو الانكار - وان هذين الاسمين قد  
 وضعا للبيئنا من يوم بناء هذه الدار - ثم  
 يعطيان للذي صار له كالاظلال والآثار -  
 ومن أعطى من هذين الاسمين  
 بقبس فقد انير قلبه بانواع  
 الانوار - وقد جرى على شفقتي  
 الرسول المختار - ان الله يرزق منهما  
 عبداً له في آخر الزمان كما جاء  
 في الاختيار - فاقروا ثم فكروا  
 يا اولى الابصار -

فالخير من الحمدية والحمدية  
 امر جامع دُعي الموحدون اليه -

جاتا ہے - جس کے یہ معنی ہیں کہ بہت تعریف  
 کیا گیا - اور یہ دونوں اسم ہمارے نبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے لئے ابتداءً دنیائے وضع کئے گئے  
 ہیں پھر بعد اس کے اس شخص کو بطور مستعار دیئے  
 جاتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بطور  
 اظلال و آثار ہو۔ اور جس شخص کو ان دونوں اسموں  
 ایک چنگاری دی گئی تو اس کا دل کئی قسم کے نفعوں  
 روشن کیا گیا - اور رسول مختار کے لب مبارک پر  
 جاری ہوا تھا کہ خدا تعالیٰ آخری زمانہ میں ایک  
 اپنے بندے میں یہ دونوں صفتیں جمع کر دیکے جیسا کہ  
 حدیثوں میں وارد ہے - پس اسے دانشمند! ابن  
 حدیثوں کو پڑھو اور سوچو -

اب فرض یہ ہے کہ احمدیت اور محمدیت  
 ایک ایسا امر جامع ہے کہ تمام موجد اسکی طرف بلائے گئے ہیں

و معنی اس کلمہ امت بسیار ستودہ شدہ - اس پر دو نام برائے نبی ماری اُتیا علیہ وسلم) ازاغاد آفرینش موعود شدہ و  
 باز مستعاراً اس پر دو نام یکے ہم کرامت می شود کہ از آن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہتر من واثب باشد - وہر کور را انرا میں  
 دو نام اٹھری و نگار کہ نہ دل بود بگو ناگوں نور ہاروشنی یافت - و بر زبان وحی ترجمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رفت کہ  
 خدا تعالیٰ شانہ روز زمانہ پسین بندہ را از بندگان خود برتیبایں دو نام آفرین میں اس دو صفت ممتاز و مفتر خواهد کرد  
 پس ای دانشمندان احدیث بخوانید و بگو اندیشہ بفرمائید -

غلام احمدیت و محمدیت امر جامع ہے باشد کہ ہمہ موجدین بسوی اس خواندہ شود -

ولا يتم توحيد نفس الابدان  
يرى في وجوده تحقق جنبيه.  
ولا تصير نفس مطمئنة. ولا تنزل  
على قلب سكيئة. الا ان يكون سابحا  
في هذه اللجة. ولا ينجو احد من  
مكائد الامارة. الا ان يحصل له حظ  
من هذه المرتبة. والذين بعدوا منها  
وما اخذوا منها حصّة ترهقهم  
ذلة في هذا ويوم القيامة.  
هم الذين يمشون على الارض كفتاء  
على السيل. كانوا اغشيت وجوههم  
قطعا من الليل يتولدون محبوبين  
يعيشون محبوبين ويموتون محبوبين.  
اولئك الذين اعرضت قلوبهم

اور کسی نفس میں کامل طور پر توحید پیدا نہیں ہوتی  
جب تک کہ یہ دونوں پہلو اس میں متحقق نہ ہوں۔  
اور کوئی نفس مطمئن نہیں ہو سکتا اور کسی دل پر سکینت  
نازل نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ اس دریا میں  
تیرنے والا نہ ہو۔ اور کوئی شخص نفس امارہ کی  
مکاریوں سے نجات نہیں پاسکتا جب تک کہ  
اُس کو یہ مرتبہ حاصل نہ ہو۔ اور جو لوگ اسی مرتبہ  
سے دور رہے اور کوئی حصہ اس میں سے نہ لیا انکو  
اس دنیا اور قیامت میں ذلت پہنچے گی۔ وہ وہی  
ہیں جو سیلاب کے خش و خاشاک کی طرح زمین پر  
چلتے ہیں۔ اور ایسے بدروہوں کہ گویا ایک ٹکڑا رات  
کا اُن کے منہ پر ہے۔ وہ پردوں میں پیدا ہوتے ہیں  
اور پردوں ہی میں جیتے ہیں اور پردوں میں ہی مرتے  
ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کے دل خدا تعالیٰ کی

وایسے ان نفوس را ز مردم از توحید کامل بر نہ تا و تنگ که این هر دو شق در سے متحقق نگردد واحد الہیمان  
نیاید و سکینت بروے فرود نیاید تا قدرت بر شنا کردن در این دریا دستش بندد۔ و نمی شود کے این  
از مکاریہائے نفس امارہ بر نشیند تا با این مرتبہ فائز نشود۔ و انہائیکہ ازیں مرتبت حرمان فیصیب بمانند و  
بہرہ ازان نگرند در دنیا و عقبی ہمدوش ذلت و ہمکنار فضیلت خواہند بود۔ مثل این ناکساں در رنگ خس و  
خاشاک در راہ سیل و قمار کنند در زشت روی بشاہ می باشند کہ گوئی پارہ ہائے شب تاب برقع دار بر  
رخ نازیباے انہا پوشانیدہ شدہ امت محبوب زیند و محبوب میرند۔ انہا کسانے می باشند کہ

عن حمد ربہم وضعوا اعمارہم  
فی حمد اشیاء اخریٰ او سجال  
آعمرین۔ فبشوی لنا معشر الاسلام۔  
قد بعث لنا نبیاً بهذه الصفۃ و  
هذا الکمال التام۔ و سنی احمد و محمد  
من اللہ العلام۔ لیکون هذان الاسمان  
بلاغاً للامة و تذکیراً لهذا المقام۔  
الذی هو مقام الفناء والانقطاع و  
الانعدام۔ لتوقب الامۃ فی هذه  
الصفات و تتبع اسعی خیر الانام۔  
و قد ندب علیہما اذ قیل حکایتا  
عن الرسول فاتبعونی یحببکم اللہ  
فاہتزت ارواحنا عند وعد  
هذا الجزاء والانعام۔ وقلوبنا ملئت

تعریف سے کنارہ کرتے ہیں۔ اور دوسروں کی تعریفوں  
میں انہوں نے اپنی عمریں ضائع کیں۔ پس ہم  
جو اسلام کا گروہ ہیں ہمیں خوشخبری ہو کہ ہمیں  
احمدیت اور محمدیت کی صفت والا نبی ملا اور  
اس کا نام خدا تعالیٰ کی طرف سے احمد اور محمد  
ہوا تاکہ اس کے دونوں نام اُمت کے لئے ایک  
تبلیغ ہو۔ اور اس مقام کیلئے یہ ایک یاد دہانی ہو۔  
وہ مقام جو فنا اور غیر اللہ سے منقطع ہونے اور  
مردوم ہونے کا مقام ہے تاکہ اُمت ان صفتوں میں غربت  
کرسے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان دونوں ناموں کی  
پیروی کرسے اور پیروی کیلئے قرآن شریف میں بلا یا گیا ہے  
جبکہ رسول کی زبان کہا گیا کہ میری پیروی کرو تا خدا تم  
پیارا کرے۔ پس یہ سُن کر کہ یہ انعام نلیگا ہمارے دل میں  
جنس میں آئیں اور ہمارے دل شوق سے بھر گئے

دہا شال پشت بر حدیث خویش کردہ و بچہ پیرزادہ و دیگر اگندہ عمر گرامی را در این بظاہر برباد فنا دادند۔ گروہ ما اہل اسلام  
مژدہ باد کہ از بران نبی ہو ہو بہ صفت احمدیت و محمدیت بہوش شدہ۔ دین و دنام از قبل خدا بزرگ بہمت آں بزرگ شتر  
کہ از بے اُمت تبلیغ و برائے این مقام تذکیر و یاد دہانی شد۔ مقامے کہ بجز از فنا و بردن از ما سوائے خدا  
حاصل نشود تا اُمت را تشویق و ترغیب برائے حصول این مقام در دل خیزد و دادہ پیروی این دو نام مبارک در  
بہیشت شامل طرح ظہور دیند۔ و قرآن بسوئے پیروی این دو نام میخواند چون از زبان رسول این قول میراند کہ در پس من  
بیایند تا خدا شمارا دوست دارد۔ و چوں این ندا بگوش ما رسید کہ بچو انعام ما را از زانی خواہند داشت جنسے در



اور ان کی شکلیں یوں ہوں گیں جیسا کہ شراب سے  
بھرے ہوئے گودے ہوتے ہیں اور اُس رسول کی کپی بلند  
شان ہے جس کا نام بھی وصیتِ خالی نہیں۔  
بلکہ خدا جوئی کے طریقہ کی اس سے تعلیم ملتی ہے اور  
معرفت کی راہوں کی طرف وہ ہدایت کرتا ہے۔ اور  
اس میں اس نقطہ کی طرف اشارہ ہے جس پر اہل معرفت کے  
سلوک ختم ہوتے ہیں۔ اور نیز خدا شامی کے آخری مقام  
کی طرف اشارہ ہے۔ پس اے خدا! اس  
نبی پر سلام اور دعویٰ بھیج اور اُس کے آل پر رحم  
مطہر اور طیب ہیں اور اُس کے اصحاب پر جو دن  
کے میدانوں کے شیر اور راتوں کے راہب ہیں اور  
دین ستار ہیں۔ خدا کی خوشنودی اُن سب کے شامل حال ہے۔  
اس کے بعد واضح ہو کہ یہ ایک رسالہ ہے جس میں  
بیان اُس متاع کا ہے جو بطور تجارتی مال تیرے لیے

شوقاً و صارت اشکالہا ککٹوس  
المدام۔ و ما اعظم شان رسول  
ما خلا اسمہ من وصیۃ الامة  
بل ملاہ من تعلیم الطريقة۔ و  
یہدی الی طرق المعرفۃ۔ و اشیر  
فی اسمیہ الی منتهی موانع سبل  
حضرة العزة۔ و اوحی الی نقطة ختم  
علیہا سلوک اهل المعرفۃ۔ اہم فصل  
علیہ وسلم و آلہ المطہرین الطیبین  
و اصحابہ الذین ہم اسود موطن  
التہلل و رہبان اللیل و نجوم الدین  
رضی اللہ عنہم اجمعین۔  
اما بعد فہذہ رسالۃ فیہا  
بیان ما استبصحت متاعاً من ربی۔

یہ انہائے ما پر یاد آمد دلہا از شوق لبریز و شکل آہنا بطوری شد کہ گوئی جاہما پر از آب استشین می باشد غرقہ مولی  
و بتدا شان بلند دی کہ نام پاکش ہم مثل بر وصیت نصیحت امر مبدی باشد۔ نہ تنها ہیں قدم بلکہ آن نام مبارک تسلیم  
طریق ہا حق جوئی و خدا پرندہ دی دایمی بآن نقطہ کند کہ سلوک اہل معرفت بدانجا باختر رسد و مقام آخری خدا شامی  
آن باشد۔ پس اے خدا بر آن نبی کریم سلام و درود بفرست و بر آں او کہ پاکیزہ اند و بر اصحاب او کہ در میدان  
شیران پیشرو خدا و در پس پردہ شب کا ایک بیدار دلان رہبان نما و نجوم نرم اخرو ملت میضاد بیوند۔ خدا رحیم افرخ شود دی  
بر فرق ہنگنان پوش بند۔  
پوشیدہ نامد کہ ای رسالہ بیان آن بضاعت را کند کہ بطور مال تجارت از خدا بر من ارزانی شدہ۔ و

و ما نبع فی زمان ملاح السراب من  
 عین فی سربى - باذن موتی موتی  
 و شرعتها یوم الخیس و ختمتها  
 بکرة عروبة - من غیر ان اعايد  
 الصعوبة - و انی الفت هذه الرسالة  
 اتماماً للحجة - و بادرت الیها  
 شفقة علی الغافلین من هذه  
 الامة - و مثلت تحننا علی الضحاک  
 من هذه العصابة - و انی ارى  
 فی دعوتی صلاح الرجال منهم و  
 النسوة - ولو كانت رابعة بشکھا  
 و الحفة - و عوضتها عما اشاع  
 المضالون فی هذه الایام - و  
 اودعتها من نکات المعارف و دقائق

مجھ کوئی ہے۔ اسی میں اس شہد کا ہے جو مراب کی چمکے  
 زمانہ میں سیر بھنگا کے انون سے سیر دل میں سے پر  
 اور میں نے اس کو جمعرات کے دن شروع کر کے جمعہ کی  
 صبح پورا کر دیا بغیر اس کے جو مجھ کو کوئی تکلیف  
 پہنچی اور میں نے اس رسالہ کو جمعہ کی پوری کرنے کے لئے  
 تالیف کیا ہے۔ اور اس امرت کے خافلوں کی  
 ہمدی کے لئے میں نے جلدی سے یہ کام کیا۔  
 اور میں خادوں کی طرح اس کام کیلئے اسلامی جاؤنگے  
 کمزور کیلئے کھڑا ہوا۔ کیونکہ میری دعوت کے قبول  
 کرنے میں ان کے زور و مرد کی بھلائی ہے۔ اگرچہ  
 اپنی عبادت اور زہد کے ساتھ رابعہ وقت پوں۔  
 اور یہ ان تحریریں کا بدل ہے جو ان دنوں میں  
 مخالفوں کی طرف سے نکلیں۔ اور اس میں میں نے  
 عمدہ عمدہ تلیت اسلامی کے نکتے اور باریک باتیں

صحبت انان شہد واد کہ منظم ہر چنانچہ یعنی پہلے گریہاں و چہانیاں ازنگ دل میں درجوش آمدہ و درخندہ شہد شروع  
 ملکہ کم - دیگاہ روز آدینہ بانجام رسانیدم - دریاں گلایگی گونہ زحمتی پیش من نیامد - و این رسالہ را بہت اتمام حجت  
 دلام و شفقت و رحمت برادرانای این امرت رگ - جانم را بجرکت آورد تا دین امر با گام نندی رفتار نمود - از کمال  
 رکت ہوں شاگردان و نوکرین بہت ہمدی تا توانان تلت برپا استاد چہ بیود و سوں خدایں العتہ بستہ بر قبول دت  
 من امرت اگرچہ کسی از قراندہ و عبادت را بجز وقت ہم باشد - و این رسالہ درانای کن نوشتہ نامی باشد کہ خدای  
 لرزد و زیر دوسے کا و آدسہ اند - من مدسج این رسالہ دہائے شہوار نکات اسلام و کالی کنوز معارف و دقائق

درج کی ہیں اور یہ رسالہ مخالفوں کے لئے ایک فریادیں ہے جس کو میں نے جوشِ محبت سے دوزبانوں میں لکھا ہے اور میرے بعض دوستوں نے فارسی، انگریزی زبان کو سن پر زیادہ کیا۔ اور وہ نہ مست ہوئے اور نہ اس کام سے معافی چاہی بلکہ میری آند کے پورا کرنے کیلئے دوڑے۔ اور یہ سب کچھ میر خدا کے فضل سے ہے۔ اس کے ارادے کو کوئی نہ نہیں کر سکتا اور اس کی مشیت کو کوئی روک نہیں سکتا۔ اس کے فضل کو کوئی منح کر نہیں لائیں۔ اسکی تلوار کو کوئی پیچھے ہٹا نہیں لائیں۔ اور اگر وہ اس امت کا صدی سرپرست تبارک نہ کرتا اور قحط کے دنوں کی اپنی رحمت اور ہربانی سے تلافی نہ فرماتا تو اسلام کے تمام نور ڈوب چکے تھے اور دینی بارشوں کے ستارے دور چلے گئے تھے۔ سو اگر تم مومن ہو تو اس محسن آقا کا شکر کرو۔

ملّة الاسلام - وهذه لهم كخوات  
في مسانين معي و من نور محبتي  
و زاد الانجليزية و الفارسية عليها  
بعين احبتي - وما وهنوا وما  
استقالوا بل حقدوا الى اسعان  
منيتي - وكل هذا من ساني  
كافل مطلق - لا راد لارادته - ولا  
صا د لمشيتته - ولا مانع لفضله -  
ولا كائني لنصله - ولقد  
كادت انوار الاسلام تخرب  
و انواعه تعذب لولا ان الله  
تدارك الامة على راس هذه المائة  
وتلافى المحل بمؤنة الرحمة والعاطفة -  
فاشكروا هذا المولى المحسن ان كنتم مومنين

درج کردم۔ فی الحقیقتہ میں رسالہ مخالفانہ فریادیں ہی امت کہ از فرط جوشِ محبت کہ دو لسان عربی وارد و ترقیم  
کردم و بعضے از دستا من لسان انگلیسی و پارسی را بران افزودند و کسل و چین را بخود راه ندانند و نہ از قبول  
این فرمایش پذیرش نمودند بل از برائے براصطن کام من با پائے سریشا فتنند۔ و این ہمہ از محض فضل بعدگارین  
کے زانہرہ ان نہ کہ سینگے نہ راہ ارادہ اش گزارند و یا لای آں نہ کہ مشیت دی را دست ممانعہ و پیش آد۔  
فضل دی را کے منع کند خیال محال است و تیغ بران دی را احدے سپر دفع پیشین کند کرا مجال۔ و اگر وہ  
بر سر صد این امت را در نیافتی و در آوان قحط از رحمت و فضل تبارک ما فات نہ فرمودی البتہ کشتی اسلام  
دچار موج فنا فرود رفتہ و تبارکی جائے نورش را گرفتہ دستارہ ہائے باران دین بعید شدہ بود۔ پس اگر  
یوسے از ایمان طارید باید ہمزاد جان تشکر ان مولا سے محسن بجا آرید۔

وان رسالتی ہذہ قد  
 خصت بقومی الذین ابوا دعوتی  
 وقالوا افیکۃ افاک وحمبواھا  
 فریتی۔ وظنوا انھا عظیمۃ  
 دھتکوا بسوء الظن عرضی و  
 حرمتی۔ فالجائی جدی التہاک  
 الی النصیحۃ والمواسات۔ واطلہ  
 یعلم ما فی صدور عبادہ و  
 هو علیم بالنیات۔ ومطلع علی  
 الخفیات۔ وخبیر بما فی العالمین  
 و انی لا ادری حاجۃ فی ہذہ الرسالۃ۔  
 انی ان الکتب دلائل الملتۃ الاسلامیۃ  
 او انتم نبذا من فضائل نبی البریۃ۔  
 علیہ مخطات السلام والتحیۃ۔

اور یہ میرا رسالہ میری قوم سے  
 خاص ہے جنہوں نے میری دعوت سے انکار  
 کیا اور یہ کہا کہ یہ ایک کذاب کا جھوٹا اور  
 میری بات کو مدعخ سمجھا۔ اور گمان کیا کہ یہ ایک  
 بہتان ہے اور بدظنی سے میری ہتک عزت کی پس  
 میرے غم و اندھ نے جو کمال تک پہنچا پورا نصیحت  
 اور تحواری کی طرف مجھے تحریک کی۔ اور خدا تعالیٰ  
 اپنے بندوں کی غیبتوں کو جانتا اور ان کے پوشیدہ  
 بھیدوں پر اطلاع رکھتا ہے۔ اور وہ تمام  
 دنیا کے حالات سے آگاہ ہے۔ اور میں اس  
 رسالہ میں اس بات کی طرف کچھ حاجت نہیں پاتا  
 کہ مذہب اسلام کی حقیقت کے دلائل نکھوں یا کچھ  
 فضائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کر دوں۔  
 کیونکہ اسلام وہ دین بزرگ اور سیدھا

دیں رسالہ مخصوصاً حاجت قوم من امت۔ اعمیٰ بحیث انہلے کہ دعوت مرادست مدہ برسینہ زدند و  
 گفتند کہ این مدعخ وغل سازی است وگمانیند کہ آن را از قبل نفس خود تراشیدم۔ ومارد بود لاف وگرائی چند  
 را برہم بافیدم واز شدہ ظن بد بد پوستیم افتادند ہر طور ممکن بود واد تحقیر و ہتک آبروی من ودادند۔  
 لاجرم اندھ وغم من کہ یایانی ندارد مرا بر عکساری و ہمدردی انہا آئندہ کرد۔ وانا ہی نہاں و آشکار آگاہ ہر  
 آہنگ و بیخ بندہ ہائے خودی باشد و ہم چنین حوال ہر جہان بردے پوشیدہ نیست۔ آنچه من می بینم  
 احتیاج ندارد۔ واپس رسالہ دلائل حقیقت اسلام بر نگارم یا اندکے از فضائل و امرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فان الاسلام دين عظيم وقيم اودع  
عجائب الآيات - ونبينا نبی کریم ﷺ  
بطيب عميم من البركات - وصيغ  
من نور رب الكائنات - وجاونا عند  
شيوخ الضلالات و سفر عن  
مرئى وسيم وارج نسيم  
لا فاضات - و شق على صرب  
الباطل من الغارات - و ترائى فى  
صدقه حاجلى البديهيات - و  
انه هدى توما كانوا لا يرجون  
لقاء الرحمن - وكانوا كاموات  
ما بقى فيهم روح الايمان والعمل  
والعرفان - وكانوا يعيشون يائسين  
فهداهم وهداهم و دفعهم و

ہے جو عجائب نشانوں سے بھرا ہوا ہے - اور  
ہمارا نبی وہ نبی کریم ہے جو ایسی خوشبو سے معطر کیا  
گیا ہے جو تمام مستعد طبیعتوں تک پہنچنے والی اور  
اپنی برکات کے ساتھ ان پر حاظہ کرنا ہی ہے - اور وہ نبی  
خدا کے نور سے بنایا گیا اور ہر پاس گل میوں کے پھلنے کے وقت  
آیا - اور اپنا خوبصورت چہرہ ہم پر ظاہر کیا - اور ہمیں فیض  
پہنچانے کیلئے اپنی خوشبو کو پھیلا یا اور اسے باطل پر  
دھاوا کیا - اور اپنے تاراج سے اسکو غارت کر دیا - اور  
اپنی سچائی میں اہلی بدیہیات کی طرح نمودار ہوا - اس نے  
اس قوم کو ہدایت فرمائی جو خدا کے دھماکے کی امید  
نہیں رکھتے تھے - اور مردوں کی طرح تھے جن میں  
ایمان اور نیک عملی اور معرفت کی روح نہ تھی -  
اور نوید کی حالت میں زندگی بسر کرتے تھے -  
اور ان کو ہدایت کی اور مہذب بنایا اور معرفت کے

بر شام پر اسلام آں دیا نہ بزرگ و راست است کہ جہاں جہاں نشان شکر کف ہمراہ داد - و نبی ما آن نبی کریم  
وسیم و معطرہ عطرے است کہ بمشام جان ہر فطرہ سلیمہ مستعدہ رسد - و آن نبی کریم پیرایہ وجود از نور پروردگار  
پوشیدہ و در رفتے در میانہ ما ظهور فرمودہ کہ شب ضلالت و امان سیاہ بر عالم فرو شستہ بود دوئے زیمائی  
خود را بر ما جلوه برداد و بوسے خوش خود را مہر از عقدہ بکشاد تا فیض باگیریم و خاتمہ با بر و ایم - و یکبار بر سپاہ  
باطل برکت و تار و دوش را ازال حملہ از ہم بگسیخت و صدق و حقیقت او بلند تر از ستیز و آویز منازل و  
سازمات است - نیز کہ پر واضح و از اہلی بدیہیات است - کہ ہادی کال توی را راہ حق نمود کہ نوید از تعالیٰ حق در وہ ظاہر  
بسر کی بزند - و چون کالید بے جان ہی از روح معرفت و کردار نیک بودہ چشم امید بوم بہتہ بودند - و بدیشان را نمود

اوصلہم الی اعلیٰ مدارج المعرفۃ۔  
 وکانوا من قبل یشرکون ویعبدون  
 تماثیل من الحجارة۔ ولایومنون  
 باللہ الا الحد العمد ولایومر الا نحرۃ۔  
 وکانوا یعکفون علی الاحنام۔ ولعزوزن الیہا  
 کما هو قدر اللہ الحکیم العلام حق عزوا  
 الیہا انزال المطر من الخمام۔ وانخراج العطر  
 من الاکمام۔ وخلق الاجتہ فی الازھام۔  
 وکل امر الحیات والحمام۔ وکان  
 یعتقد کل منہم وثنہ معوانا۔  
 وعند النواب مستحاناً۔ و  
 عند الاعمال دیاناً۔ وکان  
 کل منہم یمرع الی تلالک  
 الحجارة حریصاً۔ ویحفد الیہا  
 اعلیٰ درجوں تک پہنچایا۔ اور اس سے پہلے وہ  
 شرک کرتے اور پتھروں کی پوجا کرتے تھے۔  
 اور خدائے واحد اور قیامت پر ان کو ایمان نہ  
 تھا۔ اور وہ بتوں پر گریے ہوئے تھے۔ اور  
 خدا تعالیٰ کی قدرتوں کو بتوں کی طرف منسوب  
 کرتے تھے۔ یہاں تک کہ مینہ کا برسنا۔ اور  
 پھولوں کا نکلنا اور بچوں کو رحموں میں پیدا کرنا  
 اور ہر ایک امر جو موت اور زندگی کے  
 متعلق تھا تمام یہ امور بتوں کی طرف منسوب  
 کر کے تھے۔ اور ہر ایک ان کے اعتقاد رکھتا تھا  
 کہ اس کا ایک بڑا بھادرا مدگار بت ہی، جس کی وہ  
 پوجا کرتا اور مٹی بت جھبتوں کے وقت انکی  
 مدد کرتا ہے اور حملوں کے وقت اسکو جزا دیتا، اور  
 ہر ایک ان میں ان ہی پتھروں کی طرف دوڑتا تھا اور

واز تہذیب برکمال مدارج معرفت رسانید۔ وپیش اذان وقت شرک بودند۔ وبت ہر امی پرستیدند  
 و با خدائے یگانہ بے نیاز روز پسین ایمان نداشتند۔ و بر پرستش بت ہانگوں افتادہ بودند۔  
 و قدرت ہائے میزبان را نسبت بر بتان میدادند۔ چنانچہ فرود آوردن باران در بدل دادن بردبار را  
 از آستین شاہد آفریدن بجز ہارا در شکم۔ ہر امر مرگ و زلیست را منسوب بہ بتہا می کردند۔ و  
 ہر تنے از بہابت خور یا در درہنگام ہلا یا در دسازگار دپاداش۔ و ہندہ کار گمان می برد۔ نادانان  
 بجان و دل بسوئے بتان سے دیدند و روسے فریاد و نیاز با ہنایے آوردند۔ غرض، پشمین از

مستغیثا۔ وکذا لک ترکوا ضوع  
النهار واتخذوا اللیل مقاما۔ و  
ادبر کل فیہ واحبتوا ظلاما۔ و  
کانوا یجتزون بها ہزۃ من فاذ  
بالمرام۔ اوکمن اکثبہ قنع  
فأخذہ من غیر رمی السہام۔  
وکانوا قد علق بقلبہم  
انہم یعطون کل مرادہم  
من الاسنام۔ و حسبوا  
ان اللہ منزہ عن تلک  
الاہتمام۔ و نرعموا انہ  
اعطی لألہتم قوۃ و قدرۃ  
فی عالم الارواح والاجسام۔  
و کما ہم مرادوا الوہیتہ

اور ان ہی کے آگے فریاد کرتا تھا۔ اور اسی طرح  
انہوں نے روشنی کو چھوڑا رات کو اپنا قیام گاہ بنایا۔  
اور اندھیرے سے پیار کر کے رات میں داخل ہوئے۔  
اور جنوں کے ساتھ وہ لوگ ایسے خوش ہوتے تھے  
جیسا کہ کوئی ایک مراد یا کر خوش ہوتا ہے یا جیسا کہ  
وہ شخص خوش ہوتا ہے جس کے قابو میں آسانی ہو سکتی  
شکار چڑھ جاتا ہے اور تیر تیر ہونے کے پکا جانا۔ اور  
انکے دل پر یہ نہ نہیں تھا کہ انکے بت تمام مرادوں کی  
دے سکتے ہیں۔ اور وہ لوگ خیال کرتے تھے کہ  
خدا تعالیٰ ان تکلیف کے کسی کو مراد دیوے اور  
کسی کو پکڑے پاک اور منزہ ہے اور اس نے  
یہ تمام قوتیں اور قدرتیں جو عالم ادواح اور  
اجسام کے متعلق ہیں ان کے جنوں کو دے رکھی ہیں۔  
اور عزت بخشی کے ساتھ الوہیت کی چادر

ساعت وقد روشن بدن رفتند و در کج تنگ و تار شب جا گرفتند۔ و با بتان آنچنان خرم و شاد  
می زیستند کہ شخصی کہ کام جانش در کنار آمد یا ماند کسی کہ نخچیرے آسماں در چنبر او افتاد و بے انداختن تیر  
بر او دست یافت یقین اتہا بود کہ بت ہا تو اتہاے ہر چہ تمام تر بر آصفوں ہر گونہ کام دارند و خدا را از  
این حقیقتش و دارو گیر کہ کسدا کام روا کند و کس را بگیرد برز و بلند می پنداشتند۔ و گمان داشتند  
کہ خدا ہمہ قدرت و قوت کہ تعلق بعالم اجسام و ادواح داد بت ہا را سپردہ و از  
راہ آبرو افزای و بندہ پروری دیہیم و افسر الوہیت بر فسوق اتہا ہنسادہ۔

بالاعزاز والاکرام - وهو مستوی  
 علی عرشہ و فارغ من ہذہ  
 العہام - وہم یشغعون عبدہم  
 ویستجون من الالام - ویقربون  
 الی اللہ زلفی ویعطون مقصد  
 المستہام - وكانوا محترک العقائد  
 یعلون السیات و بہا یتفاخرن -  
 دیزنون ویسرقون - ویاکلون  
 اموال الیثمی من غیر الحق و  
 یظلمون - ویسفکون الدماء و  
 ینہبون - ویقتلون نفوساً زکیۃ  
 ولا یحافون - وما کان جریمۃ الافلواہا  
 وما من العہۃ باطلۃ الا عبدوہا  
 اصاعوا آداب الانسانیۃ - و

اُن کو پسند دی ہے۔ اور خدا عرش پر آرام کر  
 رہا ہے۔ اور ان بکھڑوں سے الگ ہے اور  
 اُن کے بُت اُن کی شفاعت کرتے اور  
 در دوں نجات دیتے ہیں۔ اور خدا کا قرب اُن  
 کے ذریعہ سے میسر آتا ہے اور سرگردان لوگوں کو  
 اُنکے مقاصد تک پہنچاتے ہیں۔ اور باوجود ان عقیدت  
 کے پھر یہ کاریاں کرتے تھے اہل انکے ساتھ فخر کرتے تھے  
 اور زنا کرتے اور چوری کرتے اور تیبوں کا  
 ناحق مال کھاتے اور ظلم کرتے۔ اور  
 خون کرتے اور لوگوں کو لوٹتے۔ اور  
 بچوں کو قتل کرتے اور ذرا نہ ڈرتے۔ اور  
 کوئی گناہ نہ تھا جو انہوں نے نہ کیا۔ اور  
 کوئی جھوٹا معبود نہ تھا جس کی پوجا نہ کی۔  
 انسانیت کے ادبوں کو ضائع کیا۔ اور

و خودش آرام و بیکار دست بر زنج بالائے عرش قرار گرفتہ دامن بر این ہمہ درد سرا  
 برافشاںہ۔ بت ہر چہ خواہند کنند شفیع می شوند و از ہر رنج و الم رستگاری می بخشند نزدیک  
 خدا می سازند و شفقتہ حالان نامراد را بر مراد می رسانند۔ و با این معتقدات ہر نوع کار بد کردند  
 و ناز بران داشتند۔ زنا می کردند۔ دزدی می کردند و بیداد می کردند و ناحق مال تیمان می خوردند  
 و خون ناحق می ریختند و راہ ہا می بریدند۔ و بچہ ہا را می کشتند و بیچ باگ دہراس نہ داشتند۔  
 گنہی نہ کہ در گردن آن بر کمال نہ رسیدند۔ و بصودی باطل نہ کہ آنرا نہ پرستیدند۔ گو اہل انسانی از دست وادہ



انسانی خلقوں سے دور چاہئے۔ اور وحشی جانوروں کی طرح ہو گئے۔ یہاں تک کہ میٹھوں اور بھائیوں کے گوشت کھائے۔ اور ہر ایک مردار کو ہما متر عرض کھایا۔ اور خون کو یونی پیا جیسا کہ دودھ پیا جاتا ہے اور بدکاریوں اور خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں میں حد سے گزر گئے۔ اور جنگلی حیوانوں کی طرح جو کچھ چاہا کیا۔ اور ہمیشہ ان کے شاعر دیدہ دہنی سے عورتوں کی بے عزتی کرتے اور ان کے امراء کا شغل قمار بازی اور شراب اور بدی تھی۔ اور جب نخل کرتے تھے تو بھائیوں اور یمینوں اور غریبوں کا حق تلف کر دیتے تھے۔ اور جب مالوں کو خرچ کرتے تھے تو عیاشی اور فضول خرچی اور زنا کاری اور نفسانی ہوا اور ہوس کے پوری کرنے میں خرچ کرتے اور نفس پرستی

زایلوا طرق اخلاق الانسیة۔ وصاروا كالوحوش المبریة۔ حتی اكلوا لحم الالبان والاعوان۔ و تخضوا كل جيفة و شربوا الدماء كالالبان۔ و جازوا الحد فی المنكرات و انواع الشقا۔ و نحلوا ماشاءوا كا وابد الفلا۔ و لم یزل شعراهم یلوكون اعراض النساء۔ و امر لوهم ید او مون علی الخمر و القمار و الجفان۔ و كانوا اذا بخلوا یتلفون حقوق الاخوان و الیتیمی و الضعفاء۔ و اذا انفقوا ینفقون اموالهم فی البطر و الاسراف و الریاء و استیفاء الاهول۔ و كانوا

باز اخلاق نیک بر مراحل دور افتادہ۔ سراپا چوں دو دوام گردید گوشت برادران و پسران را گو داد و نوش جان دیدہ۔ ہر گونہ مردار سے را باز بسیار میخورند۔ و خون را چوں شیرے آشامیدند۔ در بکره و اربها و سیاہ کاریها پا از پایان بردن کشید بودند۔ و چوں دواں بیشہ ہر چہ خواستند کردند۔ و دشمنان اپنا از ہزہ سرائی دیدہ دہنی در پوستین زمان می افتادند۔ و تو انگران و داندگان بر قمار بازی و عی و بدی تیز و کاری سر فرود آورده بودند۔ اگر بخل مزید تلف ساختن حقوق برادران و یمینان و مکرہان را بموی نہ گرفتند۔ و چوں بر صفت مال دست کشاوند خادتن پروردی و کامرانی و اسراف و ریاء و دادند۔ و بچہ و داد

یقتلون اولادهم خوفا من الاملاق  
 والمخاصمہ - ویقتلون بنا تہم  
 عاراً من ان یکون لہم نعت من  
 شرکاء القبیلۃ - وکذا لک کانوا  
 یجمعون فی انفسہم اخلاقاً ردیۃ -  
 وخصلاً ردیۃ مہلکۃ - حتی کثر فیہم  
 حزب المقرفین الزانیین - والذین  
 متخذات اخذانا والذانیین - والذین  
 کانوا یخالفون آثار مہیجہم  
 فکانوا یخالفون عند نصیحہم  
 علی عرضہم و انفسہم و اہل  
 صریحہم - فالخامس ان العرب  
 کان قوم لہم یواجہوا فی مدۃ عمرہم  
 تلقاء الواعظیلین - وکانوا لا یدرون ما

کہ اتہا تک پہنچاتے تھے۔ اور وہ لوگ اپنی اولاد کو  
 مدیثی اور تنگ دستی کے خوف سے قتل کر دیا کرتے تھے۔  
 اور بیٹیوں کو اس سبب قتل کرتے تھے کہ تاثر کا وہ کچھ نہ  
 کوئی داماد نہ ہو۔ اور اسی طرح انہوں نے اپنے اخلاق  
 اخلاق ردیہ اور ذلیل نصلیں جمع کر رکھی تھیں۔  
 یہاں تک کہ ان میں ایک جماعت بد اخلوں اور  
 دلاور لوگوں کی ہو گئی تھی۔ اور عہد میں زانیہ آستانوں  
 سے تعلق رکھنے والیں اور مرد زانی پیدا ہو گئے تھے اور  
 جو لوگ ان کی راہ کے مخالف ہوتے تھے وہ نصیحت  
 دینے کے وقت اپنی عزت اور جان اور گھر کی نسبت  
 خوف کرتے تھے غرض عرب کے لوگ ایک  
 ایسی قوم تھی جن کو کبھی داخلوں کے  
 دخل سے کا اتفاق نہ ہوا اور نہیں جانتے  
 تھے کہ پرہیز گاری اور پرہیز گاریوں کی

ازیم گرسنگی و ناداری محکمتند۔ و دختران را از تنگ آلی کہ نباید از دود این کسے بدامادی سر بلندی  
 یکسند بر خاک ہلاک می کشند۔ و ہمچنین روشہائے ناپسندیدہ و خواہے نگوہیدہ در  
 خود گرد آورده بودند۔ تا اینکه در آہنا گم رہے بسیار از حرام زادہ ہئے بدتر زادہ زنان علی  
 نہاد کہ در نہان باشتایان در سے آہنقتند پدیدار گشتند۔ و آنانکہ خلاف راہ آں  
 بد سرشتان رفتار سے گردنہ مواہ و قمتا اندر ز دہند بر جان و مال و اہل و آہد می لرزیدند۔  
 خلاصہ عرب گم رہے بودند کہ ہرگز اتفاق نیفتادہ بود پند اندر ز گئی را گوش یکسند و یکی بے غیر

۷۱

خلین کیا چیزیں اور ان میں کوئی ایسا نہ تھا کہ جو کلام میں صادق اور فیصلہ مقدمات میں متصفت ہو۔ پس اسی زمانہ میں جب کہ وہ لوگ ان حالات اور ان فسادوں میں مبتلا تھے اور ان کا تمام قول اور فعل فساد بھرا ہوا تھا خدا تعالیٰ نے مکہ میں سے ان کیلئے رسول پیدا کیا۔ اور وہ نہیں جانتے تھے کہ رسالت اور نبوت کیا چیز ہے اور اس حقیقت کی کچھ بھی خبر نہ تھی۔ پس انکار اور نافرمانی کی۔ اور اپنے کفر اور فسق پر اہرا زکیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہر ایک جفا کی برداشت کی۔ اور ایذا پر صبر کیا۔ اور بدی کو نیکی کے ساتھ اور بغض کو محبت کے ساتھ ٹال دیا اور غمخواروں اور محبتوں کی طرح ان کے

المتقی وما خصال المتقين - وما كان فيهم من كان صادقا في الكلام غير جاد عند فصل الخصام. فيبينما هم في تلك الاحوال وانواع الضلال والفساد في الاقوال والاعمال والافعال اذ بدت فيهم رسول من انفسهم في بطن مكة. وكانوا لا يعلمون الرسالة والنبوة وما بلغتهم رس من اخبارها ما حدوا هذه الحقيقة. فابوا وعصوا وكانوا على كفرهم وفسقهم مصوتين. وحمل رسول الله صلى الله عليه وسلم كل جفاهم وصبر على ايمانهم. ودفح السيئات بالحسنة. والبغض بالمحبة. واداهم كالمعتبين.

ازیں کہ پر میری نگاری دہوائے پرینگار ان کلام چیز سے ہی باشد۔ در میانہ انہا کے ماست گفتار و در وقت پر پاؤں قضیہ نصیحت کار و نیک کردار نبود۔ در آستانے این حال کہ در بد گفتاری و بد کرداری و کج روی نبوت انہا بد نیاید سیدہ بود کہ پیغمبری از ایشان در گذر کرد و مہر فرمودہ و ایشان قبل از ان از رسالت و نبوت آگاہ و گاہ چہ پی بر کند ان برودہ بودند پس قیوم ان بود کہ گدین کشیدند و بر کفر و بدگاری اہرا زکیا زیدند۔ و رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر گونہ آزار را از انہا برداشت و ہرگز ناشکیبائی را بخود راہ نداد و بدی را با نیکی و دشمنی را با دوستی پاداشش میفرمود و چون یا مان ٹنگار با انہا رفتاری نمود۔

المواسین - وطالما سلاک فی سبکک  
 مکة کوحید طریبہ - وتمدی بقوة  
 النبوة لكل عذاب شدید - و  
 کان یقبل علی اللہ کل لیلۃ - و  
 یسئل اللہ انفتاح عیونہم و  
 دنزل فضل ورحمة - حتی  
 استجیب الدعوات - وضاع  
 مسکھا وتوالی النفحات - و  
 نزل امر مقلب القلوب - وادتوا  
 قوۃ من محطی الحب وزارع  
 المحبوب - فبدلت الارض غیر  
 الارض بحکم حفۃ الکبیر یاء و جذبت النفوس  
 الی الداعی المبارک وسمع ندایۃ قلوب  
 السعداء - وانضی الی مقبلہ کل رشید

پاس آیا اور ایک مدت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم اکیلے اور رو شدہ انسان کی طرح مکہ کی  
 گلیوں میں پھرتے رہے اور قوت نبوت کے ہر ایک عذابی  
 مقابلہ کیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی  
 کہ رات کو اٹھ کر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے اور خدا  
 تعالیٰ کی مینائی اور فضل اور رحمت چاہتے۔ یہاں تک  
 کہ دعائیں قبول کی گئیں۔ اور ان کی کستوری کی  
 خوشبو پھیلی۔ اور خوشبوئیں پے در پے پھیلانی شروع  
 ہوئیں اور دلوں کے بندنے والے کا حکم نازل ہوا اور  
 اس ذات کے ان کو توت عطا ہوئی جو محبت کو عطا  
 کرتا اور دلوں کو آگاہ ہے۔ سو حکم الہی سے  
 زمین بدلائی گئی۔ اور آواز دینے والے بابرکت  
 کی طرف دل کھینچے گئے۔ اور ہر ایک رشید  
 اپنے تئیں گاہ کی طرف صدق اور وفا

دنا زانی دراز در کوچ رہے مکہ چوں شخصے بے یار و یاروی رانہ شدہ گردش می کرد و با تاب و توان نبوت  
 ہر رنجی سخت را بر خود آسان میگرفت۔ و شب را بد بخدا می آورد و از وی دگر یہ خواست کہ دیدہ انہارا  
 بکشاید و فضل و رحمت برسد انہا باز نماید تا آنکہ نیاز و گناہش پریرتہ شد دیو کی شک آسایش دیدن و  
 بختر جانہا بیانی رسیدن گرفت۔ و از طرف گدائندہ دلہا فرمان نازل شد و بخشندہ ہر و رحمت و نشانند  
 دانہ ہا تو انہی بادشاہ بخشید۔ پس باذن الہی انقلاب شگرفی پیدا و آن زمین بر زمین دگر عوضی شد۔  
 دلہا بسوئے آواز دہندہ نرغندہ پے کشیدہ شد۔ و ہمہ نیک نہادان فرخ نژاد از صدق و وفا بسوئے

من الصدق والوفاء - وجاهدوا باموالہم  
وانفسہم لا یتغاء مرضات اللہ الرحمن -  
وقضوا نحبہم للہ الرحمن - وذبوا  
لہ حکبش القربان - وشہدوا  
بأهراق دماءہم انہم قوم  
صادقون - وثبتوا بأعمالہم  
انہم للہ مخلصون - وكانوا  
فی زمن کفرہم اساری فی السجن  
الظلام - فتورد بعد اجابة دعوة  
الاسلام - وبدل اللہ سیئاتہم  
بالחסنات - وشرورہم بالخیرات -  
فبدل غبوقہم بصلوة انوار اللیل  
والتضرعات - وصبوحہم  
بصلوة الصبح والتسبیحات و

نکل آیا - اور انہوں نے مالوں اور جانوں کے  
ساتھ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کوششیں کیں  
اور اپنی جان نشانی کی نذروں کو پورا کیا اور اس  
کیلئے یوں ذبح کئے گئے جیسا کہ قربانی کا بکرا ذبح کیا  
جاتا ہے - اور انہوں نے اپنے خونوں سے گواہی دیدی  
کہ وہ ایک سچی قوم ہے اور اپنے اعمال سے ثابت کر دیا  
کہ وہ لوگ خدا کی راہ میں مخلص ہیں - اور زمانہ کفر میں  
وہ لوگ تاریکی کے زندان میں قید تھے - سو  
اسلام کے قبول کرنے سے ان کو منور کر دیا -  
اور ان کی بدیوں کو نیکی کے ساتھ اور ان کی  
شرارتوں کو بھلائی کے ساتھ بدل دیا - اور  
ان کی شراب شب انگاہی کو رات کی نماز اور  
رات کے تضرعات کے ساتھ بدل ڈالا - اور ان کی  
بامدادی شراب کو صبح کی نماز اور تسبیح اور

کشتن گاہ خویش بدیدند درائے خوشنودی بنداں ہر چہ از مال و جان در دست داشتند  
بکشیدند - جان را در راہ خدا دادند - بچوں کو سپند قربان مہر بر کار و جفا نہاوند - و از  
یرختن خون خود و با کردار ہائی پسندیدہ گواہی بر صدق و سداد ادا ساختند و مہری بر وفاد  
داد کردند - حال آنکہ در ہنگام کفر در زندان تاریکی گرفتار بودند - وے پس از گردیدن  
باسلام بیک ناگاہ ہمہ نور گردیدند - خدائے رحیم بدی شان را ب نیکی و شر را بہ خیر  
بدل کرد - و مئے شبانگاہی شان بہ نماز شب و صبوح ایشان را بہ نماز صبح و استغفار

<p>استغفار کے ساتھ تبدیل کر دیا۔ اور انہوں نے یقین کامل کے بعد اپنے مالوں اور جانوں کو خدا تعالیٰ کی راہوں میں بخوشی خاطر خرچ کیا اور جب انہوں نے حق کو دیکھ لیا۔ پس اپنی کوششوں کو ایمان کے حقیق میں سے آگ نکالنے میں کمال تک پہنچایا۔ اور اپنی جانوں کو اس لئے کہ تائیفین کی تلوار کے جوہر کو خوب فوراً اور تامل کے ساتھ دیکھیں اور ان میں ڈالا۔ پس یہی وہ امر ہے جس نے انکو بہادر کر دیا اور انکی کارروائی کو تیر کیا پھر انکی ذکر کو بلند کیا۔ اور ان کا انجام بخیر کیا۔ اور یہ وہی جو انہوں نے ہے جس نے لوگوں کے دلوں میں ان کی فطرت کو محبوب بنایا۔ اور اس کستوری کی خوشبو کی طرح جو پیسی جائے انکی باطنی تصفیوں کو کھلایا اور یہی سبب ان کے دلوں کی دلیری اور</p>	<p>الاستغفارات۔ و بذلوا اموالہم و انفسہم بسبیل الرحمن بطیب الجنان۔ عند ما ثبت لہم صدق الرسول بکمال الايقان۔ فاذا راوا الحق فاتموا جہدہم فی استبراء زندہ الايمان۔ و بلوا انفسہم لاستشفاف قیرند الاستیقان۔ فہذا هو الامر الذی شجعتہم وحد مداہم۔ ثم اشاد لہم ذکرہم۔ و احسن عقابہم۔ و ہذا هو السمع الذی حبیب الی الخلائق خلأ ثقتہم۔ و اری کثرو المسک المفتوت حقائقہم۔ و ہذا هو سبب اجتراء جنانہم۔</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

عوض فرمود۔ و چون حق را دیدند کوشش ہرچہ تمام تر بجا آوردند تا آتش از حقیق ایمان بیرون آید۔ دروان خود را در کورہ بلا با انداختند۔ تا جوہر ترغ یقین را چنانچہ باید و شاید ملاحظہ نمایند۔ ہمیں امر ایست کہ او شان را دلیر و کاود شان را تیز گردانید۔ و یاد و نام شان را بر اوج چرخ بریں رسانید۔ و امر او شان را بحسن خاتمت کشانید۔ و از ہمیں مردمی است کہ طبیعتہا شان محبوب مردم شد و مانند بوئے مشک سوده حقیقتہا شان را بر عالم منتشر فرمود۔ برأت دل و روانی زبان

زبان کی روانگی اور ایمان کی قوت اور بلندی  
 معرفت کا ہے۔ اور اسی لئے انہوں نے  
 اپنی جانوں کو محبت میں جلایا۔ یہاں تک  
 کہ ان کا کوئی نکتہ راکھ کی طرح ہو گیا۔ اور  
 خدائے تعالیٰ کی محبت میں افزودہ ہو گیا  
 اور اُس کی راہوں کے لئے خوب تیاری کی  
 اور مصیبتیں ان کے لئے سلامتی اور ٹھنڈک  
 ہو گئیں۔ اور گرمی اور آگ کی تیزی کو  
 انہوں نے بھلا دیا۔ اور جو شخص اس بات کو  
 غور کی نظر سے دیکھے کہ انہوں نے اپنی پہلی چراگاہوں  
 کو کون کون چھوڑ دیا اور کون کون وہ ہوا دیوں کے سبکدوش  
 کاٹ کر اپنے مولیٰ کو جاملے تو ایسا شخص یقین سے  
 جان لیگا کہ وہ تمام قوتِ قدسیہ محمدیہ کا  
 اثر تھا۔ وہ رسول جس کو خدا نے برگزیدہ کیا

و انفصلا لسانہم - وقوة  
 ایمانہم - وعلو عرفانہم - و  
 لاجل ذالک اھرقوا نفوسہم  
 محبتا و دادا - حتی عاد جمرھا  
 رمادا - و اتقدوا بحبت اللہ  
 اتقادا - و اعدوا لنفوس بسبلہ اعدادا  
 و صارت المصائب علیہم کالبرد  
 والسلام - و نسوا تکالیف الحر  
 و الضرام - و من نظر فی انہم  
 کیف ترکوا مراتعہم الاولی - و کیف جاہوا  
 بید الایھوا و وصلوا المولی - و کیف  
 بدلوا و غیروا - و طہروا و تحصوا - علم  
 بالیقین انہ ما کان الا اثر القوة القدسیة  
 المحمدیة - و بہ اصطفاهم اللہ

و بلندی معرفت و قوت ایمان را موجب ہیں امت کہ جان خود را از آتش محبت سوختند  
 تا آنکہ ز فاش خاکستر گردید۔ و بہ حب الہی برافروختند و در راہ خدا جان شاں را بخوبی  
 ساز دادند۔ تا مصائب بر ایشان خنک و سلامت گردید۔ و زبانہ آتش و گرمی اش را فراموش  
 ساختند۔ ہر کہ نگاہ کند کہ چگونه او شاں چراگاہ ہائے مالوئہ خود را ترک گفتند۔ و چہرہ باہنہائی  
 ہوا و آرزو را پے سپار کردہ باقائے خود رسیدند۔ و چہ قسم تبدیل و تغیر و پاکیزگی و طہارت در ایشان  
 را یافت۔ اور یقین بدانند کہ ای ہمہ از اثر قوتِ قدسیہ محمدیہ بودہ امت۔ آن رسول کہ خدا اورا برگزیدہ

واقبل علیہم بالتفضلاً الاذیۃ  
وان المعجبة اَخذوا بهذا الاثر  
من تحت الثری ورفعوا الی  
سمک السماء۔ و نقلوا درجۃ بعد  
درجۃ الی مقام الاجتباء والاصطفاء۔  
وقد وجدہم التبی کجہاوات  
لا یعلمون شیئاً من تہذیب  
وتقاۃ۔ ولا یفرقون بین صلاح  
دہنات۔ فعلمہم اذلاً  
آداب الانسانیۃ بالاستیفاء۔  
وفصل لہم طرق التمدن والثواء۔  
والطہارۃ والاستئنان والسواک  
والخلالۃ بعد الضعاء والعشاء۔  
والاستئثار عند المبول والاستبرالو

اور عنایات ازلیہ کے ساتھ اسکی طرف توجہ کی  
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کو سمجھ کہ  
صحابہ زمین کچے نیچے سے لئے گئے اور آسمان کی بلندی  
تک پہنچائے گئے اور درجہ بدرجہ برگزیدگی کے  
مقام تک منتقل کئے گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے انکو چار پایوں کی مانند پایا کہ وہ توحید اور پیر پروردگار  
میں سے کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ اور نیکی  
بدی میں تمیز نہیں کر سکتے تھے۔ پس رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو انسانیت کے  
آداب سکھلائے۔ اور تمدن اور بود باش  
کی راہوں پر مفصل مطلع کیا۔ اور ان کے  
لئے پاکیزگی کے طریقوں اور دانتوں کو ہٹا کرنا اور سواک  
کرنا اور خلل بعد طعام چاشت و طعام شب کرنا  
اور بول کر کے جلدی سے نہ اٹھنا بلکہ بغیہ قطرات

دباران رحمت و فضل بے اندازہ بر سرش بارید۔ اثر آں قوت قدسیہ را بدقت نظر یہ میں کہ صحابہ را  
از زیر طبقات زمین بکشید و بر اوج فلک رسانید۔ بآثر تدریجاً خلعت برگزیدگی بر او نشان پوشانید۔ پس نبی کریم  
او نشان را چوں مواشی دید کہ از راہ توحید و پرہیز گاری بسج آگاہی نداشتند۔ دیک را از بندگی شافقتند۔  
لہذا اولاً ایشان آداب انسانیت چنانچہ شاید بیاموخت و طریق تمدن و معاشرت مفصلاً  
تعلیم فرمود از قبیل طہارت و پاک کردن دندان و مسواک کردن و بعد طعام چاشت و شب  
خلال کردن۔ و پس از بول زود بر پاشدن بل بگذراشتن تا بقیہ قطرہ را بخورد و با صفائی ہرچہ



عند الاستنجاء - وقوانين المعاشرة  
 والمدينة والاحل والشرب و  
 الكسوة والمدادات والاحتواء -  
 واصول رعاية الصحة والاتقاء  
 من اسباب الوباء - وهداهم الى  
 الاعتدال في جميع الاحوال والانجاء  
 ثم اذا مروا عليها فنقلهم  
 من التطهيرات الجسدية - الى  
 التحلي بالاخلاق الفاضلة الروحانية  
 والمخصال المرضية المحمودة الايمانية  
 ثم اذا رأى انهم رغبوا في محاسن  
 الخصال - وكانت لهم ملكة في اصدار  
 الاخلاق المرضية على وجه الكمال - فدعا  
 الى سدادق القرب والوصول -

کو نکالنا تا کپڑا ناپاک نہ ہو۔ اور تمام تر صفائی سے  
 استنجاء کرنا اور معاشرت اور تمدن اور کھانے پینے  
 اور لباس اور علاج اور پرہیز اور اصول رعایت  
 صحت اور اسباب و بلاء سے پرہیز کے قوانین ظاہر  
 فرمائے۔ اور تمام سوہنوں میں اعتدال کی  
 وصیت فرمائی۔ پھر جب جسمانی آداب  
 سے غور پذیر ہو گئے تو جسمانی پاکیزگی سے  
 منتقل کر کے اخلاق فاضلہ روحانیہ  
 اور خصال ایمانیہ کی طرف کھینچا تا  
 ان کے ذریعہ سے روحانی پاکیزگی حاصل  
 ہو۔ پھر جب دیکھا کہ وہ لوگ نیک خصلتوں  
 میں پختہ ہو گئے اور اچھے غلغلوں کے صادر کرنے  
 کا اُن کو ملکہ ہو گیا پس اُن کو قرب  
 اور وصال کے سدادق کی طرف بلایا

تمام تر استنجاء کردن - خصوصاً ہمہ قوانین معاشرت و تمدن را مثل  
 خوردن نوشیدن و چاره و پرہیز و اصول حفظ صحۃ و اسباب صیانت از  
 دباہا تشریح و تفصیل فرمود - و در ہمہ چیز امر بہ میانه روی کرد - و چون دید  
 کہ اوشان مشق رعایت آداب جسمانی بہم رسانیدند باز اوشان را بسوئے  
 اخلاق فاضلہ و خصال ایمانیہ رہبری کرد - و چون دید کہ اوشان را در خصال نیک  
 گامے استوار و موافقے تمام دست بردار باز اوشان را بسوئے سراپردہ ما قرب و وصال بخواند

وَعَلَّمَهُمُ الْمَعَارِفَ الْإِلَهِيَّةَ - و  
 وَقَمَّ اعْتَنَاهُمْ إِلَى حَضْرَةِ الْحُرَّةِ  
 وَالْجَلَالِ - لِيَتَرَعَوْا مِنْ حُدُوقِ الْقُرْ  
 لِعَاعِ الْحُبِّ وَيَكُونَ لَهُمْ عِنْدَ  
 اللَّهِ زَلْفَى وَصَدَقَ الْحَالُ -

فَالغرض ان تعلیم کتاب اللہ الاحکام  
 ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم -  
 کان منقسماً علی ثلثة اقسام الاول  
 ان يجعل الوحوش افاًساً وبعلمهم  
 آداب الانسانية ویهب لهم  
 مدارك وحواساً - والثانی ان يجعلهم بعد  
 الانسانية اكل الناس في محاسن الاخلاق -  
 والثالث ان يرفعهم من مقام  
 الاخلاق الى ذی مرتبة حب الخلاق -

اور معارف الہیہ ان کو سکھلائے - اور  
 حضرت عزت اور جلال کی طرف ان کی باگیں  
 پھیریں - تا وہ قرب کے سبزہ گاہوں سے محبت  
 کا سبزہ چگیں - اور خدائے تعالیٰ کے نزدیک انکو  
 مقام قرب اور صدق حال میسر آدے -

پس غلامیہ یہ ہے کہ قرآن شریف کی تعلیم  
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت  
 تین قسم پر تقسیم تھی - پہلی یہ کہ وحشیوں  
 کو انسان بنایا جائے - اور انسانی آداب اور  
 حواس ان کو عطا کئے جائیں - اور دوسری یہ  
 کہ انسانیت سے ترقی وے کر اخلاق کا طہ  
 کے درجے تک ان کو پہنچایا جائے اور  
 تیسری یہ کہ اخلاق کے مقام سے ان کو اٹھا  
 کر محبت الہی کے مرتبہ تک پہنچایا جائے

معارف الہیہ پریشان یا موخت و نام شان را بر حضرت عزت و جلال کشید - تا اوشاں از مرغزادہ  
 قرب سبزہ محبت را بچرند و در نزدیکی خدا مقام قرب و صدق حال شان میسر آد -

غلامیہ تعلیم قرآن حکیم و ہدایت رسول کریم سے شروع ہووہ امت - ادلاً انکہ  
 وحوش و انعام را انسان بسازد - و جمیع آداب انسانیت یا موزد - و حواس کا طہ  
 آدیرت عطا یفرماید - ثانیاً آنکہ بعد انسانیت اوشاں را از دوی محاسن اخلاق کامل ترین  
 مردم نماید - وثالثاً آنکہ از مقام اخلاق بر گرفتہ تا ننگرہ حب خلاق برساند - و

اور یہ کہ قرب اور رضاء اور محبت اور فنا اور محویت کے مقام اُن کو عطا ہوں۔ یعنی وہ مقام جس میں وجود اور اختیار کا نشان باقی نہیں رہتا اور خدا کیلئے باقی رہ جاتا ہے۔ جیسا کہ وہ اس عالم کے فنا کے بعد اپنی ذات قہار کے ساتھ باقی رہے گا۔ پس یہ سالکوں کیلئے کیا مرد اور کیا عورت آخری مقام ہے۔ اور ریاضتوں کا نام مرکب اسی پر جا کر ٹھہرتا ہے۔ اور اسی میں اولیاء کے دلائلوں کے سلوک ختم ہوتے ہیں اور وہ استقامت جس کا ذکر سورۃ فاتحہ کی دعائیں ہے اس سے مراد یہی مرتبہ سلوک ہے اور نفسِ امّارہ کی جس قدر ہوا دہوں بھرتی ہے وہ اسی مقام میں خدائے ذوالجبروت والفرز کے حکم سے گداز ہوتی ہے۔ پس تمام شہر

و یوصل الی منزل القرب و الرضاء و المحیة و الغناء و الذویان و المحویة اعنی الی مقام ینعم فیہ اثر الوجود و الاختیار و ینقی للہ و مدۃ کما ہو ینقی بعد فناء ہذا العالم بذاتہ القہار۔ فہذا آخر المقامات للسالکین و السالکات۔ و الیہ ینتہی مطایا الریاضات۔ و فیہ ینتہم سلوک الولایات۔ و ہو المراد من الاستقامۃ۔ فی دعاء سورۃ الفاتحۃ۔ و کما یتصور من احواء النفس الامّارۃ۔ فتذوب فی ہذا المقام بحکم اللہ ذی الجبروت و العزۃ فتفتح البلدۃ کلھا

در منزل قرب و رضاء و محبت و فنا و گدازش و محویت باہر بخشہ۔ و اُن مقامے امت کہ آنجا از وجود و اختیار نامے ماند و اُن خدائے یگانہ باقی می باشد چمنل کہ او بعد از فناے این عالم با ذات برتر خویش باقی باشد۔ ایں مقام برائے سالکان از مرد و زن مقام آخرین امت د مرکبہائے ریاضات ہیں جا باخر رسد۔ و سلوک و اہمیت جملہ اولیاء تا بدرنجا منتہی شود۔ و ہمیں امت غرض از استقامتے کہ در سورۃ فاتحہ مذکور و مطلوب امت۔ و ہر چیز از آتش ہوائے نفسِ امّارہ سر بالا کشد ہمیں جا بحکم خدائے بزرگ و برتر کشتہ و بر باد فنا دود۔ پس شہر یکی مفتوح شود

ولا تبغى الضوضاء لعامة الاهواء -  
ويقال لمن الملائك اليوم لله  
ذى المجد والكبرياء - واما صرتبة  
الاخلاق الفاضلة - والحاصل الحسنه  
المحمودة - فلا امن فيها من الاعداء عند  
الغفلة - فان لاهل الاخلاق تبغى  
حصون يتعذر عليهم فتحها - وينتاف  
عليهم صول الامارة اذا منرم  
لتحها - ولا تصفوا ايام اهلها  
من النقع المشايخ - ولا  
يوتمنون من السهم العائر -  
فالحاصل ان هذه تعاليم  
الفرقان - وبها استدارت  
دايرة تكميل نوع الانسلان -

فتح ہو جاتا ہے اور مواد ہوس کے عوام کا شور  
باقی نہیں رہتا - اور کہا جاتا ہے کہ آج کس کمالک  
ہے اور یہ جواب ہوتا ہے کہ خداؤ المجد الکبریا کا مگر  
جو مرتبہ اخلاق فاضلہ اور نیک خصلتوں کا ہے اس میں غفلت  
کے وقت دشمنوں سے امن نہیں ہے - کیونکہ  
جن لوگوں کا سلوک اخلاق تک ہی محدود ہوتا  
ہے ان کیلئے ابھی ایسے قطع باقی ہوتے ہیں جن کا فتح  
کرنا مشکل ہوتا ہے - اور انکی نسبت یہ اندیشہ واضح  
رہتا کہ نفس تارہ اپنی بھوک کے بھر گئے کے وقت حذر نہ  
اور جو شخص شر اخلاق تک ہی اپنا کمال رکھتا اسکی زندگی  
کے دن گرد و غبار پاک نہیں ہو سکتے اور ایسے لوگ ہوا کی گرد  
سے امن میں نہیں رہتے - پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہ جو ہم نے بیان کیا ہے  
یہ قرآن شریف کی تعلیمیں ہیں - اور انہی تعلیموں کے ساتھ  
انسان کی تکمیل علمی اور عملی کا دائرہ اپنے کمال کو پہنچاتا ہے -

عوام ہواد ہوس را سرتند و شورش کوفتہ گردد - دان وقت گفتہ شود کہ امروز ملک کرامت جواب  
باشد خدائے بزرگ و یگانہ بے ہمتا راست - اما آنچه مرتبہ اخلاق فاضلہ و خواہے نیک می باشد - در  
مرتبہ در ہنگام غفلت اینی از دشمنان تو اند بود - چه اہل اخلاق را ہنوز قلمہاست کہ فتح آن برایشان  
نیست و آواز اندیشہ بسیار است کہ نفس تارہ وقت اشتعال برایشان تازد - بحقیقت ہر کہ تا بمنزل اخلاق نرسد  
بیاندازد نمی شود - روزگار حیاتش اگر دو غبار پاک باشد و ہرگز نمی شود بچوں کسان از تیر ہوائی زمین مطمئن گردند  
خلاصہ این تعلیم فرقان است و ہمیں است آنچه دائرہ تکمیل علمی و عملی انسان کمال رساند -

و انہا لمعارف ما کفلا کتاب  
 من الکتب السابقة - وما  
 استوتها صحیفة من الصحف  
 المتقدمة - فهذا اعجاز نبینا  
 من حیث الصورة العلمية و  
 والعلیة و محجزة الفرقان الکریم ککافة  
 البریة - ولقد انقضت وانعدمت  
 خوارق التسمین الذین کانوا  
 فی الاونة السابقة - وبقی هذا الی یوم  
 القیامة واما ما قلنا ان القرآن محجزة  
 علیة وعلیة - فلیس هذا حکما واهیة -  
 بل علیہ عندنا ادلة قاطعة -  
 وبراہین شافیة مسکنة - فاعلم  
 ان اعجازہ الطلی ثابت کالبدیہیات

اور یہ تبلیس ایسے معارف ہیں کہ پہلی کتابوں  
 میں سے کوئی کتاب بھی ان کی تکفل نہیں ہوئی  
 اور نہ کسی پہلے صحیفوں میں کوئی صحیفہ ان پر مشتمل ہوا  
 ہے۔ پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ علمی  
 اور علمی معجزہ ہے۔ اور قرآن کریم کا تمام  
 مخلوق کے لئے یہ ایک اعجاز ہے۔  
 اور پہلے نبیوں کے معجزے منقضی اور معدوم  
 ہو گئے مگر یہ قرآنی معجزہ قیامت تک  
 باقی رہے گا۔ اور یہ جو ہم نے کہا کہ  
 قرآن علمی اور علمی معجزہ ہے۔ سو یہ  
 ایک بے ہودہ اور بے اصل بات نہیں ہے  
 بلکہ ہمارے پاس اس پر دلائل قاطعہ اور  
 براہین شافیہ اور تسکین بخش ہیں۔ پس تو جان  
 کہ قرآن شریف کا علمی معجزہ بدیہیات کی طرح ثابت

دیں ان معارف است کریم کتابے صحیفہ پیشین مشتمل برآن و تکفل آن بودہ است  
 فی الحقیقۃ این معجزہ نبی ماست (صلی اللہ علیہ وسلم) از حیث علمی و علمی و اعجاز قرآن کریم است  
 برائے ہر آفرینش۔ معجزات انبیاء پیشین بکلی از میان رفتہ و لے این معجزہ قرآن تا بدامان قیامت  
 از یاد و از جہان نرود۔ آنچه قرآن را معجزہ علمی و علمی گفتیم این نہ از  
 راہ لاف گزاف است بلکہ ما بر این عالم عالم دلائل قاطعہ و براہین شافیہ  
 تسکین بخش در دست داریم۔ نیکو بنائید کہ معجزہ علمی قرآن از آشکار ترین امور است۔

ولیس علیہ عبار من الشبہات  
 لآذہ کلام جامع وتعلیم کامل  
 اعطط جمیع ضروریات الانسان  
 وسبیل الرحمن - وما غادس  
 شیئامن دلائل الحق وباطل  
 الباطل ودقائق العرفان -  
 مع بلاغة مرابعة وعبارات  
 مستعذبة وحسن البیان -  
 وهذا امر لیس فی قدرة  
 الانسان - واما قولنا  
 انها معجزة عملیة  
 فهي كشعبتها الادمیة  
 داقعة بديهیة . و  
 لا یسع فیها انکار و

اور اس پر کسی قسم کے شبہات کے عبار نہیں کیونکہ وہ ایک  
 ایسا کلام ہے جو ضروری تعلیموں اور ضروری ہمایا  
 اور عبار اور دلائل کو اپنے اندر جمع رکھتا ہے۔ اور وہ  
 ایک ایسی تعلیم کامل ہے جو تمام انسانی ضرورتوں کو جو  
 خدا تعالیٰ ایک پہنچنے کیلئے پیش آتی میں پورا کرتی ہے اور  
 جو حق کے ثبوت میں دلائل پیش کرنا چاہے یا جس طرح باطل  
 رد رکھنا چاہے اور یا جس طور اور انداز سے معرفت کی  
 باریک باتیں بیان کرنی چاہے ان میں سے ایک بات کو  
 بھی اس نے نہیں چھوڑا۔ اور سپر زائد یہ امر کہ ان تمام  
 تعلیموں اور احکام اور حدود کو نہایت فصیح اور بیخ اور  
 شیریں اور پسندیدہ پیر میں لیا فرمایا۔ اور یہ ایک ایسا  
 امر جو انسان کی قدرت سے بالاتر ہے۔ اور ہمارے قول کو تقویٰ  
 جیسا کہ علمی معجزہ ایسا ہی وہ علمی معجزہ بھی، سو یہ امر بھی  
 اس کی پہلی شایخ کی طرح ایک بڑی ہی داقع ہے اور انکار

کہ دامن وے از عبار شبہت پاک است - زیرا کہ قرآن کلامے است کہ  
 جمیع تعلیم ہائے ضروری و دستہائے ضروری و معارف ہائے لابدی را کہ در راه  
 وصول بہ خدا چارہ انرا نہ جامع می باشد - و از قبیل دلائل حق و دقائق عرفان و باطل  
 باطل چیزے فرگذاشتہ فرمودہ - و بحدود آل آل دلائل و براہین را با عبارات بلغیہ فصیحہ  
 طہ شیریں و دلکش و پسندیدہ در معرض بیان آورده و این امر البتہ خارج از احاطہ قدرت بشری  
 است - و اما آنچه گفتیم قرآن معجزہ عملی است این ہم واضح و روشن و انکار را دلائل دخل نیست

خصومة - فان تعاليم القرآن  
قد حيرت العقلاء بتأثيراتها  
العجيبة. وتبدلاتها الغريبة.  
وتنويراته التي هي خارقة للعاداة  
ومزيلة للملكات الرديئة الراسخة  
وقد تسورت اسوار الطبايع  
الشديدة الزايغة - ودخلت  
بيوت القلوب القاسية كالبحيرة  
ووصلت الى الذين كانوا يسكنون  
دراء الخنادق العميقة الممتنعة  
من القرائح السفلية الرذيلة -  
والان الله بها الشديد - وادنى البعيد -  
واخرج الصدور من القبض الامشواج و  
ومن المضيق الى السعة - ودفح الحجاب و

اور خصومت کی گنجائش نہیں۔ کیونکہ قرآنی تعلیموں  
نے اپنی تاثیرات عجیبہ اور تبدیلات غریبہ  
اور ان روشنیوں کو دلوں پر ڈالنے سے جو  
خارق عادت ہیں۔ اور ردی اور مستحکم ملکوں کے  
دور کرنے سے عقلمندوں کو حیران کر دیا ہے اور  
طیغی اور سخت طبیعتوں کے دیوار کے اوپر کھڑے  
اور جو سخت دلوں کے گھر تھے ان کے اندر  
داخل ہو گیا ہے۔ اور ان لوگوں تک پہنچا ہے جو  
باعث سفلی طبیعتوں کے عمیق اور ناقابل گند  
خندقوں کے پرے رہتے تھے۔ اور خدا نے  
اس کے ساتھ سخت کو نرم اور دور کو  
نزدیک کر دیا اور سینوں کو قبض سے انشراح  
کی طرف اور تنگی سے فراخی کی طرف  
پھیر دیا۔ اور حجاب کو دور کیا۔ اور

چہ خود من ان از مشاہدہ تاثیرات عجیبہ تعلیم قرآن و تبدیلیہائے غریبہ و نور افزائی  
و دیدہ کشائی ہائے فوق العادہ آن کہ عادت ہائے استوار را از بیخ برکنید خیلے در  
شگفت فرماندہ اند و حیرانند کہ چہ طور تعلیم دے از بالائے دیوار طبایع سخت  
دکتر برآمدہ در اندرون خانہ ہائے دلہائے سختی چون سنگ در آمد۔ و تا بآن مردم ہم  
برسید کہ بسبب طبیعتہائے پست و دون آنسوئے خندقہائے زرد و ناقابل گزشتن مکن و شستند۔  
و خدا بآن سخت را نرم و دور را نزدیک گردانید و سینہ ہارا از تنگی بفرافی کشید و حجاب را دور

اربی الحق والصواب حتی اوصل  
 المومنین الی الالہام الصریحۃ۔  
 والکشفوف الصادقة المصیریحۃ۔  
 وذرع حب الکرامۃ المستمرة الدائمة فی  
 قاع صدور الامة۔ فلاجل ذالک  
 لانصر عند طلب کرامۃ الی زمن  
 مضی۔ بل نرسوا علی مقامنا و  
 نری المنکر ما حفر غضا طویا  
 من آی المولی۔ ولیس فی ایدی  
 عدانا الا القصص الالوی۔ ولا یثبت  
 دین بقصص۔ بل بانوار  
 لا تنقطع ولا تبلی۔ ثم  
 اعلم ان هذه معجزة  
 عظمت شجبتا۔ و

حق کو دکھلا دیا۔ یہاں تک کہ مومنوں کو  
 الہامات صریحہ اور مکاشفات صادقہ اور  
 صحیحہ تک پہنچا دیا۔ اور دائمی کرامتوں  
 کا دانہ ان کے سینوں کی ہموار زمین  
 میں بو دیا۔ اسی وجہ سے ہم لوگ کرامتوں  
 کے طلب کے وقت پہلے زمانہ کی طرف نہیں  
 بھاگتے بلکہ ہم اپنے مقام پر استوار ہوتے ہیں  
 اور منکر کو خدا کے تازہ ہتازہ نشان دکھاتے  
 ہیں۔ اور ہمارے مخالفوں کے ہاتھ میں بجز  
 قصوں کے اور کچھ نہیں اور ہر قصوں کے ساتھ کبھی  
 کوئی دین ثابت نہیں ہو سکتا بلکہ ان لوگوں کے  
 ہوتا، جو کبھی منقطع نہیں ہوا اور نہ کبھی پُرانے ہوتے ہیں  
 بعد اس کے جان کہ یہ وہ معجزہ ہے جس  
 کی دونوں شاخیں عظیم الشان ہیں اور

و حق را عیاں نمود تا اینکه مومنان را بالہامات صریحہ و مکاشفات صادقہ صحیحہ رسانید۔ و دانہ کرامتہا مستمرہ  
 در زمین خوب سینہ انہا نشاند۔ اثر نہا است کہ ما اہلئے اسلام در وقت طلب کرامات و خوارق ایچ  
 اختیار ندریم گیزہ بزمانہ پیشین نمایم بل بر جائے خود چوں کوہ استوار می باشیم و در پیش دیدہ منکران  
 نشانہا تازہ جلوہ میدیم و مخالفان ما غیر از افسانہ ہا یا ستانیوں دردنداشتم اند و ہرگز نمی شود ایچ دیانہ  
 بدستیاوی افسانہ ہا از کار رفتہ بر کرسی دستوری و راستی بنشیند۔ بل سرمایہ اثبات آن نمودائے است  
 کہ ہرگز انقطاع نیابند۔ و نہ ہا کہنہ نشوند۔ باز بدان کہ میں معجزہ ایست کہ ہر دو شاخ آن بزرگ



جس کی خوشبو پھیل رہی ہے۔ اور اس کی تصدیق پر طوائف مخلوقات جمع ہیں۔ جیسا کہ حج خانہ کعبہ پر جمع ہوتے ہیں۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حیل انسان حکیموں میں سے اس بات کی نظر توجہ کرے۔ کہ کسی سفید نادان کی طبیعت کی کجی کو دور کرنے یا کسی فاسق بدکاری کے عادی کو اس کی اس بدخصلت چھڑائے۔ پس ایسا کرنا اس حکیم پر شکل ہو جائیگا۔ اور اس فاسق کے خیالت کو بدلا دینا اس کیلئے غیر ممکن ہوگا۔ اب دیکھو کہ اس مرد کی کسی بزدلانہ جس نے تھوڑے سے عرصہ میں ہزاروں انسانوں کی اصلاح کی اور نصاب سے صلاحیت کی طرف اس کو منتقل کیا یہاں تک کہ ان کا کفر پاش پاش ہو گیا اور صدق اور راستی کے تمام اجزا وہیست چھائی گئے۔ اور ان دلوں میں پرینز گار

ضاعت دیا۔ و قد جمعت لتصدیقها طوائف الانام۔ كما يجمعون لحجة الاسلام۔ و انا برئى ان اعداء من اجل الحكماء۔ ان توجه الى تقويم اودسفيه من السفهاء۔ اوالى انا بة فاسق اسير في الفسق والغشواء۔ فيشق عليه قلع عاداته۔ ولا يمكن له تبديل نميالاته۔ فما شان رجل اصلم في زمان يسير الوفا من العباد۔ و نقلهم الى الصلاح من الفساد۔ حتى انحل تركيب الكفر واجتمع شمل الصدق والسداد۔ و تلاوات في نفوسهم الوار

دلوے خوشش بسالم رسیده و بر تصدیق وے گدہ ہائے مردم جمع آمدہ اند چنانکہ برائے حج بیت اللہ گرد می آیند۔ می نسیم اگر کسی از دانایان بزرگ بخوابد کجی نادانے را درست بکند یا بدکارے بر بدکاری خود کردہ را بخوابد انان خونے بد رستگاری بخشد البتہ بر او گراں و دشوار آید۔ پس چہ شان بزرگ آن مرد است کہ در اندک زمانے ہزاران تن را از ناداستی راستی و از بدی بر نیکی بکشید تا آنکہ کفرشان از ہم بپاشید۔ و راستی و درستی در نہاد او شان فرامہ آمد۔ و در روان شان روشنی ہائے

التقى - ولعت في اسارىهم  
 سراو حجب الموتى - وعلت  
 همهم للخدمات الدينية.  
 فشرقوا وغربوا للدعوة  
 الاسلامية - وامنوا واشاموا  
 لاشاعة الملة المعمدية -  
 وانات عقولهم في العلوم الالهية  
 ودقت اعلامهم لفهم الاسرار  
 الربانية - وحبب عليهم الصالحات  
 ذكره المعاصي والسيئات -  
 وانزلوا في نعيام الرشده و  
 السعادة - بعد ما كانوا يعكفون  
 على الاصنام للعبادة - وما ألوا  
 في جهدهم وما تركوا جدهم

کے نورچمک اٹھے - اور ان کے پیشانی کے نقشوں  
 میں محبت موتی کے بھید ایک جگہ کی صورت میں نمودار  
 ہو گئے - اور ان کی ہمتیں دینی خدمات کیلئے بلند ہو گئیں  
 اور وہ دعوت اسلام کے لئے ممالک شرق و غرب  
 غریبہ تک پہنچے اور ملت محمدیہ کی اشاعت کیلئے  
 بلاد جنوبیہ اور شمالیہ کی طرف انہوں نے سفر کیا  
 اور ان کی عقلیں علوم الہیہ میں منور ہوئیں  
 اور ان کے قوائے فکریہ اسرار ربانہ کے سمجھنے کیلئے  
 باریک ہو گئیں - اور نیک باتیں بالطبع انکو باری  
 لگنے لگیں اور بد باتوں اور گناہوں بالطبع انکو نفرت  
 پیدا ہوئی - اور رشده اور سعادت کے خیوں میں وہ  
 تارے گئے بعد اس کے جو بتوں پر پرستش کیلئے  
 مرنے لگے تھے - اور انہوں نے اپنی کوششوں  
 اور تگ و دو میں کوئی دقیقہ اسلام کے لئے

پر ہیز گاری درخشیدہ - و از نقشہائے پیشانی شان را ز محبت موتی بخوبی آشکار گردید  
 و ہمت شان برائے خدمت دین بلند شد - پس جہت دعوت اسلام شرق و غرب  
 و جنوب و شمال ہمہ اطراف را پے سپار کردند - عقل شان در فہم علوم الہیہ  
 روشن گردید - و قوت فکری در شناخت راز خدائی باریک شد - نیکبہا بایشان  
 دوست داشتہ و بدی ہا در نزد شان زشت و بد داشتہ شد - و در غیمہ ہائے رشده  
 و سعادت فروکش کردہ شدند بعد از آنکہ بر پرستش بتاں مرنے لگے - و برا اسلام دقیقہ

لا سلام - حتی بلخوا دین اللہ  
 الی فارس والصین والروم و  
 الشام - ووصلوا الی کلما بسط  
 الکفر جناحہ - ووافوا کلما  
 شہر الشریک سلاحہ - وماردوا  
 وجوہہم عن مراحۃ الردی -  
 وما تاقروا شبرا و ان قطعوا بالمدی -  
 وکانوا عند الحرب لمواضعہم  
 ملاذمون - والی الموت لله حافظون  
 انہم قوم ما تخلفوا فی مواطن  
 المبارات - وابدروا ضاریہن فی  
 الارض الی منتہی العمارات -  
 وقد مجم عود فراستہم - ونبلی  
 عصا سیاستہم - فوجدوا فی

اٹھا نہ رکھا۔ یہاں تک کہ دین کو فارس  
 اور چین اور روم اور شام تک پہنچا دیا  
 اور جہاں جہاں کفر نے اپنا بازو پھیلا رکھا  
 کٹھا اور شرک نے اپنی تلوار کھینچ رکھی تھی  
 زمین پہنچے۔ انہوں نے موت کے سامنے  
 سے منہ نہ پھیرا۔ اور ایک بالشت بھی  
 پیچھے نہ بٹھے اگرچہ کاروں سے لگائے لگائے گئے  
 وہ لوگ جنگ کے وقتوں میں اپنی قدم گاہوں پر استوار  
 اور قائم رہتے تھے اور خدا کیلئے تو کسی طرف دوڑتے  
 تھے۔ وہ ایک قوم ہے جنہوں نے کبھی جنگ کے  
 میدان سے تخلف نہ کیا اور زمین کی انتہائی آبادی  
 تک زمین پر قدم مارتے ہوئے پہنچے۔ انکی  
 عقلیں آزمائی گئیں۔ اور ملک اری کی پیتیں  
 جانچی گئیں۔ سو وہ ہر ایک امر میں

از کوششہائے خود فروگزاشتند تا آنکہ اسلام را در بلاد فارس و چین و روم و  
 شام برسانیدند۔ و ہر جا کفر پر وبال گسترده و شرک تیغ آسمینتہ بود بر سیدند۔ در  
 برابری مرگ ابد ایشٹ بر نہ گردانیدند۔ و یک بالشت ہم پس نگرویدند۔ اگرچہ بر کار دیا  
 پارہ پارہ شدند۔ در ہنگام جنگ بر پایا استوار می بودند۔ و خدا را بسوئے مرگ میدویدند۔ مردمانیکہ  
 ہرگز در میدان جنگ پشت نہ دادند۔ و تا بہ پایان آبادانی زمین در راہ خدا پائے خالی کردند۔  
 نزد ویش نشان در کورہ امتحان انداختہ و دانش سیاست ملکی شان آزمودہ شد۔ و لے از ہر باب

كل امر فائقين - وفي العلم و  
 العمل سابقين - وان هذا الا  
 معجزة خاتم النبیین - وانه  
 على حقيقة الاسلام لدليل مبين -  
 وان كنتم في شك فاروغوا  
 كمثلهم احدا من اصحاب موسى  
 او من انصار عيسى او من صحبة  
 رسول اخرين - وقد جاء تكلم  
 انبياءهم وسمعتم اقال فيهم  
 انبياءهم - وما ارجفت السننهم  
 و ما كانوا كاذبين -  
 فانهم نطقوا بانطاق  
 الروح و ما تكلموا  
 كالمغضبين -

۹

۹

فائق نکلے۔ اور علم و عمل میں سبقت کرنے  
 والے ثابت ہوئے۔ اور یہ معجزہ ہمارے رسول  
 خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اور حقیقت  
 اسلام پر ایک عرضح دلیل ہے۔ اور  
 اگر تمہیں شک ہے تو مجھے ان کی مانند  
 حضرت موسیٰ کے اصحاب میں سے یا حضرت  
 عیسیٰ کے حواریوں میں سے یا کسی اور نبی کے  
 صحابہ میں سے ایک انسان بھی دکھلاؤ اور انکی  
 خبریں تم سن چکے ہو اور جو کچھ ان کے بارے میں  
 نبیوں نے کہا تمہیں معلوم ہے۔ اور ان نبیوں کی  
 زبانوں پر خلاف واقعہ باتیں جاری نہیں ہو سکتی تھیں  
 اور نہ وہ جھوٹے تھے۔ کیونکہ وہ روح القدس  
 کے بلانے سے بولتے تھے اور غضبناک انسانوں  
 کی طرح ان کا کلام نہ تھا۔

برتر۔ براہند۔ دور گفتار و کردار از ہنگام کام فراہم نہادند۔ بحقیقت این معجزہ  
 نبی ما (صلی اللہ علیہ وسلم) دلیل روشن بر حقیقت اسلام است۔ و اگر باور ندارید مثل  
 ایشان از اصحاب موسیٰ یا حواریان عیسیٰ یا از پیروان انبیائے دیگر یک تنے را بمن  
 باز نہائید۔ خبر او شان بشمار رسیده و آنچه انبیائے شان در بارہ شان فرمودہ از ان  
 آگاہ استید و ان انبیاء دروغ و خلاف واقعہ بیان نہ فرمودہ اند۔ زیرا کہ او شان  
 باشارہ روح القدس زبان می جنبانیدند۔ و چون خشمگینان سخن نمی گفتند۔

ومن دلائل نبوتہ صلی اللہ علیہ وسلم انه جاء في وقت الضرورة وما رحل من هذه الدنيا الا بعد تكميل امر الملة - واما معجزاته الاخرى - فواللہ انہا لا تجد ولا تحصى - والکتب من بعضها منلوة وهي متظاهرة وانها في القوم مشہور متواترة - ثم معجزاته صلی اللہ علیہ وسلم كما ظهرت في اول الزمان - كذلك تظهر في هذا الآوان - وهذا امر ثابت لیست فیہا شکة - ولا فی صحتها منقصه - وواللہ ان نبوتہ لمن اجلی الیہیات -

اور مجملہ دلائل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہ ہے، کہ وہ عین ضرورت کے وقت میں آئے۔ اور اس دنیا سے کوچ نہ کیا جیتک کہ دیکھ کر امر کو کمال تک نہ پہنچا دیا۔ اور اگر وہ کسی معجزات کا حال پوچھو۔ تو بخدا کہ وہ اس قدم میں کہ ہم گن نہیں سکتے۔ اور اسلامی کتابیں ان میں بہت معجزات بھری پڑی ہیں۔ اور تو میں مشہور اور متواتر ہیں۔ پھر یہ بھی بات ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات جیسا کہ اول زمانہ میں ظاہر ہوئے تھے۔ ایسا ہی وہ اس زمانہ میں بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور یہ امر ایک ایسا ثابت ہے جس میں کوئی رشتہ نہیں۔ اور نہ اس کی صحت میں کچھ نقص ہے۔ اور بخدا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اجلی الیہیات ہے۔

و از دلائل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، آنکہ در وقت ضرورت تشریف آورد و از دنیا رحلت نکرد تا امر دین را بکمال مطلوب نرساید۔ و معجزات دیگر کہ از ان جناب نبوت انتساب بظہور آمدہ از حد شمار بیرون است۔ و بعضی از انہا در کتب مذکور و در قوم مشہور است۔ بسلاوہ معجزات آنحضرت چنانکہ در زمانہ اولی بظہور آمد۔ پچاس دریں زمانہ بظہور مے آید۔ و آنچه گفتیم راست و مشک را درال مدخل نہ۔ بخدا نبوت آنحضرت از روشن ترین الیہیات است۔ و در

ولا یفارقها فی زمن الوار الایات  
 ولا ینکرها الا الذی دبی فی  
 شر حجر - و نشاء فی انبث  
 نشاء - و انه جاء بدین  
 لو نزعنا عنه کل برهان  
 و نری نفس تعلیمه بعین  
 الامعان - لنظرنا تلالا  
 الحق فی صورته الساذجة  
 المنيرة - من غیر احتیاج الی  
 حلل الحجج والادلة - و والله  
 ما منع الناس ان یقبلوا لاسلام  
 الاداء ذمیل من الکبر والتعصب  
 والاد والفساد وغلبة البخل والمقصد  
 وحب اللقوم والعدا - و ما بعدهم

اور کسی زمانہ میں نشانوں کے نور اس سے علیحدہ  
 نہیں ہوتے۔ اور ان کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا  
 بجز اس شخص کے کہ جس نے بری کی گودی میں پرورش پائی اور  
 اہم نہایت خبیث کیفیت کی نشوونما میں بڑھا ہوا اور  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا دین لاکر اگر تم تمام براہین  
 اور دلائل اس الگ کر دیں اور اس کی نفس تعلیم کو غول  
 کی نظر سے دیکھیں تو اس کی سادہ اور روشن صورت  
 میں سچائی کو چمکتے ہوئے دیکھیں گے۔ بجز  
 اس حاجت کے کہ دلائل اور براہین کا اس  
 کو لباس پہنا دیں۔ اور بخدا لوگوں کو اسلام  
 کے قبول کرنے سے کسی چیز نے بجز اس کے منع نہیں  
 کیا کہ ان کے اندر ایک ٹھنسی ہوئی بیماری تکبر اور  
 تعصب اور بخل اور قومی حب اور عناد کی  
 تھی اور بے حس کو وہ چھپاتے ہیں۔ اور خدا کی ان

۹  
 ہیچ زمانے از نور نشانہا خالی نماندہ - و بر این امر انکار نتواند بیارد الا کسی کہ در کنار  
 بدی پروردہ و در ناپاکی شگرت بالیدگی یافته باشد - آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم دینے آدہ کہ صرف نظر از ہمہ دلائل و براہین اگر نگاہے در نفس  
 تعیش سکینم در چہرہ سادہ و روشنش راستی را در تشال می بینیم و هیچ حاجت نداریم  
 روے دلارام دی را از دلائل شافلک نمایم - خدا آگاہ است کہ از قبول اسلام مردم را باز نداشتہ  
 است الا من تکبر و تعصب و عناد و حب قوم کہ در نہاد شان جا گرفتہ کہ ان را پنہاں می کنند۔

نعمتوں سے وہ محض اس لئے دور ڈالے گئے کہ وہ حد زیادہ گناہوں کے مرتکب ہو چکے تھے جنہوں نے ان کے سینوں کو تنگ کر دیا اور انکی قبروں کو اندھیرے سے بھریا اور وہ دیکھنے سے محروم رہ گئے۔ یہ تھوڑے سے دلائل اسلام کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ اور اب ہم اعلیٰ مقصود کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

اے بھائیو! میں اپنا کچھ قصہ آپکے پاس بیان کرتا ہوں۔ اور وہ جو خدا تعالیٰ نے فضل میں میرے حصے میں لکھا گیا۔ اور میری دعوت میں داخل کیا گیا کسی قدر اسکو لکھتا ہوں کیونکہ میں حکم دیا گیا ہوں کہ وہ دعوت تک پہنچاؤ اور تفریق کی طرح اُس کو ادا کروں۔ سو واضح ہو کہ میں خدا ن عزت اور ریاست کے ایک آدمی ہوں۔

من نعمہ الافراط ضیقت  
صدورہم - وملئت من الظلمات  
قبورہم - فما كانوا  
مبصرین - هذا ما اردنا  
شیئاً من ذکر دلائل الاسلام  
والآن نرجع الى المرام فاسمعوا  
متوجہین -

ایہا الاخوان اتص علیکم  
نبذا من قصتی - وماکتب من  
فضل اللہ فی حصتی - وادخل  
فی دعوتی - فانی امرت ان  
ابلقھا الیکم یا محشر الطلاب -  
وادیہا کدین لادم لایستقبطون الاعام  
ناعلموا الخی امرہ من بیت العزۃ والریاستۃ

خدا از نعمتہاے خودشان درد انداخت بہ سبب اینکه در سیاہ کاری و ناہنجاری پا از پایان بیرون گناہ شدہ از نجاست کہ سینہ ہا مثل تنگ و گور ہا پر از درد و تاریکی گردید۔ لاجرم از بینائی محروم ماندند۔ این بندے از دلائل اسلام است انکوں با صل مطلب سے گزائیم۔

برادران! انکوں سے خواہم پارہ از احوال خود شرح بہر ہم و شہدہ اذ ان را در معرض بیان یادرم کہ از فضل خدا برین انذانی شدہ و در دعوت من داخل است۔ چہ من ماموم ہاں کہ ان دعوت را در پیش شمار نام و چون دام ادا سازم۔ پوشیدہ نماند کہ من از دودمان عزت و امارت می باشم۔

اور میرے بزرگ امیر اور صاحب ملک  
تھے۔ اور مجھے خبر دی گئی ہے کہ وہ  
سمرقند سے اس ملک میں آئے تھے۔  
اور وقت کے بلو شاہ نے انکو حکومت اور  
امارت کی خدمت سپرد کی تھی۔ اور نوح اور  
توار انکو دی گئی تھی۔ پس جبکہ اس ملک پر سکھوں کا  
زور نہ تسلط ہوا۔ اور فساد انگیزی میں انہوں نے  
حد سے تجاوز کیا تو اس وقت یہ اتفاق ہوا کہ  
سکھوں نے ہمارا ملک اور تمام اٹلاک چین  
میں لادھ میں قید کر دیا۔ پھر ہم محض انکے ظلم  
کی وجہ سے اپنے دارالریاست سے نکلے گئے  
اور وہ دن سردی کے دن تھے اور سخت  
سردی پڑتی تھی پس ہم بزرگ رات کے وقت سردی  
سے کانپتے ہوئے اپنے دارالریاست کی طرف سے اور

وكانت اباي من اولي الامر  
والسياسة. وَاُخْبِرْتُ أَنَّهُمْ  
نَزَلُوا بِهَذِهِ الدِّيَارِ دِيَارِ الْمَهَنْدِ  
مِنْ سَمَرْقَنْدٍ. وَقَدْ هَمَّ مَلِكُ الرِّقْتِ الْحَكُومَةُ  
وَاللَّهْرَةَ وَاعطى لَهُمُ الفُوجَ وَالْفِرْنَندَ.  
فَاتَّفَقَ حِينَ غَلَبَةِ الْخَالِصَةِ  
فِي هَذِهِ الْبِلَادِ. وَعَتَوْا عَتَوْا  
شَدِيدًا وَافْرَطُوا فِي الْفَسَادِ.  
أَنْ غَضِبُوا مَلِكَنَا وَمَلِكَنَا وَ  
صَقَدُوا كَالْعِبَادِ. وَأَخْرَجْنَا مِنْ  
دَارِ رِيَاستِنَا بِظُلْمِ مَنْهُمْ وَالْعِنَادِ.  
وَكَانَتْ تِلْكَ أَيَّامُ الْبَرْدِ. وَأَوَّانَ  
شِدَّةَ الْعَصْرِ. فَخَرَجَ أَبَاؤُنَا لَيْلًا  
مِنَ الْبَرْدِ مَقْفَقِينَ. وَمِنْ

دیوانم دارای ریاست دتول بودند و از قرار آنچه من رسیدہ از سمرقند درین بلاد آمدند۔ و بادشاہ وقت  
زمان حکومت و امارت در دست شال سپرد۔ و با سپاہ و تیغ ممتاز شد۔ و خلاصہ ہر گاہ گردہ  
سکھان بر این اطراف دست یافتند و در شورش و شور و بیدگاری و ناہنجوئی سر بالا کشیدند ملک  
و ملک ما را ہم از زیر تصرف ما کشیدند۔ پدیدان ما را امیر کردند۔ و از بے داد و جور انہا را  
از دار ریاست اخراج دادند۔ آن ایام ایام سرمایے سخت بود۔ بزرگان ما از شدت  
سردی چون بید لرزائی و دندان بر ہم زنان از جائے مالوف بیرون شدند۔ و از



الہم کلمحقوقین۔ والقواعصا  
تسیارہم یدار ریاستہ  
غمرتہم بنوال۔ من غیر  
سوال۔ ورحمت اذارات  
اٹامر حصاصہ۔ ولو  
بقصاصہ۔ ثم اذا جاء عهد  
الدولة البرطانیة۔ ومضی  
وقت الغارات الشیطانیة۔  
فامتابہا ونجینا من الفتن  
الخالصة۔ ویم اباعنا  
تربة وطنہم مع رفقة  
من المهاجرین۔ شاکرین لله  
رب العالمین۔ وورد الینا بعض اموالنا  
وقرانا۔ والنجت الغاراتنا۔ وحفت

مارے غم کے ایسے تھے جیسا کہ کوئی گھٹنوں پر  
گرا جاتا ہے۔ تب انہوں نے ایک اور ریاست میں  
ایک عارضی رہائش اختیار کی اور اس ریاست کے کئی قصبہ  
نیک سلوک آج کے ساتھ کیا اور نیز کئی سوال ان کی  
پہمڑی کی۔ اور ان کی تلمذ سے کچھ نشان دیکھ کر  
انپر رحم کیا اگرچہ ان کا سلوک بہت کم اور ناگاہی سلوک  
تھا۔ پھر جب زمانہ دولت برطانیہ کا آیا۔ اور  
شیطانی غارتوں کا وقت گزر گیا۔ تو ہم اس  
سلطنت کے ذریعہ سے امن میں آگئے۔ اور ہمارے  
بزرگوں نے پھر اپنے وطن کی طرف مع رفیقان سفر  
کے مراجعت کی اور خدا تعالیٰ کا شکر کرتے  
تھے۔ اور بعض دیہات ہمارے اور بعض مال  
ہمارے میں واپس دیئے گئے اور ہمارا نجات بر گردید  
پھر ہماری طرف آیا۔ اور دو خوشیاں

مش

غم دانندہ چوں شخصے بودند کہ نزدیک امت بزانو بر زمین افتد۔ آخر برائے چندے در ریاستے دیگر نجات  
اقامت بیانہ اختند۔ صاحب ریاست باوشاں با نیکی پیش آہد و بے سلطت بر راہ ہمدردی رفتار کرد  
د نشان نگلی و خواری بر پیشانی انہا خواندہ بر حال زادشاں ترحم آورد۔ اگرچہ ہم سلوک و رفتار شاں  
خراخورد حال و نشان شاں نبود۔ و باز چوں عہد میمنت ہمد سلطنت برطانیہ سایہ پامایہ گسترود و مددگار  
تاخت و تالوج غولان ناہنجار سپری شد این دولہ علیہ باعث بر امن و آرام شدہ۔ پدین با رفیقان  
عودت بر قرار گاہ خویش فرمودند و لب بر سہاس ایزدی کشودند۔ بعضے از قریب ہا و اطاک با بازا پس گردید۔ د

بنا فہتان کزہر البساتین۔ فرجة  
 الا من وفرجة الخریة فی الدین۔  
 وما کان فی حظ من مایاسة  
 ابائی العبقریین۔ حضرت بعد  
 موت ابی کاہر و مین۔ وقد ائی  
 علی عین من العہر لہ کن شیئاً  
 مذکوراً و کنت اعیش خفیاً و  
 مستوراً لا یعرفنی احد الاقلیل  
 من اهل القرية۔ اولفر من القرى القرية۔  
 فکنت ان قدمت من سفر فاسلنی احد  
 من این اقبلت۔ وان نزلت بمکان  
 فمائل سائل باقی مکان حلت۔  
 و کنت احب هذا الخول وهذا  
 الحال۔ واجتنب الشهرة والعزاة

باغوں کے پھولوں کی طرح ہمارے وجود میں پھول  
 ٹپکن ایک امن کی خوشی اور دوسری دینی آزادی کی  
 خوشی۔ اور مجھے اپنے معظم و کرم بزرگوں کی بیاستگی  
 کچھ حصہ نہیں ملا۔ اور میں اپنے باپ کی موت کے  
 بعد محمدیوں کی طرح ہو گیا۔ اور میرے پر ایک  
 ایسا زمانہ گذرا ہے کہ بجز چند گاؤں کے لوگوں  
 کے اور کوئی مجھ کو نہیں جانتا تھا یا کچھ  
 اور گرد کے دیہات کے لوگ تھے کہ روشن  
 تھے اور میری یہ حالت تھی کہ اگر میں کبھی سفر  
 سے اپنے گاؤں میں آتا تو کوئی مجھے نہ پوچھتا کہ  
 تو کہاں سے آیا ہے۔ اور اگر میں کسی مکان میں  
 اترا تو کوئی سوال نہ کرتا کہ تو کہاں آرا ہے۔  
 اور میں اس گمنامی اور اس حال کو بہت اچھا  
 جانتا تھا۔ اور شہرت اور عزت اور اقبال سے

آب رنتہ در جوئے باز آمد دود تا شادی و خوری چون شگفتن غنچہ با از نہاد ما سر بزد یکے خوری امن جان  
 دیگے آزادی دین و ایمان۔ من از امارت بزرگان خود بہرہ نیافتم۔ و بعد از مرگ پدر محل محمدان  
 گدیم۔ و در روزگار سے بر سر من گزشتہ کہ غیر از تے چند از الہی وہ یا متعدد از فواج مرا نہ  
 می شناخت۔ و ہر گاہ چنانچہ از سفر باز آمدن اتفاق سے افتاد کے از اہل وہ نمی پرسید از کجا  
 می آئی۔ و اگر جائے فرود می کشیدم کے لب نمی کشود کجا فرود آمدی۔ اما من این گنای دس ہیری  
 را از جان و دست داشتم نہاد من بہ طور سے افتادہ بود کہ پوشیدگی و بریدن از مردم را

والاقبال۔ دکانت جبلتی خلقت علی  
 حب الاستار۔ وکنت مَزُوداً  
 عن الرزوار۔ حتی یئس ابی  
 منی وحبسینی کالمطارق الممتار۔  
 وقال رجل ضوی بالمخلوۃ  
 ولیس مخالف الناس سحاب  
 الدار - نکان یلومنی  
 علیہ کمؤذّب مخضب موهف  
 الشفاس۔ دکان یوصینی  
 لدنیای سراً او جهرًا و فی اللیل  
 والنهار۔ وکان یجذبنی الی رزخارفها  
 وقلبی یجذب الی الله القهار۔ وکذالك  
 تلقانی اخی وکان یضاهی الی فی هذه  
 الاطوار۔ فتوفاهما اذله

پر نیر کرتا تھا۔ اور میری طبیعت کچھ ایسی واقع تھی  
 کہ میں پوشیدہ رہنے کو بہت چاہتا تھا۔ اور میں اپنے  
 دلوں سے تنگ آجاتا تھا اور کوفتہ خاطر ہوتا تھا یہاں  
 کہ میرا باپ مجھ سے نوید ہو گیا اور سمجھا کہ یہ ہم میں ایک  
 شب باشی اہلن کی طرح ہے۔ جو ہر رات کھانے کا شریک  
 ہوتا ہے اور نمان کیا کہ یہ شخص خلوت کا علوی اور لوگوں  
 سے وسیع گھر کے ساتھ میل جول رکھنے والا نہیں۔ سو وہ ہمیشہ  
 مجھے اس عادت پر غضب سے اور تیز کاروں کے  
 ملاوت کرتا اور مجھے دن رات اور ظاہر اور دہرہ  
 دنیا کی ترقی کے لئے نصیحت کیا کرتا تھا۔ اور  
 دنیا کی آرائشوں کی طرف رغبت دیتا تھا۔ اور  
 میرا دل خدا کی طرف کھینچا جا رہا تھا۔ اور البیہمی  
 میرا بھائی مجھے پیش آیا۔ اور وہ ان باتوں میں  
 میرے باپ سے شاہد تھا پس خدا نے ان دونوں کو

از بس خواہان بلام۔ داز بیتدہ با نیلے لالت می کشیدم تا آنکہ پدرم از من نوید شد۔ دما از  
 طفیلیان مفت خور می پنداشت۔ و دید کہ این کس خو گرفته تہائی است و با مرم خانہ آمیز گاری ندارد  
 ناچار بر این دتیرہ مراہوں آموزگار ششم تا کہ شویش میفرمود و کار و زبان را بر من تیزے کرد۔ و روز  
 و شب دہنہاں و آشکار برائے حصول دنیا پند افندہ می داد۔ و بسوے آرائش دہمیرائش دنیا مرا  
 بزورے کشید۔ ولے دل من بر کشش تمام میل بسوے خدا نے یگانہ سے آورد۔ و ہمیں برادر بزرگ ہا میں  
 رقار می نمود دلورہاں شیوہ ہا بر پئے پور قدم سے نو۔ آخر خدا ہر دو را در جوار رحمت خود جٹے بلاد

ولسریتوک کالمیخار۔ وقال  
 کذاک لئلا یبقی منازع فیک  
 ولا یضربک الحاح الاغیار۔  
 ثم اقلدنی الی بیت العزۃ  
 والاختیار۔ وما کان لی علم  
 بانہ یجعلنی المسیح الموعود۔  
 ویتم فی نفسی العهود۔ و  
 کنت احب ان اترك فی زاویة  
 الخمول۔ وکانت لذتی کلها فی  
 الاحتفاء والاقول۔ لا ابغی شهرة  
 الدنیا والدین۔ ولم ازل انقص  
 عنسی الی مکاتمة کالفانین۔  
 فغلب علی امر الله العلام۔  
 ورافع مکانقی۔ و امرنی ان

وفات دی اور زیادہ دیر تک زندہ نہ رکھا اور  
 اُس نے مجھے کہا کہ ایسا ہی کرنا چاہیے تھا۔ تاہم میں  
 خصوصیت کرنے کے لئے باقی نہ رہیں اور انکا الحاح تجھ کو حرام  
 نہ کرے۔ پھر میرے رہنے مجھے عزت اور بزرگی دینی  
 کے گھر کی طرف کھینچا اور مجھے اس بات کا علم  
 نہ تھا کہ وہ مجھے مسیح موعود بنا دے گا اور  
 اپنے عہد مجھ میں پورے کرے گا۔ اور میں اس  
 بات کو دوست رکھتا تھا کہ گناہی کے گوشہ  
 میں چھوٹا جاؤں۔ اور میری تمام لذت پوشیدہ  
 اور تم رہنے میں تھی۔ میں دنیا اور دین کی  
 شہرت کو نہیں چاہتا تھا۔ اور میں ہمیشہ اپنی  
 کوشش کی ادنیٰ اسی طرف لپٹا گیا کہ میں غیبی کی طرح پوشیدہ  
 رہوں۔ پس خدا کے حکم نے میرے پر غلبہ کیا اور  
 میرے مرتبہ کو بلند کیا۔ اور مجھے دعوت مخلوق

و تا دیر باز زندہ شان گذاشت۔ و فرمود بچنین می باید تا با تو نزاع کنندہ نماید۔ و خصوصیت شان  
 ترا آزار سے نہ رساند۔ باز خدا مرا بسوئے فائدہ عزت و بزرگی بکشید و من ہرگز گمان نہ داشتم کہ  
 مرا مسیح موعود بگرداند۔ و بعد خود را در نفس من بر انجام برساند۔ و من گنج گناہی و تہنائی را  
 بسید و دوست میداشتم۔ و دوزخ تہنائی و پہنائی لذتے می یافتم۔ شہرت دین و دنیا را  
 ہرگز نخواستہ امی نسیکر دم۔ و ہرچہ می توانستم خود را چون فانیان پوشیدہ از مردم می داشتم۔  
 پس امر خدا بر من غالب آمد و مرتبہ مرا بلند کرد۔ و فرمود تا برائے دعوت خلق بر خیزم و

کے لئے حکم کیا۔ اور جو چاہا کیا۔ اور  
وہ احکم الحاکمین ہے۔

۵

ہمارا ایک دوست ہے، اور ہم اس کی محبت سے پرمیں۔  
اور رتبہ اور منازل سے ہمیں بے رغبتی اور نفرت ہے۔  
میں دیکھتا ہوں کہ دنیا اور اس کے طالبوں کی زمین ٹھنڈی  
ہو گئی ہے یعنی جلدی تباہ ہو جائیگی اور ہماری محبت کی زمین بھی  
ٹھنڈی نہیں ہوگی۔ ٹھنڈی ہوگی۔ مگر ہم اس منہ کی طرف  
جھک گئے ہیں جو خوشی پہنچانے والا اور طرب انگیز ہے۔  
ہم اپنے پیار کے دامن سے آذخیتہ ہیں ایسے کہ جو ماں اور  
شفاقت نہیں ہو سکتا وہ بھی ہمارے لئے نمودار ہو گیا  
دشمن ہمارا یا بالوں کے تھنڑے ہو گئے۔ اور ان کی  
عورتیں کتیلوں سے بڑھ گئی ہیں۔

اقوم لدعوة الانام - وفعل ماشاء و  
هو احکم الحاکمین - والله يعلم ما فی قلبی  
ولا يعلم احد من العالمین ۵  
حببت لنا فحببته نعتجتب  
وعن المنازل والمراتب نرهق  
انی ارضی الدنيا وبلدة اهلها  
جدبت وارض ددا وانا لا تجذب  
یتما یلون علی النعیم وانا  
ملنا الی وجهه یسر ویطرب  
انا تعلقنا بنوم حبیبنا  
حتی استنار لنا الذی لا ینخشب  
ان العدا صاروا خنازیر الغلا  
ونساء هم من دونهن الاکلب

آنچہ را خواست کرد کہ ادا حکم الحاکمین است و خدا می داند آنچہ در دل من است و غیر او از من آگاہ نہ -

### اشعار

ما را محبوب است کہ از حب او پرمی باشیم۔ د از مراتب و مناصب بکلی فراغ داریم۔  
میں منعم دنیا و زمین طالبانش را قحط بر آں حیرہ شدہ و لے زمین دوستی ما ہمارا سرسبز خواہد بود۔  
مردم بر نعمتہاں دنیا سر فرود آورده اند و لیکن ما میل سوئے روئے آورده ایم کہ شادی و خورمی بخشند۔  
ما دست بر امان دست خود زده ایم از ہمیں سبب است کہ آنچہ ما یونوشن شوار بود بہت ما دشمن گردیدہ است۔  
دشمن ما تھنڑے یا بان شدہ اند و زنان آہنا سگ ماوہ ہا را در پس انداختہ اند۔

سَبَّوْا مَا اَدْرٰی لَآئِیْ جَرِیْمَۃ

سَبَّوْا اِنْعَمَیْ الْحَبِیْبَ لَوْ تَجَنَّبُ

قَسَمْتُ اَلْحٰی لَنْ اَفَارِقَهُ وَلَوْ

مَرَرْتُ اَسُوْدَ جَنَّتِیْ اِذَا ذُوْب

ذَهَبْتُ رِیَاسًا اَلْاِنَاسَ بِمَوْتِهِمْ

وَلِنَا رِیَاسَتٌ خَلَّةٌ لَا تَذْهَبُ

وَكَذٰلِكَ كُنْتُ تَدَانِقَطَعْتُ

مِنَ النَّاسِ - وَعَلَفْتُ عَلٰی اَللّٰهِ

فَارَغًا مِّنَ الصَّلْحِ وَالْعَمَاسِ - وَ

كُنْتُ اَعْلَمُ وَاِنَا حَدَّثْتُ اِنَ اَللّٰهُ

مَا خَلَقَنِیْ اِلَّا لِمَا عَظِیْمٍ - وَكَانَتْ

تَرْجِیْحِیْ تَبِیْحِیْ الْاِذْتِقَارُ وَتَقَرَّبُ رَبِّیْ كَرِیْمٍ -

وَكَانَ تَبْرِیْ جَوْهَرِیْ یَسْبِقُ فِی

عَرَقِ الشَّیْءِ - مِّنْ شِیْءٍ اِنْ یَسْتَنَارُ

اور انہوں نے گالیاں دیں اور میں نہیں جانتا کیوں دیں

کیا ہم اس دست کی مخالفت کریں یا اس سے کنارہ کریں۔

میں نے قسم کھائی ہے کہ میں اس کی تلخہ نہیں ہونگا اگرچہ

شیر یا بھیڑ یا بچے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں۔

لوگوں کی ریاستیں ان کے مرنے کے ساتھ جاتی ہیں اور

ہمارے لئے دوستی کی وہ ریاست ہے جو قابلِ زوال نہیں۔

اور اسی طرح میں لوگوں سے منقطع ہو چکا

تھا۔ اور ذیوی صلح اور جنگ سے خارج ہو کر

خدا تعالیٰ کی طرف جھکا گیا تھا۔ اور میں ابھی

نوجوان تھا کہ اس بات کو جانتا تھا کہ خدا تعالیٰ نے

مجھے ایک امر عظیم کے لئے پیدا کیا ہے۔ اللہ میری

طبیعت ترقی اور قرب رب العالمین کو چاہتی تھی

اور میری طبیعت کا سونا خاک کی جڑ میں چمک

رہا تھا بغیر اس کے کہ وہ کھود کر نکالا جائے

دشنام دادند میرا نام کہ جرم من چسیت آیا خلاف آن دوست کنیم یا ازو سے رد بگردانیم۔

سو گند خوردہ ام کہ ہرگز ازو سے جدا نخواہم شد اگرچہ شیر و گرگ مرا پارہ پارہ بکنند۔

ریاست مردم بجز از مرگ فنا می پذیرد لے ریاست دوستی ما را ابدًا نوال نیست۔

پچھنیں از مردم بریدہ و از آشتی و استیز کننا رجستہ ہمگی رو بخدا آردہ بودم۔ دہنوز جوان بودم

کہ مے ہمیدم خدا مرا برائے کارے بزرگ خلق فرمودہ است۔ نہاد من نزدیک پروردگار جہان دہ ترقی را

آورد داشت۔ دزد جوہر من در تہ خاک مے نشید بغیر آنکہ کندیدہ و بردن دادہ شود۔ و

بالنبش و یبیدی - و کان ابی  
متلاحق الافکار فی امری - و  
دائم الفکر من سیرة هونی  
و عدم شمہری - و کان یسعی  
لنوفی علی ذرۃ شامق الاقبال -  
و نصل الدولة کآباءنا الامراء و  
والاجیال - فالحاصل ان قصد ابی  
کان ان نصل فی الدنیا الی مراتب  
عظمی - و کان اللہ اراد لی مرتبة  
انصری - فما ظہر الاما اراد لی الاعلی -  
فوهب لی نوراً فی لیلۃ داجیة الظلم  
فاحتمتہ اللہم - و اضاء قلبی  
لاضواء القوم و الامم - و من  
علی و جعلنی المسیح الموعود -

اور ظاہر کیا جائے - اور میرا باپ میرے معاملہ  
میں ہمیشہ غمگین رہتا تھا - اور میری آہستگی کی  
فصلت اور دنیا کے کاموں میں شورش اور چالاک  
نہ ہونا اس کو فکر اور غم میں رکھتا - اور وہ اس  
کوشش میں تھا کہ تاہم اقبال کے پہاڑ کی چوٹی پر  
پڑھ جائیں - اور اپنے بزرگوں کی طرح دولت اور  
امیری کو پائیں - حاصل کلام یہ کہ میرے باپ کا  
ارادہ تھا کہ ہم دنیا کے اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب پر  
پہنچ جائیں - لیکن خدا نے میرے لئے ایک اور  
ترتیب کا ارادہ کر رکھا تھا پس جو خدا نے چاہا وہی ہوا -  
اور اس نے مجھے سخت سیاہ رات میں جس کے سیاہ اور بے  
بال تھے نور عطا فرمایا اور میرے دل کو امتوں اور  
قوموں کے روشن کرنے کیلئے روشن کیا - اور میرے پر  
احسان کیا - اور مجھے مسیح موعود بنا یا -

پد من ہمارہ از بات من اندر گین می بود و نوار داشتن من دنیا را دست خود من در کار آن  
دائماً اورا در اندیشہ داشت - و کوشش آن میکرد کہ ما بر قله کوہ اقبال دجاہ بالا ندیم -  
و بروش بزرگان دیدن خویش دولت و کنت را در دست آریم - خلاصہ پدم اندیس  
میخواست کہ دیدن دنیا بر مرتبہ ہائے بزرگ برسیم - ولکن خدا برائے من مرتبہ دیگر ارادہ کردہ بود  
بالآخر ہمان شد کہ پروردگار من خواستہ بود - پس او مرا در شب تاریا کہ روکش زغال دوزخ بود  
شدہ بنشید - مرا ندی در دست داد کہ قوم ہارا روشن سازم و از کمال نبت جربت عدہ قدیم مسیح موعود گردانید

<p>جیسا کہ قدیم سے اس کا وعدہ تھا۔ اور پھر طرح طرح کی مددوں کے ساتھ میری تائید کی اور اپنے نشان دکھلائے اور میرے لئے آسمان پر کسوت و خسوف ظاہر کیا۔ تاکہ دعوے کی راہ چلے اور کہانیوں کی راہوں کی طرح نہ ہو۔ اور جب میں نے اپنے سیح موعود ہونے کی لوگوں کو خبر کی تو یہ بات اس ملک کے لوگوں پر شاق گذری اور مجھے انہوں نے کافر ٹھہرا اور میری تکذیب کی۔ اور قریب تھا کہ وہ مجھے قتل کرتے اگر حکام کا خوف نہ ہوتا۔ اور وہ یہ حجت پیش کرتے تھے کہ مسیح آسمان سے اترے گا۔ جیسا کہ کتابوں میں لکھا ہے۔ اور اس پر اکابر فضلاء کا اتفاق ہے۔ اور وہ اسی پر اصرار کرتے تھے۔ اور ہم نے ان کو سنایا مگر انہوں نے نہ سنا اور ہم نے سمجھایا مگر انہوں نے نہ سمجھا۔</p>	<p>كما قدم في هذا الامر اليهود۔ ثم ايدني بتايدات۔ و اظهر صدقى بايات۔ و جعل من شهداء امرى كسوف الشمس و القمر۔ ليمبرق محجة الدعوى ولا يكون كواجيف الصم۔ ولما اخبرت عما امرت صعب ذالك على العلماء۔ وكفروا وكذبوا وكادوا يقتلونى لولا خوف الحكام و مخافة سوء الجزاء۔ وكانوا يجمعون باق المسير ينزل من السماء كما جاء في الكتب و اتفق عليه الاكابر من الفضلاء۔ و كانوا عليه مصرون۔ و اسمحناهم فامسوا۔ و فهمناهم فما فهموا۔</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

باز جو لوگوں تائید ہا دست مرا گرفت و نشا نہا از برائے راستی من پیدا کرد۔ و آفتاب و ماہتاب را برائے من بالائے آسمان لباس سیاہ مہر کرد۔ تا طریق دعویٰ من آشکار و روشن گردد۔ و آن دعویٰ مجھ کو افسانہ وارے بنا شد۔ و ہر گاہ ماموریت خود را بر مردم عرض وادم بر دیوان این دیار خیلے گران کردہ کفر و تکذیب میں حجت بستند و نزدیک بود بر من میر بستند اگر ہر اس حاکمان وقت و ہم پاداش نمود۔ و ما یہ حجت انہا خیراں کہ مسیح باید کہ از آسمان فرود آید بموجب آنچه در کتب مذکور در میان فضلاء مشہور است۔ و بر این عقیدہ اصرار دزدیدند۔ ہرچ ممکن بود شنوائیدیم و لے نشنیدند و ہمنا دیدیم و لے نہ ہمیدند۔



فاردنا ان نبلغ هذه الدعوة  
الى اقوام آخرين - ونجعلهم  
شهداء على قوم اولين - ونتم  
الحجة مرة ثانية على المنكرين  
والله هو المستعان وهو نعم  
الموفق ونعم المعين -

پس ہم نے ارادہ کیا کہ اس دعوت کو  
دوسری قوموں تک پہنچادیں - اور ان کو  
پہلوں پر گواہ بنا دیں - اور منکرین پر  
دوبارہ حجت قائم کر دیں - اور خدا  
سے ہم مدد چاہتے ہیں - اور وہی بہتر  
آقا اور وہی بہتر مددگار ہے -

لہذا خواستیم این مائدہ الہی را در پیش قوم دیگر بگستریم و آن پسنیان را پریشانیان  
گواہ بسازیم و یک بار دیگر بر منکران اتمام حجت بکنیم و در ہر کاریاری از خدا بخواہیم کہ  
او یار خوبے و یادری شکر نے امت -

# يَا اَرْضُ اسْمَعِي مَا اَقُولُ وَيَا سَمَاءُ اشْهَدِي

هَذَا مَكْتُوبٌ اِلَى خَوَاصِّ النَّاسِ  
وَتَحِبُّ الْاَقْوَامَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ  
الَّذِي تُصَلِّ لَهُ اسْمُهُ الْمَلَامُ - وَارْجُوا  
أَنْ لَا يَعْجَلَ بَدَنُ - وَلَا يَنْبِذَ  
عُودِي قَبْلَ عَجْمٍ - بَلْ يُسْمِعِ  
قَوْلِي بِالْوَقَارِ وَالسُّؤْدَةِ - ثُمَّ  
يُتَّبِعِ مَا يَلْقَى اللَّهُ فِي الْاِفْتِدَاءِ -  
وَادْعُو اللَّهَ اِنْ يَلْهَمُ الْقُلُوبَ مَا  
هُوَ اَصُوبٌ وَاذِلِّي - وَهُوَ لَعَمْرُ الْهَادِي  
وَنَعْمُ الْمَوْتِي -

# اَنْزَلْنِي سُنَّ جَوْمِيں کہتا ہوں

اور لے آسمان گواہ رہ

یہ ایک خط ہے جو خواص لوگوں اور قوموں کے  
بزرگ زیدوں کی طرف لکھا گیا ہے۔ اور یہ خدا کے بند  
احمد کی طرف ہے جس کیلئے علامت کی تیروں پر پیکان  
رکھے گئے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ بڑا کہنے کیلئے جلد ہی  
نئی جاگہ لوری لکھی آئے گا۔ سے پہلے پھینک نہ دی جا  
بلکہ میری بات کو ہمتی سے سنا جا پھر اس بات کی  
پیروی کی جا کہ جو خدا تعالیٰ دلوں میں ڈالے۔ اور میں  
دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ وہ امر دلوں میں ڈالے  
جو نہایت سیدھا اور بہتر ہے۔ اور سچا اچھا ہادی  
اور اچھا آقا ہے۔

# زَمِينُ بَشَرًا نَجْمِي كُوَيْمِ وَاسْمَانُ كُوَاهِ بَاشِ

اِسْ اِنَّمَا اِسْتِ كِهْ مَسُوْمٌ مَوْدُومٌ حَمِيْدٌ دِكَلَانِ طَهْبَا نُوْشْتَهْ شَدَهْ اَنْ قَبْلَ بَدُوْهْ خَدَا اَحْمَدُ اَنْكُ  
اَنْزَلْنِي اَوْ بَرْتَرَا پِيكَانِ نَجْمِيْشِ دَرِ پِيُوْسْتَهْ اَنْدُ - اَمِيْدُ وَاَرْمُ كِهْ دَرِ نَكُوْهِيْدِيْنِ شَتَابِ كَاْدِيْ رَدَا نَا شَتَهْ  
دِيْمِيْشِ اَنْزُوْدِيْنِ سَرِيْگِيْ دَنَا مَرِيْگِيْ نَقْدُ مَرَا اَنْدُ صَدْتِ اَنْدَا خَتَهْ نَشُوْدُ - بَلْ كِهْ مَسَا بِ اِسْتِ كِهْ شَا مَرَا بَا هَسْتِيْ  
وَاَرْا مِيْ گُوْشِ كِهْ وَهْ بَا زِيْ رُوِيْ اَنْجَرِ خَدَا دَرِ دِلِ بَرِيْزُوْدُ مَوْدُوْهْ شَدُ - اَنْزُوْدُ سِيْخُوْا هِمُ دِهَا رَا رَهْمُوْنِيْ بَغْرَا يَدِ  
بَا نَجْمِ رَا صَدْتِ دِهْ بَرْتَرَا صَدْتِ -

۱۱۱ اِنَّا شَهِيرٌ بِاسْمِ مِيْرَزَا غَلَامِ اَحْمَدِ بْنِ مِيْرَزَا غَلَامِ مَرْتَضِيْ الْقَادِيَانِيْ وَالْقَادِيَانِيَّةِ قَرِيْبَةَ مَشْهُوْرَةَ مِنْ مَلِكِ الْهِنْدِ  
مِنْ فَخْرِيَّابِ قَرِيْبِ مِنْ لَاهُوْرٍ فِيْ ضَلْعِ كُوْرْدِسْتَانِ وَهَذِهِ عَلَاْمَةُ نَجْمِيْ لَنْ اِرَادَانَ يَكْتُبُ اِلَيْكَ مَكْتُوْبًا - مَسْمُومٌ

ایسھا الاخوان! انی المھمت  
 من حفوة العرّة - واعطيتُ علماً  
 من علوم الولاية - ثم بحثتُ  
 علی راس المائة - لاجدد دین  
 هذه الامة - ولا قضي حکم فیما  
 اختلفت فیہ من العقائد المتفرقة -  
 ولا کسر الصليب بايات السماء - و  
 ابدل الارض بقوة حفوة الكبرى -  
 و الله سمانی المسیح الموعود و  
 المهدی الموعود بالهام صریح -  
 ودھی بتین صحیح - وما کنت من المخادعین  
 و ما کنت ان اخوة بزور - و ادنی  
 بغرور - و تعلمون عواقب الکاذبین  
 بل هو کلام من رب العالمین -

اے بھائیو! میں اللہ جل شانہ سے الہام  
 دیا گیا ہوں اور علوم ولایت میں سے مجھے  
 علم عطا ہوا ہے - پھر تین صدی کے سر پر  
 مبعوث کیا گیا تا اس امت کے دین کی  
 تجدید کر دوں اور ایک حکم بن کر ان کے  
 اختلافات کو درمیان سے اٹھاؤں - اور  
 صلیب کو آسمانی نشانوں کے ساتھ توڑوں  
 اور قوت الہی سے زمین میں تبدیلی پیدا کر دوں -  
 اور اللہ تعالیٰ نے الہام صریح اور وحی صحیح  
 سے مجھے مسیح موعود اور مہدی موعود کے  
 نام سے پکارا اور میں فریبوں میں سے نہیں اور  
 نہ میں ایسا ہوں کہ میری زبان پر جھوٹ جاری ہوتا  
 اور میں لوگوں کو ہدی میں ڈالتا اور جھوٹوں کے انجام کو آپ  
 لوگ جانتے ہیں بلکہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہے

برادران من! از حضرت عزت لهم استم - و مرا از علوم ولایت بہرہ دانی بخشیدہ  
 بر سر صد برانجختہ اند کہ دین ایں ملت را تجدید کنم و بطور حکم نصفت کیش بہرہ اختلافات را از میانہ  
 بردارم - و با نشانہائے آسمانی صلیب را بشکنم - و بہ قوت الہیہ زمین را برگردانم - و خدا مرا بنام مسیح موعود  
 یاد فرمودست بالہام صریح و وحی صحیح - و من از فریب دہندگان بنودہ ام - و ہرگز دروغ  
 بر زبان من نرفتمہ - و چنان نیم کہ مردم را براہ کج رہنمونی بکنم - و شما انجام دروغ زمان  
 را نیکومی دانید - بل ایں الہام از طرف پروردگار جہان است - و یح ایں ہم

و مع ذلک کنت حرجت علی نفسی  
 ان لا اتبع الهاما - او کڈر من اللہ  
 اعلاما - ویوافق القرآن والحديث  
 صراما - ویطبق انطباقاً تاما -  
 ثم کان شوط منی لهذا الایجاز -  
 ان لا اقبله من غیر ان نظر الی الایجاز  
 و من غیر ان اشاهد بدائع الایجاز -  
 فوالله رأیت فی العاصی جمیع هذه  
 الاشرط - و وجدته حدیقة الحق  
 لا کالحماط - ثم کان هذا بعد  
 ما استطارت صدوع کبدی -  
 من العنین الی ربی و حمدی -  
 و متمیمة العشاق - و احرقت بانواع  
 الاحراق - و صدمت بالاهوال -

اور باوجود اس کے میں نے اپنے نفس پر یہ تکلی  
 کر رکھی تھی کہ میں کسی الہام کی پیروی نہ کروں  
 مگر بعد اس کے کہ بار بار خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کا اعلام ہو  
 اور قرآن اور حدیث تکلی موافق ہو اور پیروی پوری مطابقت  
 ہو۔ پھر اس کا ردائی کیلئے ایک یہ شرط بھی میری طرف سے  
 تھی کہ میں الہام کے بار میں اس کے کاندوں تک نظر  
 ٹھالوں اور بغیر مشاہدہ خوارق کے قبول نہ کروں۔  
 پس بخدا کہ میں نے اپنے الہام میں ان تمام شرطوں کو  
 پایا اور میں نے اس کو سچائی کا پارغ دیکھا۔  
 نہ اس خشک گھاں کی طرح جس میں ساپ ہو۔ پھر  
 یہ الہام اس وقت مجھے ملا جبکہ میرے جگر کے ٹکڑے خدا تعالیٰ  
 کے شوق میں اڑے اور عشاق الہی کی موت میرے  
 پر اُئی۔ اور کئی قسم کے جلانے سے میں جلایا  
 گیا۔ اور کئی قسم کے خوفوں سے میں کوٹا گیا۔

نفس خود را تنگ گرفته و پابند آن بودم کہ در پی ہر الہامے نرم تا آنکہ مکرراً از جانب خدا عز و مجدہ آگاہی  
 دادہ شوم و باوجود آن باقرآن و حدیث موافقت کلی و مطابقت تامہ داشته باشد - و  
 بجلادہ بر خود لازم کردہ بودم کہ نگاہی دقیقہ در ہمہ اطراف الہام مجبوزم و زہار آرا قبول نمم تا آنکہ  
 خوارق عجیبہ و اعجاز کامل ہمراہ آن نیایم - اکنون سو گند بخدائے بزرگ یاد سے کہم سے گویم کہ این شرائط را بتما ہما  
 در الہام خود موجود می بینم - و آرا باشی ہر سیر و آواستہ می بینم نہ چہل آن گیا ہے کہ ما در نذر آن  
 یہاں باشد - و قطع نظر ازین ہمہ این الہام و تے نصیب من شد کہ از شوقی الہی مگر من پادہ پارہ شد  
 و موت عشاق بر من وارد آمد و از گوناگون آتشہا بسوزم - و از اقسام خوفہا کوفتہ گردیدم - و

و مُسَرَّم قَلْبِي مِنَ الْاَهْلِ وَالْجِيَالِ  
 حَتَّى تَمَّ فَعَلَ اللهُ وَ شَرَح  
 مَدْرِي - وَاوَدَعَ اَنْوَارَ بَدْرِي -  
 فَفَزَتْ مِنْهُ بِسَهْمَيْنِ - نَوْمِ  
 الْاِلْهَامِ وَ نَوْمِ الْعَيْنَيْنِ - وَ هَذَا  
 فَضْلُ اللهِ لَا رَادَ لِفَضْلِهِ - وَ اِنَّهُ  
 ذُو فَضْلٍ مُسْتَبِينِ -

وَقَدْ ذَكَرْتُ اَنْ الْهَامَاتِي  
 مَمْلُوءَةٌ مِنَ اَنْبَاءِ الْغَيْبِ - وَ التَّيْبِ  
 الْجَمْتِ قَدْ تَخَصَّ بِذَاتِ اللهِ مِنْ غَيْرِ الشَّكِّ  
 وَ الْمَرِيبِ - وَ لَا يُمْكِنُ اَنْ يُلْهَمَ اللهُ عَلِيَّ  
 غَيْبَهُ - جَلَّ فَاسِدَ الرُّوْيَةِ وَ خَاطَبَ  
 الدُّنْيَا الدُّنْيَةَ - اِيْحَبَّ اللهُ اَمْرًا  
 بِسَطِّ مَكِيدَةٍ شَبَاكَ الرَّدَا - وَ

اور اہل و عیال سے میرا دل کا ٹانگیا۔ یہاں تک  
 کہ خدا تعالیٰ کا فعل پورا ہو گیا اور میرا راستہ  
 کھولا گیا اور میرے چاند کا نور مجھ میں بھرا گیا۔  
 پس اس سے مجھے دو حصے ملے۔ الہام کا  
 نور اور عقل کا نور۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا  
 فضل ہے اور کوئی اس کے فضل کو  
 رد نہیں کر سکتا۔

پھر میرے الہام غیب کی پیشگوئیوں  
 سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور غیب اللہ  
 جل شانہ کی ذات سے خاص ہے۔ اور  
 ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے غیب پر اس شخص کو  
 پورا غلبہ بخشے جو نامداخیال اور دنیا کا چاہنے  
 والا ہے۔ کیا خدا ایسے آدمی کو دو حصے پر کھلا سکتا ہے  
 جسے پاکت کی دام محض فریب کی راہ سے بچھائی

از ہمہ عیال و اموال بیکبار ببریم تا آنکہ فعل خدا از قوه بفضل آمد۔ و سینہ مرا کشید  
 و جہ مرا نور کامل داد کردند۔ پس دو بہرہ ازاں بدست آوردم نور الہام و نور عقل۔  
 و این ہمہ از فضل خداست و کس را یاد آید آن نہ کہ فضل دیرا منح بکنند۔

و الہامات من ہمہ پُر از اخبار غیب ہے باشد۔ و غیب بحت البتہ خاصہ خدا  
 است و نمی شود خدا بر غیب غلبہ تمامہ شخصے را کہ دارندہ خیالات بد و خواہندہ دنیا  
 باشد۔ آیا ممکن است خدا شخصے را دوست گیرد کہ دام ہلاک مردم از ماہ کردند گسترده

اصل الناس ما هدى - واضر  
 الملة كالعدا - و ما جلی مطلعها  
 بنور صدقه و ما راح بهمها  
 دما غدا - بل زاد بکذبه  
 صداء الاذهان - و نشر  
 بمفتویاته هباء الافتنان.  
 کلاب انه یغزی المفترین -  
 ویقطع دابر الدجالین - و  
 یلحقهم بالملعونین السابقین -  
 ثم اعلوا فی قد کنت الهمت  
 من امد طویل - و علمت باملت من  
 رب جلیل - و کفوا استوت عن الخلق حینا -  
 لا یخونون لی عرینا - و ما انقوت منهم نجینا  
 و خیرنا فلما موت الالطهار - و تلبثت سلسلة

اور لوگوں کو گمراہ کیا اور ہدایت نہ کی اور دین اسلام  
 کو دشمنوں کی طرح ضرر پہنچایا اور نور صدقگی اس کے  
 مطلع کو روشن نہ کیا اور اس کی غنوار ہی میں نہ کبھی  
 صبح کی اور نہ شام - اور اس کی اصلاح کیلئے کچھ لگا دیا  
 نہ کی - بلکہ ایسے جھوٹے ساتھ ذہنوں کا زنگ بڑھایا اور  
 اپنے فتراہ کی باتوں کو تلامذت میں فتنہ کی گرد و غبار پیدا کر دی  
 نہیں ایسا ہرگز نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ مغزیوں کو پروا  
 کرتا اور ان کی ٹر کاٹ کر انکے ساتھ انکو ملا دیتا ہے  
 جو ان سے پہلے لعنت کئے گئے ہیں -

اور پھر یہ بات یاد رکھو کہ ایک حدیث کے  
 مجھے الہام ہو رہا تھا جس کو میں نے لوگوں سے  
 ایک عرصہ تک چھپایا اور اپنے تئیں ظاہر  
 نہ کیا - پھر میں ظاہر کرنے کے لئے مامور ہوا  
 تب میں نے حکم کی تعمیل کی - اور تمہیں

در مردم را در خاک گرمی نرنگوں انداختہ و چون دشمنان دہ پئے آزار اسلام بر آدہ - و از صدق مطلع اش را روشن  
 نساختہ بدار و دشمنگان ہرگز از بہر ہی بود آل کوششے نگدہ و از پئے اصلاح مردم اندکے نگ و دم  
 روانداشتہ - بل مزیدے بر آن از دوزخ و جہنم خویش زنگ بر ذہنہا افزودہ - و از انفرای خود در میانہ امت  
 گرد و غبار فتنہ بر آئیختہ - فی نی بلکہ خدا مغتری را رسوا کند و یخ و جالین را بر کندہ انہا را  
 با طعونان پیشین پیوند می بخشد -

پوشیدہ نماند کہ دیر باز امت ای الہام میں شد - و لے از مردم پوشیدہ دستم - بل جہوں مامور ہوا ہوا

الاعتذار - فلبیت الصائت کاطعین - وقد بلغکم الامادیث من المحدثین - وسمعت من المسیة الموعود والمهدی الموعود یخرج عند غلبه الصلیب - ویلانی ما صلف من الاضلال والتخریب - یدعی قومًا مهتدین - والذین منعتم الحجیة والنفس الابیة من القبول - فیصیدون بحربة الاحمام کالمقتول - واما نزوله الی الاعداء - فاشیر فیہ الی الله سرجل من القراع - لایکون له دودع و اسلحة - ولا عساکر و مملکة - ولا تهبی له ملحمة - بل تکون له سلطنة فی السماء - وحریة من الدعاء - فقد رأیتم باعینکم ان دین الصلیب قد علا -

میشیں پہنچ چکی ہیں - اور تم سن چکے ہو کہ مسیح موعود اور مہدی موعود صلیب کے غلبہ کے وقت ظاہر ہو گا اور صلیبی فرامیوں کو مگر امیوں کی طافی کرے گا - اور متحد لوگوں کو ہریت دیگا - اور جن کو ان کی نفسانی تنگ اور سرکش قبول کرنے سے روکے گی - وہ تمام محنت کے حربہ سے مقبول کی طرح ہو جائیں گے اور مسیح میں نزول کا لفظ اسلئے استعمال کیا گیا تاکہ اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ مسیح زہر اور ہتھیاروں کے ساتھ ظاہر نہیں ہو گا اور کوئی لڑائی اس کو پیش نہیں آئیگی بلکہ اس کی بادشاہت آسمان میں ہوگی - اور اس کا حربہ اس کی دعا ہوگی - سو آپ لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ دین صلیبی اونچا ہو گیا

دچارہ از قبول آواز حق نہاشتم لذا بر خلق عرضہ دادم در شما آشکار است چنانچہ دعائے آثار و اخبار است کہ مسیح موعود در وقت غلبہ صلیب بروز کند و جبر کسر فتنہ با و بجراہی ہائے صلیب کار او باشد - و دلہائے مستعد را ہریت بخشد و انہائے کہ تنگ دعا و نشان از قبول دعوتش باز دادہ اللہ باجرہ تمام کشتہ داسے شوند - لفظ نزول برائے او اشارت بلان است کہ از شخصے فقیر و ناتوان و سلاح و نہ و سلطنت و سپاہ و حشمت اورا نباشد - و مذم و بیکار اورا در پیش نیاید - بل بادشاہی اورا آسمان و سلاح و نہ او دعائی او باشد سکون شاہچشم سر و دید کہ دیانہ صلیبی بلند شد

وکل احد من القسوس طعن فی  
 دیننا وما الا - و سب نبینا  
 و شتم و قذت و قلا - و تجدونم  
 فی عقیدتہم متصلین - و من التعصب  
 متعصبین - و علی جہلاتہم متفقین -  
 و قد صنفوا فی اقرب مدة  
 کتاب زہاء مائة الف نسخة -  
 و ما تجدون فیہا الا توہین الاسلام  
 و بہتاناً و ہمة - و ملئت کما من  
 عذرة لانستطیع ان ننظر الیہا  
 نظرة - و ترون ان اکثرہم انما من  
 مکائدہم کالہوجاء الشدیدیة  
 جاریة - و قلوبہم من کسوة العیاء عاریة -  
 و تشاہدون انہم علی رؤس العامة کداعی

اور پارٹیوں نے ہمارے دین کی نسبت کوئی ذمہ  
 طعن کا اٹھا نہیں رکھا۔ اور ہمارے علی اللہ علیہ وسلم  
 کو گالیاں دیں اور بہتان لگائے اور دشمنی کی اور تم دیکھتے  
 ہو کہ وہ اپنے عقیدے میں کیسے سخت ہو گئے ہیں اور کیسے  
 تعصب افروز تھے ہیں اور اپنی باطل باتوں پر کیسے تعلق  
 کئے بیٹھے ہیں۔ اور صفحہ طری مدت سے ایک لاکھ کتاب  
 انہوں نے ایسی تالیفات کی ہے جس میں ہمارے دین  
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بجز گالیوں  
 اور بہتان اور تمہمت اور کچھ نہیں۔ اور ایسی پلیدی  
 وہ تمام کتابیں پڑھیں کہ ہم ایک نظر بھی انکو دیکھ  
 نہیں سکتے۔ اور تم دیکھتے ہو کہ ان کے فریب ایک  
 سخت اندھی کی طرح چل رہے ہیں۔ اور ان کے  
 دل حیا سے خالی ہیں۔ اور تم مشاہدہ کرتے ہو  
 کہ ان کا وجود تمام مسلمانوں پر ایک موت

و کشیشان زبان عام و نکو پیش بر دین ماہذا کردہ بیچ و قیغہ از دقاتق دشنام و بدگوئی نسبت بر  
 سید المعصومین خیر المرسلین فرزند آدم ہادی ام سید و مولائی ماجد مصطفیٰ علی اللہ علیہ وسلم فرزند گناہ  
 پوشیدہ نیست کہ نہ این عقیدہ چقدر تعصب پیدا کردہ و از آتش عصبیت سراپا افروزتہ در این دروغ بے  
 فروغ چہاں بر فروز آورده اند۔ و قریب بیک لک کتاب نوشتہ اند کہ ہمہ بے ازہتک عرض اسلام و  
 دشنام حضرت خیر الانام می باشد۔ و آن کتاب با بطوری نجاست و دوسے بدرد اندون داشتہ است کہ خیلی  
 دشوار است مسلکے پیور نگاہے در آن تواند بیند۔ و شامی جیسید فریب و دغای انہا مانند گد بادندند  
 و دلہای انہا پر از وقاحت و ہشی از حیا و ایمان است۔ و وجود مخصوص انہا برائے عامہ مسلمین



التبوير والويل - وتدفع اليهم  
 زعم الناس كغشاء السيل - و  
 ما اتول انهم ينصرون من السلطنة  
 لويواسون من ايدى الدولة - بل  
 الدولة البريطانية سوت رعاياها في الحرية  
 وما غارت دققة من دقائق النصفة -  
 وحل فرقة نالت غاية رجائها في امور  
 الملة - وما هتق على احد كايا من الملة -  
 واسترحنا مذ علقنا باهدابها - فدعوا  
 لها ولا كانها ولا دبابها - واما القسوس  
 فلا ياتيهم من هذه الدلة شئ يعتد به  
 من مال الامدادات - بل اجتمع شملهم  
 بما انهم قبضوا من قومهم كثير من الصلاة  
 ونصو الاحالات - وما برحوا

کھڑی ہے اور کینہہ طبع آدمی جس دشمنانک کی  
 طرح ہن کی طرف کھینچے جا رہے ہیں - میں یہ نہیں  
 کہتا کہ سلطنت برطانیہ کی طرف سے ان کو مدد ملتی  
 ہے - یا یہ سلطنت مال کے ساتھ ان کی غمخواری کرتی  
 ہے بلکہ دولت برطانیہ نے اپنی تمام رعیت کو آزادی میں  
 برابر رکھا ہے - اور کوئی دقیقہ انصاف کا اٹھا نہیں رکھا  
 اور ایک فرقہ اور مذہب میں اپنی تہمتی مراد کو پہنچ گیا ہے  
 اور مستحول کے تیاہ کو طرح کوئی تنگی نہیں - اور  
 ہم اس وقت تک کہ اس کا دامن پکڑا آرام میں ہیں اور اس  
 کے لئے اور اس کے ارکان کے لئے دکھا کرتے ہیں - مگر  
 پادری لوگ اس دولت کوئی خاص امداد نہیں پاتے اور  
 ان کی مالی جمعیت کا سبب یہ ہے کہ قوم کے چند  
 میں سے بہت سارے پیر ان کے پاس جمع ہے اور  
 ہر ایک وعدہ ایسا ہو کہ نقدی انکے پاس کٹھی ہوتی

دبای جانستان است و سفیدان پست نژاد چوں خس دشمنانک بسوئے انہا کشان میروند - فی گوید سلطنت  
 برطانیہ پشت پناہ انہا بودہ یا از عطائے مال و نوال چاہد کار انہا را می نماید - عاشاد کلا بل دولت برطانیہ  
 جمیع رعایا را از جهت حریت و آزادی با دیده مساوات می بیند - در این باب کمال نفعست و دادگری را  
 مرئی داشته است چنانچہ بہر ملل در زیر ظلِ راحت و سے برتہائے آرزوئے خویش رسیدہ اند - چوں ہند خودت ہند خاتم  
 سکھ بیچ نفس غرقہ بلا و اجرت نیست - و از وقتے کہ دست برداشتند اندیم براحت بسر می بریم - و جیت سے د  
 انکان و سے دعای کتیم - اکیشان مخصوصا اعانہ از عدلہ برطانیہ با نشان نرسد - و سبب فراموشی این جاننے گزشت  
 آنکہ جمیع ملت تو زیعات بریشان میدہند و ہر کے ہر سچ وعدہ با نہا کشند ایضا آترا بر خود لازم دانند -

يجمعون القناطير المقنطرة من عين  
 الاعانات - واموال الصدقات من النقود و  
 الغلات - نكل من دخل دينهم رتبوا له  
 وظائف وملائماً وزودوا بتاماً - وجواله شتلاً  
 وكذالك قوى امر قسيسين مالهم - وزاد  
 منه احتيالهم - واستحضروا على آلات  
 الاصطياد والاسار - واستعملوا من  
 المعانيق الصغار والكبار - وانقض  
 ائى كل بلدة جماعة من  
 المنتصرين - فعمروا بيحا وسكنوا  
 فيها كالقائين - وجروا  
 كالسيول فى سلك المسلمين -  
 وجعلوا يخادعون اهلها بالواع  
 الافتراء - ثم بارسال النساء ائى

جاتی ہے اور لوگوں کی امداد سے ہمیشہ ہستیار رہیہ  
 ان کے پاس آتا رہتا ہے - پس ہر ایک شخص جو  
 ان کے دین میں داخل ہوتا ہے اس کے لئے وظیفہ مقرر  
 کیا جاتا ہے اور اس کا تقرب اور پراگندگی وعدہ کی جاتی  
 اور پادریوں کے مال نے ان کی بات کو قوی کر دیا ہے  
 اور ائى حیلہ سازى ائى بڑھ گئی ہے - شکار کرنے اور  
 قید کرنے کے تمام تصیاد ان کو مل گئے ہیں - اور چھوٹی  
 بڑی فلاخین تمام استعمال میں لا رہے ہیں - اور  
 ہر ایک شہر کی طرف ایک جماعت نو عیسائیوں  
 کی بھیجی گئی ہے - اور انہوں نے ہر ایک شہر میں اپنے  
 گرجے بنائے اور مقیموں کی طرح وہاں رہنے لگے -  
 اور سیلاب کی طرح مسلمانوں کے کوچوں میں پہنچے  
 گئے اور طرح طرح کے افتراءوں سے اس شہر کے  
 باشندوں کو دھوکے دینے لگے - پھر اپنی عورتیں

لاجرم ہر سال بیلنے گرائی ویشا در دست انہارمیشو و لہذا ہر چار اخیلو ومانہ عیسویہ را بیزیر مدد مباحث بہت اور  
 میں اندر داند ذلت افلاس رنگ فقر و فاقہ اش بیرون آرنده ائى مال و نوال بازار کشیشان را روائے بنشیدہ حیلہ گری انہارا  
 پلا کشیدہ برگزیدہ آلات نچیر انگنی و میداندازی در دست انہا آندہ - دہر نواع فلاخینہائے کوچک و بزرگ در کار آورده اند -  
 دہر طرہ پارہ از شتران و فرستادہ و کشتی برپا کردہ و انہارا در قرب و جوار مسلمان سکنی را دہ سول قندہ با و اغوا دہ  
 کچھ ہائى ائى اسلام رحاں ساختہ اند - ہر قہدا از افتراء و دھوکہ مکن باشد مردم سادہ را از جا برکنند و از راہ برند د  
 و مزید سے بلن زمان خود را در خانہ ہائے شرفنا سے فرستند - شہلا صد ائى و جلالان ہر پیر

بیوت اشرفاء - فالغرض انہم زرعو  
المکائد من جمیع الانحاء - وانتشرو  
کالجراد فی هذه الکثاف والارجاء -  
وقلوا کل من احیا معالم الہدی -  
وجعلوا بلادنا دار البلاء والردی  
وملتهم الباطلة احدقت مجالس دیارنا  
واکلتها - وما بقی دار الادخلتها -  
دلم یجد اهلها العوام للدفاع  
استطاعة - ولا للفراحمیلة -  
فصبت مصائب علی الاسلام - ما  
مفی مثلها فی سابق الایام - فنزوا  
عبادة غادية علی العروش - وفلاة  
مملوۃ من الوحوش - وان بلادنا  
الان بلاد انزعج اهلها - و

ای فرض کیسے شریفوں کے گھروں میں بھینس ہیں حال کلام  
یہ کہ انہوں نے ہر ایک طور سے لکر کا بیج بویا - اور مدنی  
کی طرح اُن اطراف میں منتشر ہو گئے - اور ہر ایک  
کو جو ہدایت کے نشانوں کو زندہ کرتا تھا دشمن کچڑا  
اور ہمارے ملک کو بلا اور موت کی جگہ بنا دیا اور  
اُن کے مذہب باطل نے ہمارے ملک کی نیکیوں کو دور  
کر دیا اور کوئی گھر ایسا نہ رہا جس میں یہ مذہب باطل  
داخل نہ ہو اور اس ملک کے باشندے جو اکثر عوام میں  
ہیں مقابلہ کی تاب نہ لاسکے اور نہ گریز کیلئے کوئی جیلہ  
پس اسلام پر وہ مصیبتیں پڑیں جن کی  
تظہیر پہلے زمانوں میں نہیں ہے - پس وہ اُس شہر  
کی طرح ہو گیا جو سمارا ہو جائے اور اس جنگ کی  
طرح جو وحشیوں سے پھر جائے - اور اب ہمارا  
ملک وہ ملک ہے جس کے باشندے بڑے اکھاٹے گئے

از انہای کیمت و حدیعت در زمین دارند انباشتہ اند چون مورد بلخ در ہر چہار سوئے بلاد پراگندہ  
شمارہ اند - وخیلے دشمن دارند شخصیے واکہ دین حق را زندہ کند - و شہر اسے مارا ناوای بلاد آفات رسانتہ اند -  
دیانتہ باطلہ انہا بنیاد ہر گونہ نیکی را از یاد آوردہ و خائنہ نمائندہ کہ اس زور پر شروع در آن داخل شدہ -  
اہالی این بلاد کہ از غائبہ ناس می باشند در خود با تاب و توان مقاومت با انہا ندینند و نہ ماہ گریز و خلاص نمیدند -  
لاجرم ہر اسلام مصیبت باز دول آورد کہ زمانہ ہائے مشین نظیر آن موجود نہ استند اند - و اسلام چون شہرے گردید کہ نیدوزیر و  
بکی سمارا بشود یا چون محرائے شدہ کہ سکون رود دام بگردد - اکنون ساکنین بلاد ما کسانے می باشند کہ از بیخ برکنند

تَشَتَّتْ شَمَلَهَا - فَلَيْبِكْ عَلَيْهَا مَنْ  
 كَانِ مِنَ الْبَالِكِينَ - وَلَقَدْ كَثُرَ اسْفِي  
 عِلَى الْاَثَارِ الْاِدْوِي كَيْفَ زَالَتْ - وَعَلَى  
 اِيَامِ الْهَدْيِ كَيْفَ اِحَالَتْ - وَالنَّاسُ  
 تَرَكُوا الْحِجَّةَ وَمَالُوا اِلَى اَوْدِيَةِ وَشَعَابِ  
 وَمَنَافِذِ مِصَابٍ - وَمَضَاتِقِ غَيْرِ  
 رِعَابٍ - وَكَمِ مَنْ اِنَاسٌ كَانُوا  
 يَزْجُونَ الزَّمَانَ بَبُوسٍ فِي الْاِسْلَامِ -  
 وَيَنْفَعُونَ الْعَمْرَ بِالْاِكْتِيَابِ وَالْاِغْتَامِ -  
 ثُمَّ رَأَوْ فِي الْمَلَةِ النَّصْرَانِيَةَ مَرْتَعًا - وَ  
 وَجَدُوا فِي اَهْلِهَا مَطْمَعًا - فَالْجَاهُ  
 شَوَابِ الْجَمَاعَةِ - اِلَى اَنْ يَلْحَقُوا  
 بِتِلْكَ الْجَمَاعَةِ - فَخَفَضُوا مَذْهَبَ  
 الْاِسْلَامِ - وَتَنَصَّوْا مِنْ بَرْحَاءِ

اور ان کی تمام جمعیت متفرق ہو گئی۔ اب جس نے دغا  
 ہوا اس ملک پر دوسے۔ اور مجھے اسلام کے پہلے  
 آثار پر بہت غم ہوا کہ وہ کیونکر دُور ہو گئے۔ اور نیز  
 دنوں پر بھی افسوس ہوا کہ وہ کیسے بدل گئے اور لوگوں نے  
 سیدی راہ کو چھوڑ دیا اور وادیوں اور طیر طیروں میں  
 اور دشوار گزار ماہر تنگ طریقوں کی طرف بھگ گئے  
 کئی ایسے آدمی تھے کہ جو اسلام میں بڑی  
 سختی سے اوقات بسر کرتے تھے۔ اور  
 غموں میں عمر کاٹتے تھے۔ پھر عیسائی  
 مذہب میں انہوں نے ایک چراگاہ دیکھا۔ اور  
 عیسائیوں کو اپنی دنیوی لالچوں کا محل پایا سو  
 بھوک کی تکالیف انکو اس بات کی طرف مفسطہ کیا  
 کہ وہ عیسائیوں میں جا لیں۔ لہذا انہوں نے اسلام  
 کو ترک کر کے سختی کی دجر سے اور نیز عیاشی

شده و جمعیت او شان از ہم پاشیده است۔ اکنون باید برای بلاد مرشک خون بریزد هر که گریستن  
 ی خواهد و من اندوه ہائے خودم برآند از این اسلام کہ چگونه ناپدید گردیده و آن روز ہائے راستی و دشمنی  
 بہ تاریکی و سیاهی عوفن شده۔ مردم راہ راست را گزاشته سربہ واد یہائے جانفرسائے مردم  
 آزاد راہ ہائے پیمپا پیچ دادہ اند۔ بسا آدم کہ در اسلام بہ تنگی بسرے برزند۔ و روزگار بہ  
 اندہ ہی گزرا نیند در ریائے نصاری چراگاہے دیدند و نصرا نیان را محل ہوا و آذ خود یافتند۔ لہذا  
 زحمت گرسنگی انہارا برآں آورد کہ بانصاری در آسمینتند و از ہم سختی و تنگی دہم آرد وے تو بہرہ

الوجہ وبتارہج الشوق الی الرفقة و  
 شرب المدام - ثم مع ذالک کانوا  
 من السفهاء والجهلاء - وما کان  
 لهم نصیب من العلم والدعاء - و  
 لاحظ من العفة والاتقاء - لاجرام انهم  
 اثروا احواء النفس الامارة - والوت بهم  
 شقوتهم الی الخسارة - وکذا لک کثیر  
 من ذمیتة الاماثل والافاضل والسادات  
 اجعوا علی الجنوح الیهم وسقوا کاس  
 الضلالت - بما افسوا النصرانیة  
 تفقم علی المنتصرین ابواب اباحة و  
 وتخرجهم من معانق حرمة وعدم  
 حلة - ثم یواسیهم القسوس فی  
 مطرف ایامهم بمال و دولة -

اور شراب نوشی کے شوق سے مسیائت کو اختیار کیا  
 اور پھر باوجود ان حاجتوں کے وہ لوگ سفینہ  
 اور جاہل تھے - اور نہ علم اور عقل سے کچھ حصہ  
 تھا - اور نہ پرہیزگاری اور عفت سے کچھ  
 بہرہ - اسی لئے انہوں نے نفس امارہ کی  
 خواہشوں کو اختیار کیا - اور ان کی بدبختی نے  
 ہلاکت اور گمراہی کی طرف ان کا منہ پھیر دیا - اسی طرح  
 بہت سے بزرگوں اور سادات اور شریفوں کی اولاد  
 عیسائیوں کی طرف جھک گئی - اور گمراہی کے پیالے  
 پئے کیونکہ انہوں نے عیسائی مذہب کو دیکھا کہ عیسائی  
 ہونے والوں پر اباحت کے دروازے کھولے ہوئے  
 ہیں اور حرمت اور عدم حلت کی تکیوں سے ان کو باہر  
 نکال دیا ہے - پھر پادری لوگ ان کی ابتدائی زبانہ  
 میں مال اور دولت سے ان کی مدد کرتے ہیں

۱۳۳  
 دے نوشی جامہ تنصرد بر گردند - بعلاوہ چھو کسان از نادانان دست فطرتان و از زینت علم ہاری  
 و از لباس عفت و تقویٰ بکلی محروم بودند - از ہمیں سبب دنبال ہوائے نفس امارہ افتادہ  
 بودند - دشوئے بخت روئے توجہ انہارا بسوئے زیاں کاری و تباہی بگردانیدہ ہمچنین بسیارے  
 از اولاد بزرگان و شرفاء و سادات یل بہ عیسویت گردند - و کاسہ ہائے گمراہی را لبالب نوشیدند  
 زیرا کہ دینہ عیسویت بر متنصران درہائے اباحت راکشادہ و از تمیز در میانہ حرام و حلال انہارا  
 بکلی معاف داشتہ است - ومع این ہمہ کشیشان در آغاز حال با مال و منال دست انہارا میگیرند و

ولایہد دون ولا یتوعدون علی  
 معصیة - ولایبالغون فی ملامة  
 عند ارتکاب کبیرة - بما تفتیادوا  
 ظل کفارة مطهرة - و  
 کذالک یزیدون ہم جرعة علی  
 جرعة - حتی تكون الاباحة اکثرهم  
 درية - ویحسبون سهوكة ریاهنا  
 طیبا وطیبة - ویستبذون من  
 الاسلام - ویستون نبینا  
 خیر الانام - ویقدفون معادین -  
 بعد ما كانوا مسلمین فی حین - الاقلیلا  
 من المستعمین - وکذالک یفعلون  
 لیرضوا القسوس ویستو عبوا الفلوس  
 ویكونوا من المتهولین - فیحصل

اور کسی معصیت پر کچھ زبردستی نہیں کرتے  
 اور کسی بڑے گناہ پر کچھ بہت ملامت  
 نہیں کرتے کیونکہ نو عیسائی پاک کرنے والے  
 کفارہ کے سایہ کے نیچے آجاتے ہیں۔ اسی  
 طرح نو عیسائیوں کی جرأت بڑھتی جاتی  
 ہے۔ یہاں تک کہ ان میں سے اکثر کی  
 اباحت عادت ہو جاتی ہے۔ اور اُس کی بدلو کو  
 خوشبو اور پاک خیال کرتے ہیں اور اسلام  
 سے سخت بیزار ہو جاتے ہیں اور ہر گز نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو گالیاں دیتے ہیں بعد اس کے جو کسی  
 وقت مسلمان تھے۔ اور تھوڑے ایسے بھی ہیں جو  
 شرم رکھتے ہیں۔ اور اسی طرح کہتے رہتے ہیں  
 تاکہ پادریوں کو راضی کریں اور آج پیسہ اکٹھا  
 کریں اور مالدار ہو جائیں۔ سو ان کو

بر ارتکاب ایچ گو نہ کار تباہ و امر سرکہ زبان ملام نبی کشیند۔ دہرچہ گناہے بزرگ سر برزند  
 چندان مبالغہ در نکوش نبی نمایند۔ بجهت اینکه متصرفان در زیر سایہ کفارہ پاک کنندہ جائے  
 میگزیند۔ خلاصہ بر این شیخ ہر روز جرأت و دلیری در انہا سے افزاید تا آنکہ با باحت تو گزرتہ  
 شوند و بوجہ بدش را بوجہ خوش پندارند۔ و از اسلام بیزار و نبی کریم مارا د صلی اللہ  
 علیہ وسلم ناگفتنیہا گویند بعد از آنکہ وقتے مسلمان بودند۔ و پچھنیں رفتار دارند  
 تا کشیشان را مدد آم آرد و از انہا وجہ نقدی بستانند و صاحب مال و دولت گردند۔ خلاصہ

لهم نصرۃ بنصارهم۔ و نساہرۃ  
 باظہارہم۔ حتی یکونوا فی رفہہم  
 کحدیقۃ اخذت زخرفہا و ازنت۔  
 و تنوعت ازہیرہا و تلونت۔ و  
 کذالک قسوسہم یحبونہم  
 بتلک الخصائل والسب والہذیان۔  
 و المجولات و ہذر اللسان۔ و یظنون  
 انہم التفوا باہد ابہم مخلص الجنان۔  
 فیعتدون علیہم فی کل مورد  
 یردونہ۔ و محترس یتوسدونہ  
 و تستہر بہم خضرة دمنتہم  
 للمنادمۃ۔ و نعدۃ صمتہم  
 بالمناسمۃ۔ و یقبلون علیہم  
 بالمن والاحسان۔ و الجود و

پادریوں کے روپیہ سے تازگی حاصل ہو جاتی ہے  
 اور اُنکے پھولوں کو وہ تازہ حال پہنچے ہیں یہاں تک کہ  
 وہ اپنی خوشحالی اور آسودگی میں ایسے ہو جاتے ہیں  
 کہ گویا وہ ایک بارغ میں مزین اعداد راستہ میں کے پھول  
 گوناگوں اور رنگا رنگ ہیں اور اسی طرح اُنکے پادری ہیں  
 خصلتوں اور بدگوئی اور بد زبانی اور کج بختی اور بیہوشی  
 کی وجہ سے اُن پر پار کرتے ہیں۔ اور گمان کرتے ہیں کہ  
 وہ دلی خلوص سے اُن کے دامن سے وابستہ ہو گئے۔  
 پس ہر ایک جگہ جو وہ وارد ہوں اور ہر ایک  
 فرد گاہ میں جو وہ آئیں اُن پر افتقاد کرتے ہیں اور  
 ان لوگوں کی ظاہری صفائی اور نیک بختی کا سامنے  
 بنایا ہوا پادریوں کو اس دھوکا میں ڈالتا ہے کہ وہ  
 اپنے ہم نوالہ دہم پرالہ ہوں اور ہرگز ہونے کیلئے ان لوگوں  
 کو پسند کر لیتے ہیں اور احسان اور دوستی کا قہقہہ پیش کرتے

مال کشیشانی بر خور می و تازگی انہما می افزاید و گہما می استغفار حال انہما را نشاد ان می نماید تا آنکہ ازین سخن بخت  
 گوئی باغی ہستند از بس آراستہ و پیراستہ و گہما می گوناگوں و تنگنہائے بوقلموں بر آوردہ۔  
 و ہمیں کشیشاں آل سقط گفتن زبان بہ نادا جب کشودن کج بختی و بے راہ مدعی انہما را بجان دوست  
 دارند و پیدا رند کہ انہما با خلاص ہر چہ تمام تر خود را بدامن ایشان بستہ اند۔ لاجرم در ہر مقام و ہر موقع  
 افتقاد بر انہما کنند۔ صفائی ظاہر مدعی پارسیا یا نہ انہما کشیشاں را فریب دہد تا انہما را تریک نوالہ و پیالہ  
 سازند و امبارد و سواز را ز نمایند و ہر گونہ منت و احسان بر انہما کنند۔ پس این متنفران

الامتنان - فیسحبون مطارت  
 الثراء - ویزینون معارف  
 السراء - ثم ینمرون بصعب  
 لهم كانوا بهم من قبل کاستان  
 المشط فی استواء العادات - و  
 الميل الی السیئات - وکانوا  
 یکابدون انواع الفقر و  
 البوس والحاجات - فیتقصون  
 علیهم قصص زمانهم بعد بأسائهم و  
 عنوائهم - وینکرون عندهم مبراة القسوس  
 وجرایاتهم - وما اترعوا الکیس من الغلوس  
 بعنایاتهم - وکذاک لم یزالوا  
 یحشونهم - وفی الهموال یوغبونهم -  
 والی وسائل الشجوات یحشونهم -

ہیں۔ پس یہ لوگ دولت مندی کی چادریں ناز کھینچنے  
 لگتے ہیں اور اپنے چہروں کو جو فراخی کی حالت میں ہوتے ہیں  
 زینت دیتے ہیں۔ پھر ان دوستوں کو لیتے ہیں جو شانہ  
 کے ذمہ انوں کی طرح ان سے بدی میں برابر اور پھینچال  
 تھے۔ اور طرح طرح کی فقر و فاقہ کی  
 سختی میں پڑے ہوئے تھے۔ اور ان  
 سے اپنے قصے بیان کرتے ہیں کہ وہ  
 کیسی تنگی اور تکلیف سے فراخی میں  
 آگئے۔ اور ان کے پاس پادریوں کے  
 نیک سلوک کا ذکر کرتے ہیں اور وہ سب کچھ بیان  
 کرتے ہیں جو ان کے دائمی وظیفے ہوئے اور جو کچھ انہوں  
 نے مل سے جیب پر کئے۔ اسی طرح انکو ہمیشہ زینت  
 دیتے رہتے ہیں اور مالوں اور طرح طرح کے سائل  
 شہوات کی طرف ان کو ترغیب دیتے ہیں

باطلہ تمول دامن کشان گزند و چہرہ ہائے خود را کہ بہرہ مند از شد کامی باشند زینت  
 بخشند - باز بان دوستان آمیز گاری کنند کہ مثل دندان شانہ در بد کرداری و ناہنجاری باہنا  
 برابر و ہمنوا و چوں اہنا بے برگ و بے نوا بودند - و با اہنا صحبت دارند و از فراخ حالی  
 و شد کامی کہ انوں باہنا عاقل است و از جن سلوک کشیشان ذکر می در میان آوردند  
 و ہمہ آنچه بطور جاگی و مدد معاش از اہنا گرفتہ و کیسہ ہارا از نقد پر کردہ اند مذکور سازند -  
 خلاصہ ہمچنین اہنارا بری انگیزند و برائے ثروت و مال و اسباب شہوات اہنارا تشویق دہند تا آنکہ



الى ان يرين هوى التصو على  
 قلوبهم - ويسقى هواء الطمع  
 نور لبوبهم - فيوطنون نفوسهم  
 على الازداد - ويضربون عليه  
 جزوتهم لخبث المواد - ثم يرتدون  
 قائلين بانهم كانوا طلاب  
 الحق والسداد - والاصل في ذلك  
 ان اكثر الناس في هذا الزمان -  
 قد تمايلوا على الدنيا وقلت  
 معرفة الله الديان - وقل خوفه  
 ولم يتبق محبته في الجنان فلما  
 رآوا زخرف الدنيا في ابدى القسوس -  
 مالوا اليهم برغبة النفوس - فلاجل  
 ذلك يدخلون في ظلماتهم اخوابا -

یہاں تک کہ ان پر بھی نصرا نیت کی خواہش  
 غالب آجاتی ہے اور طمع کی ہوا ان کے دلوں کے  
 نور کو اڑا کر لے جاتی ہے۔ پس مرتد ہونا دل میں  
 ٹھکان لیتے ہیں۔ اور دل کو اس پر بوجہ خواہش  
 مواد چختہ کر لیتے ہیں۔ پھر یہ کہتے ہوئے مرتد ہو  
 جاتے ہیں کہ وہ سچائی کے متلاشی تھے اور اس  
 بد مذہبی کی گرم بازاری کا اصل سبب یہ  
 ہے کہ اکثر لوگ اس زمانہ میں دنیا کی طرف  
 جھک گئے ہیں۔ اور خدا تائے کا خون  
 کم ہو گیا۔ اور دل میں اُس کی محبت باقی  
 نہ رہی۔ پس جب کہ ان لوگوں نے  
 دنیا کی زینت کو پا دیوں کے ہاتھ میں دیکھا  
 تو اپنے دلوں کی رغبت ان کی طرف مائل ہو گئے  
 سو اسی لئے ہزار ہا لوگ انکی تاریکی میں داخل ہوئے ہیں

ہوئے متقرر در دل انہا جاگیرد و داد از نور خرد انہا را رباید - آخر بر ارتداد آمادہ شوند  
 و بسبب خبث مادہ دل را براں نیت استوار کنند - و باز چون مرتد شوند - گویند  
 ما طالبان راستی بودیم - اصل این فساد آنکہ اکثرے در این زمانہ ہمہ تن روی بدینا  
 شدہ و خوف خدا و شناخت وے نماندہ - و محبت وے از دلہا دور شدہ پس ہر گاہ  
 اشغال این کسان زینت دنیا در دست کشیشان دیدند باہزار جان بسوئے انہا دیدند - ازین  
 جہت است کہ فرج فرج مردم در زندون تاریکی انہا جائے سے جویند - و پشت

دیترکون سراجا وهاجا - ولا تنفع  
 المباحثة الخالية عن الخوارق  
 عند هذه الافات - فان الدنيا  
 صارت لهم منتهى المارب وملاو  
 الفساد في التيات - فحينئذ  
 اشتدت الحاجة الى تجديد الايمان  
 بالايات - ولما ايقظهم العالمون  
 فتتاعسوا - وجذبهم الواعظون  
 فتتقاعسوا - وما نفعتهم  
 البراهين العقلية - ولا  
 النصوص الثقيلة - و زادوا  
 طغياناً واعتسافاً - وتركوا عدلا و  
 انصافاً - فالتسرفيه ان القلوب قد  
 عمت - والمعقول قد كدرت -

اور چراغ روشن کو چھوڑتے جاتے ہیں۔ سو ان  
 آفتوں کے وقت میں ضرر مباحثہ جو خوارقِ خالی ہو کچھ  
 فائدہ نہیں دیتا کیونکہ ایسے لوگوں کا اصل مقصود  
 دنیا ہے۔ اور فتوتوں میں فساد بھرا ہوا ہے  
 اور اس وقت ایمان کے تازہ کرنے کے  
 لئے نشانوں کی حاجت ہے۔ اور بہت  
 مدت تک عالموں نے ان کو جگایا پس وہ  
 بے تکلف ہوئے رہے اور وعظ کرنا والوں نے ان کو  
 اپنی طرف کھینچا پس وہ پیچھے ہٹ گئے۔ اور انکو  
 نہ براہین عقلیہ نے نفع دیا۔ اور نہ  
 نصوصِ نقلیہ نے۔ اور تجاوز اور  
 تعصب میں بڑھ گئے اور عدل اور انصاف  
 کو چھوڑ دیا۔ اور اس میں بھید یہ ہے کہ  
 دل اندھے ہو گئے اور عقلیں کندہ ہو گئیں۔

برچہ چراغ روشن سے کنند۔ وہ ہنگامِ جنسِ آفات مباحثاتے کہ از خوارقِ عادات و نشا نہائے آسمانی  
 مجرد باشد سودے نمی بخشد۔ چہ اصل غرض ہیچو مردم دنیائے دنی و فساد در دل انہا مخفی است  
 ہذا امروز برائے تجدید ایمان احتیاج بہ نشا نہائے آسمانی است۔ علماء تا زمانے دراز  
 در پئے بیدار گردن انہا بودند مگر از خواب بر نیامدند۔ و واعظان بسوئے خود مثال کشیدند  
 دلے پس نشستند۔ براہین عقلیہ با انہا سودے نہ بخشید۔ و نصوص نقلیہ بنبہ غفلت  
 از گوش انہا بیرون نہ کشید بل بر تعصب و اصرار و عناد و انکار انہا میفرود بسبب این کہ

والنفوس قد خارت - واهواء الدنيا  
 عليها غلبت - وكثرت الحجب  
 وتوالت - فيرون ثم لا يرون -  
 ويسمعون ثم يتناسون - فليس  
 علاج هذا الداء الا نور ينزل  
 من السماء - وايات تتوالى من  
 حضرة الكبرياء - فان الايمان ضعفت  
 وكثرت وسادس الخناس - وبلغ  
 الامر الى الياس - وغلبت على  
 اكثر القلوب محبة الدنيا الدنية -  
 وايضا وجدوها فيسعون الى  
 تلك الناحية - وما بقى تعلق بالايمان  
 والملة - فلهنا ليس رزق واحد  
 بل يوجد رزاق - رزق التنصير

اور نفسوں نے جوش مارا - اور دنیا کی خواہشیں  
 غالب آگئیں - اور پردے بڑھ گئے - سو  
 وہ دیکھ کر پھر نہیں دیکھتے - اور سنتے  
 ہیں اور پھر بھلا دیتے ہیں - پس اس بیماری  
 کا بجز اس کے اور کوئی علاج نہیں کہ  
 آسمان سے نور نازل ہو اور پے در پے نشان ظاہر  
 ہوں - کیونکہ ایمان ضعیف ہو گیا - اور  
 شیطانی وسوسے بڑھ گئے ہیں - اور نو میدی تک  
 نوبت پہنچ گئی ہے - اور اکثر دلوں پر  
 دنیا کی محبت غالب آگئی ہے اور جہاں  
 دنیا کو پاویں ہیں اسی طرف دوڑتے ہیں -  
 اور ایمان اور ملت سے کوئی تعلق باقی نہیں  
 رہا - پس اس جگہ ایک معصبت نہیں ہے  
 بلکہ دو معصبتیں ہیں - ایک معصبت عیسائی جو

دلہا کو رو دانیہا تاریک شد و آذ ہوا در جوش و صب دنیا در خردش آمد پرده پرده افزونے گرفت تا نور دید  
 تاریک شد - می شنوند و اتدل بر دی کنند - لہذا چارہ بہت این مرض نیست بجز اینکه نور سے از آسمان  
 نازل شود و پیائے نشانہا پدیدار شوند چه ایمان تا توان گردیدہ و وسوسہ ہائے  
 شیطانی رو بہ ترقی و نوبت بہ یاس رسیدہ است و بسیاری از دلہا مغلوب عین  
 شدہ ہر جا آنرا بیانند در نمان بسوئے آن شتابند - میل خاطر بہ ایمان و دین نمازہ است  
 در حقیقت اینجا نہ یک معصبت بلکہ دو تا معصبت است - یعنی معصبت تنصیر و

و رزق ضَعَفَ الْإِيمَانَ - و  
 ادى اكثر المسلمين كانوا  
 اخرج الایمان من قلوبهم  
 و اعدت العمل المبرور نار  
 ذنوبهم - و هذا هو  
 سبب الارتداد - فان الله  
 سراهم مفسدين مكارين  
 كالصياد - فقدت بهم الى  
 جموع يحبون طرق الفساد  
 و هذا هو سر كثرة  
 المرتدين - و على الصليب  
 عاكفين - و من الله فارين -  
 ما ينفعهم و عظ الواعظين  
 ولا نصح الناصحين - و لم

کی - اور دوسری مصیبت ضعف ایمان کی  
 اور میں اکثر مسلمانوں کو دیکھتا ہوں کہ گویا  
 ایمان اُن کے دل میں سے نکالا گیا ہے  
 اور گناہوں کی آگ نے اُن کے نیک عمل  
 کو جلا دیا ہے - اور یہی مرتد ہونے کا  
 سبب ہے - کیونکہ خدا نے اُن کو  
 مفسد پایا - اور شکاری کی طرح مکار  
 دیکھا - اس لئے انہیں اُن لوگوں کی طرف  
 پھینک دیا جو فساد کو دوست رکھتے ہیں -  
 اور مرتدوں کے زیادہ ہونے کا یہی بھید  
 ہے اور ان لوگوں کی کثرت کا یہی سبب، جو  
 صلیب پر جھکتے اور خدا سے بھاگتے ہیں - انکو  
 نہ کسی واعظ کا و عظ نفع دیتا ہے اور  
 نہ کسی ناصح کی نصیحت کارگر ہوتی ہے اور

و مصیبت ضعف ایمان - من بسیار از مسلمان را می بینم که گویا ایمان از دل آنها  
 بالمره برون رفته و آتش گناہاں رخت کرده و انیک را پاک سوخته است - و بحقیقت  
 اصل سبب ارتداد همین است چه خدا آنها را بد کردار و دل صیاد مکار و حیلہ گر  
 دید - لهذا گروهی را بر آنها مسلط گردانید کہ بد کرداری و بد روشی را دوست دارند -  
 دہیں است سبب کثرت مرتدان و ہم سبب کثرت انہائے کہ سر بر صلیب  
 فرود آورده و از خدا گریز را اختیار کرده اند - و پند واعظی و اندرز ناصحی کہ از کار انہائے کشاید

يكونوا متفكرين حتى تأتيهم البينة  
وتجلى الآيات المبصرة - فبعث  
الله رجلاً على اسم المسيح  
في الأمة - تكملة لهذه الأمة -  
بعد ما همل الفساد - وكثر  
الارتداد - وعاتت الذباب -  
ونبعت الكلاب - والفوا  
كثيرة محتوية على  
السيب والشتم والتوهين -  
وجلبوا على المسلمين بخيلهم  
ورجلهم وجاءوا بالانك المبين  
ذللوا الارض ذلواها - دارى الضلالة  
كمالها - وطال الامد على الظالمين  
وقد كان وعد الله عز وجل

وہ باز آنے والے نہیں تھے جب تک کہ ان کے  
پاس کھلا کھلا نشان نہ آوے اور جب تک کہ روشن  
خوارق ظاہر نہ ہوں پس خدا تعالیٰ نے ایک انسان کو  
مسیح کے نام پر ملت اسلامیہ میں بھیجا تا اس امت کی  
بزرگی ظاہر ہو۔ اور یحییٰ اُموقت ہو کہ جب فساد  
کمال کو پہنچ گیا اور لوگ کثرت کرتے مرتد ہونے لگے اور  
ذیاب تباہی ڈالی اور کلاب آوازیں بلند کیں اور  
بہت سی کتابیں مگالیوں سے بھری ہوئی تابعین  
کی گئیں۔ اور جھوٹ کی فوجوں اور ان  
کے سواہوں اور پیادوں نے اسلام پر  
چڑھائی کی۔ اور زمین پر ایک نزلہ  
آیا۔ اور گمراہی کمال کو پہنچ گئی۔  
اور ظالموں کی کارروائی لمبی ہو گئی۔  
اور خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ

دوشوار امت کہ ایشان برآه راست بیايند تا بوقتے کہ نشانهما واضح ظاہر نہ شوند و خوارق عجیبہ بظہور بیايند پس خدا  
شخصے را بنام مسیح در این ملت مبعوث گردانید۔ تا بزرگی و فخر این امت عیاں شود۔ و این بعثت  
در وقتے رونے کا آمدہ امت کہ فساد بحد کمال رسیدہ و ارتداد از پایان در گذشتہ  
گرگان در زبان و تباہی دیدن گرفتند۔ و سگان عو عو کردن۔ و بسیارے از کتابها  
پُر از دشنام و بہتان چاپ شدند۔ و سواہ و پیادہ دروغ بر اسلام ناخند۔ و زمین را  
تپ لرزہ گرفت و گمراہی بغایت رسید و کارروائی مستگاران و رازی یافت۔ و خدا وعدہ فرمودہ بود

انہ یکسر الصلیب بالمسیح الموعود۔<sup>+</sup>

ویتم ما سبق من العهود۔

وان الله لا یخلف المیعاد۔

† قد جرت عادت اللہ بانہ یستأنف

للتجدید عزيمة جدیدة عند

تطرق الفساد الى قلوب العباد۔

فلاجل ذلك یجلی علی لینفخ

الروح فی الاجساد۔ و جعلنی

مسیحاً و مهدیاً و ارشدنی بکمال

الرشاد۔ و وصانی بقول لیب و

ترك الشدة و الانتقاد۔ و اما

کسر الصلیب فقد استعمل هذا

اللفظ فی الاحادیث و الآثار۔ تجوزاً

من الله القهار۔ و ما یغنی به حرب و

خرافة و کسر الصلیب فی الحقيقة۔ و

من زعم كذلك فقد حبل و

بعد من الطریقة۔ بل المراد منه اتمام

الحجة علی الملة النمرانية۔ و کسر

شان الصلیب و تکذیب اموا بالادلة

کہ مسیح موعود کے ساتھ صلیب کو توڑنے کا

اور اپنے عہدوں کو پورا کرے گا۔

اور خدا تعالیٰ تخلف و عہد نہیں کرتا

† خدا تعالیٰ کی عادت یوں جاری ہوئی

ہے کہ وہ بروقت کسی فساد کے تجدید

دین کے لئے از سر نو توجہ فرماتا ہے۔

پس اسی لئے اُس نے میرے پر تجلی کی۔ تاکہ

اجساد میں روح پھونکے۔ اور مجھے مسیح

اور مہدی بنایا۔ اور تمام سامان رشد کا

مجھے عطا فرمایا۔ اور مجھے وامت کی کہ میں نرم زبان

اعتقاد کروں اور سختی اور افراتفرہ ہونے کو چھوڑ دوں

مگر کسر صلیب کا جو لفظ حدیثوں میں آیا ہے

وہ بطور مجاز کے استعمال کیا گیا ہے۔

اور اس سے مراد کوئی جنگ یا دینی لڑائی

اور درحقیقت صلیب کا توڑنا نہیں ہے اور

جس شخص نے ایسا خیال کیا اُس نے خطا کی ہے

بلکہ اس نلفظ سے مراد عیسائی مذہب

پر حجت پوری کرنا اور دلائل واضح کے

ساتھ صلیب کی شان کو توڑنا ہے

کہ از واسطہ مسیح موعود صلیب را خواہد شکست۔ و خدا ہرگز خلاف وعدہ خود نکند۔

† عادہ البیہ این طور جاری امت کہ در ہنگام فساد دلہا از سر نو سے بہ تجدید دین آرد۔

لہذا برین تجلی فرمود تا روح در کالبد ہا برسد۔ و مرا مسیح و مہدی کرد و ہمہ ساز و برگ

رشد برین ارزانی داشت و برائے گفتار نرم و ترک سختی و اشتغال امر نمود۔ و لفظ

کسر صلیب در احادیث و آثار مجازاً اطلاق شدہ۔ و مراد ازاں جنگ و پیکار دینی و حقیقتاً

شکستن صلیب نیست۔ ہر کہ اصل پر ظاہر شد کہ از راہ راست و دور امت۔ بلکہ مراد ازاں اتمام حجت بر طرف فساد

و يفعل ما اراد - فكان من مقتضى الوعد ان يرسل مسيحه لکسر صليب علا-والکريم اذا وعد وفا-

البواضحة والبلح البينة - وانا امرنا ان نتم الحججة بالرفق والحلم والتؤدة - ولاندفع السيئة بالسيئة الا اذا كثر است رسول الله وبلغ الاموال القذت و كمال الاهانة فلا نسب احدًا من النصارى - ولا تصدى لهم بالشتم والقذت وهتك الاعراب وانا نقصد شطر الذين سبوا نبينا صلى الله عليه وسلم وبالخوافيه بالتعويج والايماض - ونكرم تسوسا لا يسبون ولا يقذون رسولنا كالاذل والعامة - ونعظم القلوب الغزوة عن هذه العذرة - و نذكروهم بالاكرام والتكرمة - فليس في بيان منا حوت ولا نقطة

ترجمہ خواہد نظر ہو اور۔

اور جو کچھ چاہتا ہے ظہور میں لاتا ہے پس یہ وعدہ کا مقتضا تھا کہ وہ کسر صلیب کیلئے اپنے مسیح کو بھیجے۔ اور کریم جب وعدہ کرتا ہے تو پورا کرتا ہے۔

اور میں حکم ہے کہ ہم نرمی اور حلم کے ساتھ محبت پوری کریں۔ اور بدی کے عوض میں بدی نہ کریں مگر اس صورت میں جب کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے اور اہانت کرنے اور فحش گوئی میں حد سے بڑھ جائے۔ پس ہم صباہوں کو گالی نہیں دیتے۔ اور دشنام اور عجز گوئی اور تنگ عزت سے پیش نہیں آتے اور ہم صرف ان لوگوں کی طرف توجہ کرتے ہیں جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بصراحت یا اشارات سے گالیاں دیتے ہیں۔ اور ہم ان پادری صاحبوں کی عزت کرتے ہیں جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نہیں دیتے اور ایسے دلوں کو جو اس پلیدی سے پاک ہیں ہم قبائلی تعظیم سمجھتے ہیں اور تعظیم و تکریم کے ساتھ ان کا نام لیتے ہیں۔ اور ہمارے کسی بیان میں کوئی ایسا حوت اور نقطہ

ترجمہ خواہد نظر ہو اور۔

دہرچ خواہد نظر ہو اور۔ مقتضائے وعدہ آن بود کہ مسیح خود را جهت شکن صلیب نفرستد۔ و کریم را عادت است

و کسرتان صلیب و کذب امرش با دلائل روشن است۔ و اما ما بودیم باین کہ با نرمی و درو بادی تمام محبت بکنیم و در جائے بد بدروئے کار نیابیم۔ بنی ہر گاہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور پانچ درشت می بہیم با نصاری را در شتام نمی بہیم و زہار دہر پوستین شان در نمی افیم و در سبہت ما خصوصاً متوجہ بانہا است کہ باشند و صراحت سید و آقا سے مارا (صلی اللہ علیہ وسلم) در شتام دہند۔ ما کشیشانی را کہ فات صقط گفتن ہزارند بزرگ و ایم۔ و دلہائے را کہ از میں گندگی و نا پاکی پاک اند احترام واجب داریم و نام شان بیکے مبرہا بگویم۔

ترجمہ خواہد نظر ہو اور۔

۱۵

۱۵

و ان نقض العهود من سير  
الکاذبين. نکیف یصدر هذا من  
اصدق الصادقین. وهو ملائک  
قدوس نور السموات والارضین۔  
لا یعزی الیه کذب ولا تخلف  
وعدہ کالمخلوقین۔ وقد تنزه  
شانه عن صفات المذوسین۔  
انظر الی وعدہ ثم انظر کیف  
بلغت دعوة الصلیب ذی کمالها  
وقطعت الاطماع عن زوالها۔  
وتزود ان خیامها کیف درست

کیونکہ نقض عہد جھوٹوں کی خصلتوں میں سے  
ہے۔ سو یہ امر اصدق الصادقین سے کیونکہ  
صادر ہو سکے۔ اور وہ قدوس آسمانوں اور  
زمین کا نور ہے اُس کی طرف جھوٹ  
اور تخلف وعدہ مخلوق کی طرح منسوب  
نہیں ہو سکتا۔ اور اُس کی شان دروغگو لوگوں  
کی صفات سے منزہ ہے۔ اس کے وعدہ  
کو دیکھ۔ پھر دیکھ کہ صلیبی دعوت کس  
کمال تک پہنچ گئی ہے۔ اور اس کے  
زوال کی امید قطع ہو چکی ہے۔ اور  
تم دیکھتے ہو کہ اُس کے خیمے رسول کے ذریعہ

یکسر شان هذه السادات۔  
وانما نرد سب السابین علی  
دجوهم جزاء للمفريات۔ منہ

نہیں ہے جو ان بزرگوں کی کسر شان کرتا ہو۔ اور  
صرف ہم گالی دینے والوں کی گالی ان کے منہ کی  
طرف واپس کرتے ہیں تاکہ انہر کی پاداش ہو۔ منہ

کہ ہر گاہ وعدہ کند ایفا کند چہ شکتن عہد شیمہ در ورغ زمان است چہ جائے کہ از راست ترین راستان  
سر بر زند۔ و آن پاک بر تر نور آسمان و زمین است۔ و چون آفریدہ باد ورغ و خلافت وعدہ  
با و منسوب نمی شود۔ و شان و سے بالاتر از در ورغ زمان است۔ اولاً نظر بر وعدہ اش کن باز نگاہے  
بینداز کہ دعوت صلیبی تاجہ پایاں رسیدہ و امید زوال آن بنو میدی بدل شدہ۔ خیمہ اش باطنہا

در میان ما حرفے نخواہد بود کہ کسر شان همچو بزرگان اذن پیدا شود کار ما جز این نہ کہ دشنام  
دشنام بندگان را بر روی شان باز پس نیز نیم تا انہا بر پاداش انترائے خود برسند۔ منہ



بجبالہا۔ واستحکم مریہ اقبالہا۔  
 ودخل فی دینہم افواج من  
 المسلمین۔ وملئت ديارنا  
 من المرتدین۔ وای شیئ اشد  
 مضاضة من هذا علی المؤمنین  
 الخیورین۔ وقد کذبوا وما نفعتهم  
 الذکری وما كانوا منتصین۔  
 وکنا نرجوا ان ندخل النصراری  
 فی اجیالنا۔ والآن یخلص من  
 راس مالنا۔ ویطمح فی اضلالنا۔  
 وقد فرقوا الابناء من الاباء۔  
 والاصادق من الاصدقاء۔ والامهات  
 من الاولاد۔ والحجائز من  
 فلذ الاکباد۔ فانظر والسمیان

کیسے مضبوط ہو گئے ہیں۔ اور ان کا لہبارتہ اقبال  
 کا نہایت پختہ ہو گیا ہے۔ اور ان کے دین میں ایک  
 فوج کثیر مسلمانوں کی داخل ہو چکی ہے اور ہمارا ملک  
 مرتدوں سے بھر گیا ہے۔ اور اس سے زیادہ  
 مومنوں پر اور کونسی جان کاہ سختی ہوگی۔ اور  
 انہوں نے اسلام کی تکذیب کی۔ اور نصیحت  
 نے کچھ بھی فائدہ نہ دیا۔ اور نہ باز آئے۔  
 اور ہم یہ امید رکھتے تھے کہ عیسائیوں کو اپنے  
 گردہ میں شامل کریں گے اور اب ہمارا ہی  
 راس المال چھینا گیا اور ہمارا گمراہ کرنے کے پیچھے  
 پڑے ہیں۔ اور انہوں نے بیٹوں کو باپوں سے  
 اور دوستوں کو دوستوں سے اور ماؤں  
 کو بچوں سے اور بوڑھی عورتوں کو انکے جڑگوں سے  
 جدا کر دیا ہے۔ اب دیکھو کہ کیا اسلام

چہ قدر امتوار گردیدہ۔ درین دراز اقبالش ہرچہ تمام تر حکم گشتہ۔ گرد ہے بسیارے از اہائے اسلام  
 در دین انہا درآمدہ و ملک ما از مردان پر شدہ۔ نزد مومن با غیرت بلائے جان کاہ تر ازین چہ خواہد  
 کہ ہر موز پئے تکذیب اسلام برآمدہ اند و از پند و اعطان طرفے بر نہ بستند۔ مادر بندان بودیم  
 کہ گردہ نصرانی را در گردہ خود در آیم۔ دلے انوں خود سرمایہ ما از دست ما میرد۔ و  
 از ہر گمراہ کردن ما کوشش ہا سے کنند۔ پسران را از پدران و دوستان را از دوستان  
 و مادران را از فرزندان و پیرو زمان را از جگر گوشہ ہا جدا کردہ اند۔ آیا ہنوز وقت آل

للاسلام الغریب ان ینصو بکسو  
 الصلیب<sup>†</sup> - اما حان ان تظہر  
 مواعید المحضوة الاحدیة - وقد  
 دیس المدین تحت اقدام النعمانیة  
 وفکرہوا الم تفتض مصلحة  
 حفظ الدین والملة - ان یبعث  
 اللہ مجددًا علی سراس هذه  
 المائة بالآیات والادلة لیکسر  
 ما بنی اهل الصلیان - ویظہر  
 الدین علی سائر الملل والادیان -

† قد سبق منا البیان فی تادیل  
 کسو الصلیب - فلیرجع الیه  
 القاری ویلعلم ان المعنی المشہور  
 فی العلماء من الا کا ذیب - مند

غریب کے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ کسر  
 صلیب<sup>†</sup> کے لئے مدد دیا جائے۔ کیا ابھی وقت  
 نہیں آیا کہ خدا تعالیٰ کے وعدے پورے ہوں  
 حالانکہ دین اسلام نصرانیت کے قدموں نیچے کچلا گیا،  
 اور ذرا فکر کرو کہ آیا یہ مصلحت کہ دین کو چھایا  
 جاوے تقاضا نہیں کرتی تھی کہ اس صدی کے  
 سر پر کوئی مجدد نشا نوں اور دلائل کے ساتھ  
 مبعوث کیا جائے تاکہ وہ اس بنیاد کو تھوڑے  
 کہ جو اہل صلیب نے بنائی۔ اور تمام دینوں پر  
 دین اسلام کو غلبہ دیوے۔

† ہم کس صلیب کے معنی بیان کر چکے ہیں پس  
 چاہیے کہ پڑھنے والا ان معنوں کی طرف رجوع  
 کرے۔ اور یاد رکھے کہ جو علماء میں معنی  
 مشہور ہیں وہ غلط ہیں۔

نرسیدہ کہ از پارہ پارہ کردن صلیب<sup>†</sup> دستگیری اسلام کردہ شود۔ و جان تازه در قابض  
 دیدہ آید۔ و آیا ہنوز اس زمانے نیامدہ کہ وعدہ حق تعالیٰ شانہ ایفا شود۔ حال  
 آنکہ اسلام لکہ کوب نصرانیت گردیدہ است۔ نکرے بکنسید کہ آیا صیانت دین  
 نمی خواهد کہ بر سر این صد مجددے بانث انہا و دلائل حقد مبعوث شود۔ تا  
 بنائے اہل صلیب را از پائے نہ آرد و ملہ اسلام را بر ملل د دیانہ با سر بندی بخشد۔

† سابقاً بارہ تادیل کس صلیب تشریح کردہ ایم خوانندگان آن را در خاطر بردارند و نیکو بدانند کہ آنچه  
 در میانہ علماء مشہور است از غلط کاری و کج فہمی انہا است۔ مند

ایہا الاخوان قوموا فرادی فرادی۔  
 ثم فکروا نصفاً ولا تکنونوا  
 کمن عادی۔ ایفتی قلبکم  
 ان تبلغ المصاب الی هذه  
 الحالات۔ و تصیق الارض علی  
 المسلمین والمسلات۔ و تکثر الفتن  
 حتی ترتعد منها القلوب۔ و تزداد  
 الکروب۔ ثم مع ذالک لاتنزل  
 نصرة الله من السماء۔ ولا یتتم  
 الوعد الحق من حضرة السکبیا  
 و تصفی رأس الماء کجھام۔ ولا  
 یزنی خیه وجه مجدد و امام۔ و  
 لاتغلی مرجل غیوة علام۔ مع  
 توالی الفتن و احاطتها کخمام۔

اے بھائیو! اکیلے اکیلے ہو کر کھڑے ہو جاؤ  
 اور پھر انصاف کے روئے فکر کرو اور دشمنوں  
 کی طرح مت ہو۔ کیا تمہارا دل یہ فتویٰ  
 دیتا ہے کہ مصیبتیں اس حد تک پہنچیں اور  
 مسلمانوں پر زمین تنگ ہو جائے۔ اور  
 فتنے بکثرت پیدا ہو جائیں یہاں تک کہ  
 ان سے دلوں پر لرزہ پڑے اور بے قراریاں  
 بڑھ جائیں۔ پھر باوجود ان تمام آفتوں  
 کے خدا تعالیٰ کی مدد آسمان سے نازل نہ ہو۔  
 اور خدا تعالیٰ کا وعدہ پورا نہ ہو۔ اور  
 صدی کا سر اس بادل کی طرح گزر جائے  
 جس میں پانی نہ ہو۔ اور کسی مجدد اور امام کا موہنہ  
 اُس میں ظاہر نہ ہو اور خدا تعالیٰ کی غیرت کی دیگ جوش  
 میں نہ آئے باوجودیکہ فتنے ابر کی طرح محیط ہو جائیں۔

برادران! خدا را یکان یکان اندیشہ بفرمائید و از دشمنی برکنار باشید۔ آیا دل شما  
 دوا دارد کہ مصیبت با باین پایان برسد۔ و زمین بر امانے اسلام تنگ بشود۔  
 و فتنہ با افزونی یابد تا بحدی کہ دلہا ازاں بلرزند و آب تپش با از سر بگذرد  
 و لے با این ہمہ مدد خدا از آسمان نرسد۔ و وعدہ اش بر روئے کار نیاید۔ و سرحد چوں  
 ابر بے باران را یگان سپری شود و امانے و مجددے برقع از رخ بر ندارد و باوجود  
 آنکہ فتنہ با چوں ابر چہان را فرا گرفته اند۔ هیچ غیرت الہیہ در حرکت نیاید۔

اھذا امر تقبلہ الفرامۃ الایمانیۃ۔  
 او تشهد علیہ الصحف الربانیۃ۔  
 الیس ہذا وقت فتنۃ و بلاء۔  
 و ساعۃ حکم و قضاء۔ و فصل و  
 امضاء۔ و زمان ازالۃ التھم و  
 ابراء۔ او ہذہ ثلثۃ ما امراد  
 اللہ ان یسد۔ و قضاء و ما شاء  
 الرحمن ان یرد۔ کلا بل  
 سبقت من اللہ من قبل بشارۃ  
 عند ہذہ الافات۔ و ملئت  
 الکتب من التبشیرات۔ فمن  
 الغباۃ ان تنسی البشارات۔ و  
 لا یرى الآثار والامارات۔ الیس  
 حقا ان غلبۃ الصلیب و شیوع

کیا یہ وہ بات ہے جس کو ایمانی فراموش قبول کر  
 سکتی ہے یا جس پر ربانی صحیفے کو اہی دیتے ہیں۔  
 کیا یہ فتنہ اور بلا کا وقت نہیں۔ اور  
 خدا کے حکم اور فیصلہ کی گھڑی نہیں۔ اور کیا  
 اسلام کو بری کرنے اور ہمتوں کے دگر کرنے  
 کا زمانہ نہیں۔ یا کیا یہ ایسا رخنہ ہے کہ خدا تعالیٰ  
 نے ارادہ نہیں فرمایا کہ بند کیا جائے یا ایسی تعمیر  
 ہے کہ اس رخنہ نے نہیں چاہا کہ رد کی جائے ہرگز نہیں  
 بلکہ اس سے پہلے قوم کو بشارتیں مل چکی ہیں اور  
 بشارتوں سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔  
 پس یہ نا سمجھی اور غباوت ہے کہ ان  
 بشارتوں کو بھلایا جائے اور نشاںوں  
 اور علامتوں کو نہ دیکھا جائے۔ کیا یہ بات  
 سچ نہیں ہے کہ صلیب کا غلبہ اور اس

کی فراموش ایمانی تو..... اس باب کی کنڈیا..... نوشتہ پڑ ایزدی شہادتیں امر می دہند۔ آیا اس زمان فتنہ و بلا  
 ...ساعت حکومت و فصل از قبل خدا نیست۔ وقت آن نیست کہ چہرہ اسلام را از آلائش اقرار و پیمان پاک  
 نمودہ شود۔ یا اس رخنہ ایست کہ خدا نمی خواہد کہ آن را بر بندد۔ یا تقدیر ہے کہ آن رخنہ نمی خواہد کہ رد بشود۔ نے نے بل  
 قوم را پیش زین وہ بارہ ہجرت ایام شردہ ہا دادہ اند و کتابہا ازین بشارت لبریز اند  
 از کوئی و نادانی است کہ آن بشارت را از یاد بردن و نظر بر آثار و  
 علامات نیزداغتن..... آیا راست نیست کہ غلبہ صلیب و شالغ شدن اس

هذا الدين القبيح - من اول  
 علامات ظهور المسيح - وعلیها  
 اتفق اهل السنة بالاقرار الصريح -  
 ولم یبق فرد منهم مخالفا لهذا  
 الحدیث الصریح - ولا یقبل  
 عقل سلیم وطبع مستقیم ان  
 تظهر العلامات بهذه الشوكة  
 والشان - وتبلغ الى حد الكمال  
 طرق الدجل والافتتان - وتنفضی  
 علی شدتها برهة من الزمان -  
 ثم لا یظهر المسيح الموعود الى هذا الاوان  
 مع ان ظهوره علی رأس المائة من المسلمات  
 وقد مضت المائة قریباً من  
 خمسها وانتهی الامر الى الغایات -  
 † لا یخفی ان المجدد لایاتی الا لاصلاح

بدین کا پسینا ظہور مسیح کی پہلی علامت ہے۔  
 اور اس پر اہل سنت نے اقرار صریح کے  
 ساتھ اتفاق کیا ہے اور کوئی فرد ان  
 میں سے اس حدیث صریح کا مخالفت نہیں  
 ہے اور عقل سلیم اور طبع مستقیم  
 قبول نہیں کر سکتی کہ علامتیں تو اس  
 شوکت اور شان کے ساتھ ظاہر ہوں  
 اور دجل اور فتنہ انگریزی کمال تک پہنچ  
 جائے اور اس پر ایک زمانہ بھی گند  
 جائے اور مسیح موعود اب تک ظاہر نہ ہو  
 باوجود اس بات کے کہ صدی کے سر  
 پر اس کا ظاہر ہونا امور مسلمہ دین میں سے  
 ہے۔ اور صدی بھی خمس کے قریب گند گئی ہے  
 انتظار مجدد کا امر نہایت تک پہنچ گیا۔ اور  
 † یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ مجدد موجودہ فساد کے

تحت قبیحہ .... اولی علامت ظہور مسیح موعود است - واول سنة باقرار صریح بر این اتفاق  
 دارند - وایچ نفسے از اوشال خلاف این حدیث صریح زرفتنه - عقل سلیم باور  
 نکنند کہ نشاںہا باین شان ظاہر بشوند و طریق فتنہ و فریب بسر حد پایان برس  
 زمانے دراز از زمان بران بگذرد و ہنوز مسیح موعود بروز نکند با آنکہ ظہورش بر  
 سر صد از مسلمات است واکنول از صد قریب بر پنجم حصہ آل گذشتہ - و انتظارش  
 † ظاہراً مجدد از چنے اصلاح مفاسد موجودہ سے آید و دوسے پر برگندیدن

و حان ان یرحمہ اللہ الضحفاء  
ویجبر ضیق امورہم - و  
یخرجہم من قبورہم - وقد

المفاسد الموجودة - و  
لا یتوجہ الا الی قلع ما  
کبر من السیئات الشایحة.  
ومن المعلوم ان الفساد العظیم فی  
هذا الزمان هو قتلہ اهل الصلحاء  
وهو الذی ہلک کثیرا من اهل  
الہواری والبلدان - فوجب ان یأتی  
المجدد علی رأس هذه المائة لهذا  
الاصلاح - ویکسر الصلیب ویقتل الخنازیر  
الاطلاح - ومن یکسر الصلیب فهو  
المسیح الموعود ففکرنا انہا الذی المسیح

بقیہا حاشیہ

وہ وقت آگیا کہ خدا تعالیٰ ضعیفوں پر رحم  
کرے اور ان کی تنگیوں اور تکالیف کا تدارک  
کرے اور ان کو قبروں میں سے نکالے۔

اصلاح کے لئے آتا ہے۔ اور اس ہی  
کلیج کئی کی طرف متوجہ ہوتا ہے جو  
پھیلی ہوئی بدیوں میں سے بڑی بڑی ہو  
اور یہ معلوم ہے کہ اس زمانہ میں فساد  
عظیم صلیبی کا رویوں کا فساد ہے۔  
اسی فساد نے بہت سے بیابانی اور  
شہری لوگوں کو ہلاک کیا ہے پس یا مہر  
واجب ہے کہ مجدد اس صدی کا اس اصلاح کیلئے  
آوے اور جو جب فساد و اعدائت کے صلیب اور  
قتل خنازیر کرے۔ اور جو شخص کے صلیب کرے۔ وہی  
سیح موعود ہے۔ پس اس امر کو لئے سعید آدمی موعود ہنہ

بقیہا حاشیہ

مردم ہا نعل دنیا کی گنہ وقت آن آمدہ کہ قدامہ بران نا تو اناں را نہ یا بد و تنگ ایشان بزواجی برگزاند۔ و از گونا گون

بیخ آن بدی می آرد کہ بزرگ ترین بدی ہائے آن وقت باشد۔ پوشیدہ نیست  
کہ شر بزرگ ہدایں زمانہ قتلہ صلیب است کہ بسیارے را از اہل بیابان و  
شہرا بر فلک ہلاک نشانہ بردانم آنگی بر برای صد مجد برائے اصلاح این فرمایا باید و  
صلیب را بشکند و خنزیران را بکشد و آن کہ گاد او شکستن صلیب است ہاں سیح موعود است۔ منہ

بقیہا حاشیہ

سیح کی انتظار کرتے کرتے لوگوں بہت رنج اٹھایا،  
 اور عوام کچے نیچے کچلے گئے ہیں اور انتظار کرتے کرتے  
 لوگوں کی آنکھیں پک گئیں۔ اے بزرگو! اور  
 شریفو! خداتم پر رحم کرے۔ اور اپنے  
 پاس سے تمہیں روشنی عطا فرماوے۔ نظر کرو  
 اور دوبارہ دیکھو اور خوب غور کرو۔ کیا یہ خداتعالیٰ  
 کا وعدہ نہیں ہے کہ وہ سیح موعود کو صلیبی زلزلوں کے  
 وقت میں نازل کرے گا۔ اور پھر وہ مسلمانوں پر رحمت  
 اور مدد کے ساتھ متوجہ ہوگا۔ اور اپنی عطا  
 ان پر پوری کریگا اور اپنے قول کی سچائی ظاہر  
 فرمائیگا۔ اور آپ لوگ جانتے ہیں کہ پادری لوگ  
 کیونکر اپنے مقاصد پر کامیاب ہو گئے ہیں اور  
 زمین کو اپنے ظہور کے ساتھ زیر و زبر کر دیا، اور انکی کارروائی  
 پر بڑی مدت گزرتی ہے پس اس سچے خدا کا وعدہ کھلس گیا

تعنى المنتظرون لاجل المسيح النازل  
 وديسوا تحت النوازل - وارمدت  
 عين المنتظرين - ايها السادات  
 والشرفاء - رحمكم الله و  
 اتاكم منه الضياء - انظروا  
 وكمروا والنظروا معنوا اليس من وعد  
 الله ان ينزل المسيح عند الزلازل  
 الصليبية - فيقبل على المسلمين  
 اقبال الرحمة والنعموة - ويمجزل  
 بهم الله طوله ويتم قوله بالفضل  
 والمنة - وتعلمون ان القسوس  
 كيف غلبوا على امورهم - وقبلوا الارض  
 بظهورهم - وظال عليهم الامم -  
 فابن ذهب ما وعد الصدوق الصمد -

مردم در انتظار سیح زحمتنا کشیده و در زیر بلا با پائمال گردیده چشمہا در راہش سفید گشته اند بزرگان  
 و کلاناں خدا نظرے در شتاب کنند نورے بر شتاب بخشد۔ اندیشہ بفرماید و سگا شہادہ کار بکنید۔ آیا  
 وعدہ الہی نبودہ کہ سیح را در شگام توہ صلیب فود فرستد و رحم و فضلش یار و یاور مسلمانان  
 بگرد و نعمت خود را بر ایشان تمام کند و راستی گفتار خود را بظہور بسیار و بر شتاب  
 پوشیدہ نخواہد بود کہ کشیشان در کار خود کامیاب و شاد کام گردیدہ۔ و زمین را  
 بظہور خود زیر و زبر نمودہ اند۔ و مدتے دراز بقا بر کار وائی نہا شدہ۔ اکنون چو شد وعدہ آن خدائے صادق۔

وترون ان افواجا من المسلمین۔  
 ارتدت وخرجت من هذه الملة۔  
 ففکروا ایس هذا رذیمة عظی  
 علی الشریعة المحمدیة۔ ثم معدلک  
 سبوا نبینا المصطفیٰ۔ ووطنوا  
 فی دیننا وبلغوا الامر الی  
 المنتهی۔ امکنهم اللہ منا  
 وما مکننا من العدا۔ تلک  
 اذا قسمة ضیزی۔ وان کنتم  
 تنظرون مصائب اخری۔ فانا للہ  
 علی هذا المرأی والنهی۔ اتريد ان یعدم  
 الاسلام کل الانعام۔ ولا یبقی اسمہ  
 ولا اسم نبینا خیر الافام۔ ثم ینظر  
 المسیح بعد فناء الملة و اختلال

اور آپ لوگ دیکھتے ہیں کہ ہزار ہا مسلمان تہذیب  
 کر دین اسلام کو چھوڑ گئے ہیں۔ پس سوچ لو  
 کہ کیا یہ نہایت بڑی مصیبت ہمارے  
 دین محمدی پر نہیں ہے۔ اور پھر انہوں نے  
 بد فہمی پھیلانے کے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی  
 بھی دی۔ اور ہمارے دین اسلام پر اعتراض کئے اور جوگی  
 اور بات کو اتہام تک پہنچا دیا۔ کیا خدا نے ان کو  
 دکھ دیے کیلئے موقعہ دیا۔ اور میں نہ دیا۔ پس یہ  
 تقسیم تو ٹھیک ٹھیک نہ ہوئی۔ اور اگر آپ لوگ  
 اور مصیبتوں کے منتظر ہیں پس بجز اناللہ کے  
 اور کیا کہیں۔ کیا آپ لوگ چاہتے ہیں کہ اسلام  
 بالکل معدوم ہو جائے اور اسلام ادا آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کا دنیا میں نام و نشان نہ رہے پھر سچ موجود  
 کلت اسلام فنا ہوئیے بعد از نظام کین ظل پذیر ہونے

شامی بینید ہزاروں مسلمان جامعہ ارتداد دہر کر رہے اند۔ انصافاً جو کئی بلائے بزرگتر از ایں بر دین  
 چرخا ہد بود۔ ایں گزشتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم را دشنام دہند۔ دین تین ماہ ہدف اعتراضات  
 سازند و ذمہ بجا کنند و کار از حد گذاریند۔ آیا خدا ریسان ایشان را دواز کردہ و بر سوا سلط  
 گردانیدہ کہ از دست انہا رنج و آزار یابیم۔ بخدا این تقسیم کہ خوب نیست۔ و اگر شما در انتظار مصیبتا  
 بزرگتر از ایں نشسته اید ما بجز از اعتراض چہ گوئیم۔ آیا شما آزند و اید اسلام بالکل از ہم پاشند  
 و اثرے از اسلام و ازل ذات خیر نظام و علی الصلوٰۃ والسلام و دنیا نماند۔ و سچ بعد از فنا کلت اسلام



النظام - وانتم تقرؤن ان الملة  
لا تری يوم الزوال بالکلیة - و  
لا تنفک منها اثار القوة والشوكة  
، بينما هي كذلك فينزل المسیح  
المجدد علی راس المائة - و هو  
یاتی حکما وعدلا و یقضى  
بین الامة - فيجمع السعداء علی  
کلمة واحدة - بعد اقبول المسلمین و آراء  
مختلفة - و اسماء هذا المجدد ثلاثة و ذکرها  
فی الاعادیت الصحیحة مرثیہ حکم و مهدی  
و مسیح - اما الحاکم بنامدی انه ینخرج فی  
زمن اختلاف الامة - فیحکم بینهم  
بقوله الفصل والادلة القاطعة  
و عند زمن ظهوره لا توجد

کئے چھے ظاہر ہو۔ اور آپ لوگ کتابوں میں پڑھتے  
ہیں کہ ایسے زوال کا دن اسلام پر کبھی نہیں آئیگا۔  
اور شوکت اور قوت کے عیوضات کبھی اس کی جگہ نہیں  
ہونگے۔ اور اسلام اسی حالت پر ہوگا کہ مسیح موعود  
صدی کے سر پر نازل ہو جائیگا۔ اور وہ حکم عدل  
ہو کر آئیگا اور امت کے اختلاف دُور کرے گا  
اور سعید لوگوں کو بعد اختلافات کے ایک  
کلمہ پر جمع کر دے گا۔ اور اس مجدد کے  
تین نام ہیں جو احادیث صحیحہ میں تصریح  
مذکور ہیں۔ یعنی حکم اور مهدی اور مسیح۔  
اور جیسا کہ روایت کیا گیا ہے حکم کے نام کی  
یہ وجہ ہے کہ مسیح موعود امت کے اختلاف کے وقت میں  
ظاہر ہوگا۔ اور ان میں اپنے قول فیصل ساتھ وہ حکم دیگا  
جو قریبا نصیب ہوگا۔ اور اس زمانہ کے وقت میں کوئی

داشک شیرازہ دین جلوہ گر بشود۔ و شاد و کتب می خوانید کہ مثل ای روز سیاه ہرگز بہرہ اسلام  
نخواہد بود۔ و علامات شوکت و مہابت ابدا از دے شق طح نخواہد گشت۔ ہم درین اثنا مسیح موعود  
بروز کند و او حکم عادل باشد و اختلافات را از میانہ امت رفع سازد و فرخندہ بختان  
را بعد از پراگندگیہا بر یک کلمہ جمع آرد و آں مجدد را سر تا نام امت کہ در احادیث  
صحیحہ تصریح مذکور است یعنی حکم و مهدی و مسیح۔ از قرار روایت حکم بجمہت آں امت کہ مسیح موعود در وقت غیاب  
است نازل شود۔ و باقول فیصل در میانہ اختلافات حکمی کند کہ قرن اضعاف باشد۔ در ایامی کہ او ظہور فرماید جملہ

عقیدۃ الآ و فیہا اقوال - فیختار  
 القول الحق منها ویترک ما هو  
 باطل و ضلال - و اما المہدی فیما  
 روی انه لا یأخذ العلم من العلماء -  
 ویفہدی من لدن ربہ کما کان  
 سنة الله بنبیہ محمد خیر الانبیاء -  
 فانہ ہدی و علم من حضرة الکبریاء -  
 و ما کان له معام اخر من غیر الله  
 ذی العزة و العلاء - و اما المسیح  
 فبا روی انه لا یستعمل للدين

۱۶

المراد من نفظ المسیح کما جاء فی  
 الحدیث الصیح مسیحان - مسیح  
 قاسط خارج فی آخر الزمان - و مسیح  
 مقسط فی ذلک الاوان فالذی  
 یزتی امره بالاسباب السودیة الاضیہ  
 و یسبح کل عذرة الارض بالخیل

۱۷

عقیدہ ایسا نہیں ہوگا جس میں کئی قول نہ ہوں۔  
 پس وہ حق کو اختیار کرے گا اور باطل اور گمراہی  
 کو چھوڑ دینگا۔ اور مہدی کے نام کی وجہ جیسا  
 کہ روایت کیا گیا ہے یہ ہے کہ وہ علم کو علماء سے  
 نہیں لینگا اور خدا تعالیٰ کے پاس سے ہدایت پائینگا  
 جیسا کہ اللہ جل شانہ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو اسی طریق سے ہدایت دی۔ اس نے محض  
 خدا سے علم اور ہدایت کو پایا۔ اور مسیح کے  
 نام کی وجہ جیسا کہ روایت کی گئی ہے یہ  
 ہے کہ وہ دین کی اشاعت کے لئے تلوار

۱ مسیح کے نفظ سے مراد احادیث سے روئے ذریعہ  
 ہیں۔ ایک مسیح ظالم آخری زمانہ میں آئے  
 والا۔ اور ایک مسیح عادل اسی زمانہ  
 میں آئے والا۔ میں وہ شخص جو رومی طریقوں سے  
 کام چلائے اور زمین کی ہر ایک ناپائی کو ذیل جولو  
 کے ساتھ چھوٹا اور طرح طرح کی تحریعت

دست زدۃ احوال متعددہ خواہند بود۔ لاجرم ادق را از میانہ اختیار و باطل و اضلال را ترک بکنند  
 و بحسب روایت مہدی بسبب آن امت کہ علم را از علماء نگیرد بل بلا توسط احد سے  
 از خدا ہدایت یابد چنانکہ نبی خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت فرمود۔ و او از خدا اشرف  
 بالہام و مکالمہ و تعلیم دادہ شود۔ و وجہ اسم مسیح بر طبق روایت آنکہ او در اشاعت امر حق

۱۸

۱ از قرآن اور یہ نفظ مسیح بردن اطلاق یافتہ۔ مسیح بیداگر کہ در آخر زمان پیدا شود۔ و در مسیح دادگر  
 کہ در ان زمان پور فراید خصوصاً شکار غنای باد کار گیرد و ہرگز نہ ناپائی و گنگی زمین را با جملہ فرومایہ دست کرد و

سیوفا مشہورہ و لاسنہ مذوبہ۔  
بل یکون مدارہ علیٰ مسجہ برکات  
السماء۔ و تکون حربہ انواع التفرعاً

الذنیۃ۔ ویستعمل انواع  
التحریت و المکائث و التلبیس  
و الخدعہ و یؤید الباطل  
بسنائر اقسام الدجل و الدنس  
و التمیوہ و التخطیہ۔ فهو  
المسیح الدجال و امراة التوزیر  
و تزیین الباطل و الامتلال۔  
و الذی یغوض کل امرآة الی  
حضورہ الکبریا۔ و یقطع الاسباب  
و یبعد منها و یحکف علی الدعاء  
و ینسی من الاسباب الی  
المسبب حتی یمسح بتوکلہ  
اعتان السماء۔ فذالک هو المسیح  
الصدیق۔ و امراة تأیید الحق  
و کما ینجوبہ الغریق۔ و  
المسیح اسمٌ مشترکٌ بینہما

تفسیر

یہ نیزہ سے کام نہیں لے گا۔ بلکہ تمام مدار  
اس کا آسمانی برکتوں کے چھوہے پر ہو گا۔ اور  
اس کا حربہ قسم قسم کی تفسیر اور دعا

اور نکر اور تلبیس اور فریب سے  
کام لے گا۔ اور تمام قسم کے  
دجل اور فسق سے باطل کی تائید  
کرے گا۔

پس وہ مسیح دجال ہے۔ اور  
کام اس کا تزییر اور گمراہ کرنا ہے

گر جو شخص اپنا ہر ایک امر خدا تعالیٰ  
نے سپرد کرے گا اور قطع اسباب کر کے  
دعا پر زور ڈالے گا۔ اور اسباب  
سے سبب کی طرف دوڑے گا  
یہاں تک کہ اپنے توکل کے ساتھ  
آسمان کی سطح کو چھو لے گا یہ مسیح صدیق  
سے اور اس کا کام حق کی مدد کرنا اور  
غریق کو بچانا ہے۔ اور مسیح کا  
لفظ دو چیزوں میں مشترک ہے۔

کار از صیغ و سنن نیکو بل جملہ کار و بار اوستہ مسیح برکات آسمانی باشد و حربہ او دعایا گوناگون و

ہر نوع تحریف و نکر و تلبیس و فریب مدکار آورد و ہر رنگ دجل و زور و دودغ و  
حقہ بازی از بہر بطرح داون نارسستی معرفت نماید۔ آل مسیح دجال امت و کار او فریبیدن  
و از راہ برون و آراستن دودغ امت۔ و لیکن شخصے کہ جملہ امر خویش بخدا سپارد و از اسباب  
بریدہ ہمہ ہمت برد دعا بگمارد و از اسباب رذی بسبب سازد بیارد و حتی کہ از کمال توکل سطح آسمان

تفسیر

۱۷

۱۸

۱۹

والدعاء - فاشكر واالله انه موجود في زمنكم وفي هذه البلدان -  
 وانه هو الذي يكلمكم في هذا الاوان -  
 وهذا يوم تنزل فيه البركات - وتظهر  
 الآيات - ويعود الايمان الغريب  
 الى موطنه - ويخرج لؤلؤ العلم  
 من معدنه - هذا هو اليوم الذي  
 توحيست منه قلوب الكفار - و  
 انجست رقة عيون عيون الابرار -  
 وهذا يوم توقيظ الغافلين -  
 و رقة المتيقظين - و

ہوگی۔ پس خدا تعالیٰ کا شکر کرو کہ  
 وہ تمہارے زمانہ اور تمہارے ملک میں موجود ہے  
 اور وہی تو ہے جو اس وقت تم سے کلام کر رہا ہے۔  
 اور یہ وہ دن ہے جس میں برکات نازل ہوتی ہیں اور  
 نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ایمان کا سفر اپنے وطن کی  
 طرف رجوع کر رہا ہے۔ اور اس کے معدن علم کے  
 موتی نکل رہے ہیں۔ یہ وہ دن ہے جس سے  
 کفار کے دلوں میں دھڑکا بیٹھ گیا ہے۔ اور  
 غیبِ رقت کی درجے برابر کی کھلی آنسوؤں سے  
 ظاہر ہو رہے ہیں یہ دن غافلوں کے جاگنے کا دن  
 اور جاگنے والوں کی رقتِ قلب کا دن ہے۔

مسجد الطی - مسجد تحت التری - وہی  
 المسجد الصدیق علی - لما عیس من  
 بطشة القوم کابن مریم امام الهدی  
 وعیس من جور السلطنت مع  
 الضعف والمسکنة و تهاویل اخرى

آسمان کا سیخ اور زمین کا سیخ منہ

خواہر بود - خدا را شکر کیا آید کہ اور ملک شما در میانہ شما موجود وہاں است کہ با شما تکلم می کند و این حدیث  
 کہ برکات در آن نزول می فرماید و نشانها آشکار می شود - و ایمان غریب بوطن خود باز پس می آید و کان کے  
 در علم بیرون می دہد - این روز ہے است کہ خفتانے ازل مدد دل کفار راہ یافته و دیدہ پاکان از کمال  
 رقت چشمہ سراسر شک و داند ساخته اند - امروز روز بیداری غافلان و رقت بیداران - و روز قبول

دمت بساید لویح صدیق و کار او ناید حق و در ہا نیدن غرق امت - و لفظ سج بر سج آسمان  
 سج زمین ہر دو اطلاق سے یا بد - منہ

اور یہ دن قبول اور رد کا دن ہے۔ اس میں قبول کرنے والوں کے جوہدہ کشادہ اور خندان اور پیمانے والے ہیں۔ اور رد کرنے والوں کے منہ ترش اور بد شکل اور ناشناس ہیں۔

اور جس نے صادق کے پاس آکر اس کی تصدیق کی اس نے نئے سرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تصدیق کیا اور اپنے امتزغ کو جمع کر لیا اور جس نے اعراض اور انکار کر کے صادق کی کتاب کی وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منافق بن گیا اور کچھ نہ ڈرا۔ یہ میرا قول نہیں بلکہ یہی خدا تعالیٰ نے تاکید فرمایا ہے۔ میرے بعوت ہونے کے ساتھ تمام زاہد اور عابد آزمانے گئے۔ اور مجھے وہی دل جانتے ہیں جو بدلنے

وهذا يوم القبول والرد من رب العالمين - اما الذين قبلوا فتوى وجوههم متهللة مستبشرة عارفة - واما الذين ردوا وجوههم كالحة وميمة مستنكرة - وكل يرمى ما كسب في هذه والاخرة - فمن جاء الصادق مصداقا فقد صدق الرسول مجددا - وجمع مثلا مبدا - و من اعرض عن الصادق نهي نبي الله و ما بالي التهدد - و ما اقول من تلقاء نفسي بل هذا ما قال بهي واكد القول و شدد - اقبلت ببعثتي جوع الزهاد العباد - ولا يعرفني الا

در دست - آنکه پذیرنده روی ہائے شان و عثمان و خندان و شناسا استند و روی ہائے سرباز زنان ترش و زشت و ناشناسا استند - ہر کہ در نزد صادق آمد و صدقش را پذیرفت او از نو تصدیق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کرد و امور پریشان خود را فراموش آورد - و آنکہ از گردن نشی و انکار کریم بکذیب صادق بر بست او گردن از فرمان رسول کریم پیچید و بیسے درد دل نیاورد - این گفتار ہوائے من نیست بل گفتار تاکید پروردگار است ہمہ زاهدان بہ سبب بعثت من آرموده شدند - و مرا نمے شناسند مگر دلہائے

گئے۔ اور ستقیم کئے گئے۔ مگر اس ملک کے اکثر علماء کا دل مر گیا اور خدا نے اُن کا نور ہدایت اور زیر کی چھین لی۔

مجھے اکثر کافر کہتے ہیں اور نہیں جانتے کہ کس کو کہہ رہے ہیں۔ اور حق سے عناد پھیرتے ہیں اور قبول نہیں کرتے۔ اور خدا تعالیٰ کے نشان دیکھتے ہیں اور پھر ہدایت نہیں پاتے اور مجھے گالیاں دیتے ہیں اور میری بیگنی کیلئے کوشش کرتے اور منصوبے بناتے ہیں۔ اور مجھ سے اور میری جماعت سے ٹھٹھا کرتے اور بُرے بُرے نام رکھتے ہیں۔ اور عنقریب ظالم لوگ جان لیں گے کہ کہاں پھیرے جاتے ہیں۔

قلوب الابدال والاولاد۔ و اما علماء هذه البلاد۔ فماتت قلوب اكثرهم وبعدوا من السداد۔ و ذهب الله بنور هدايتهم۔ و ضيأ درايتم۔ و تركهم كالمخذولين۔ يكفرون ولا يعرفون من يكفرونه ويعمھون۔ و يعرضون عن الحق و لا يقبلون۔ و يرون آيات الله ثم لا يهتمون۔ يستونى و يشتمونى و يسعون لاجاحتى و يمكرون۔ و يستفرون منى و من جاعتى و بسوء الالقاب ينهبون۔ و سيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون۔

کہ تبدیل و استقامت در انہا جا گرفتہ۔ بسیارے از علمائے این بلاد دل مشاں مردہ د از راستی دور افتادہ۔ و خدا نور ہدایت و زیرکی را از انہا باز گرفتہ و از یاری و یاوری انہا دست باز کشیدہ۔ کافر می گویند و منی دانند کہ کافر می گویند۔ و سرگرد انہا می کشند و از قبول حق گردن می کشند و نہ می پذیرند۔ خدا را نشانہا می بینند و دیدہ و انہی کشند و بارہ من بد سے گویند و از پئے از پا در آورند و تگاہا کشند و بر من و گردہ من خندہ بازند و پناہا می بد یاد آوند۔ و در نیست کہ ستمگران بدانند کہ سر انجام کار ایشان چہ خواهد بود۔

پھر لے بزرگوں کے گردہ - آپ لوگوں کو معلوم ہو کہ مجھے کئی سال سے الہام ہو رہا ہے۔ اور میں اس بات کو عام خاص پر ظاہر کرنے کے لئے حکم کیا گیا ہوں کہ وہ مسیح صدیق جس کے اترنے کیلئے اس امت کو وعدہ دیا گیا ہے کہ وہ مصلیٰ فتنوں کے شائع ہونے کے وقت اترے گا وہ یہی بندہ ہے جو صدی کے سر پر مبعوث کیا گیا۔ اور حکم کیا گیا ہے کہ تا خدا تعالیٰ کی حجت اہل مصلب پر پوری کرے اور دلائل قاطعہ کے ساتھ ان کے غلو کو توڑے۔ اور تمام کفار کا قطع ہند کرے اور جو لوگ بے توشہ ہو رہے ہیں ان کو مستحق جدید عطا فرمادے اور خدا کے ڈھونڈنے والوں کو نوبت بخیزی دے یعنی ان لوگوں کو جو خدا تعالیٰ کی خدمت میں آ رہے ہیں اور خود تہمتیں اور جناب خاتم الانبیاء

ثم اعلموا یا جموع کرام - انی الامم من اعداؤم - وامرؤ من رب علام - ان اظہر علی خواص و عوام - ان المسیح الصدیق الذی وعد نزولہ لہذا الامۃ عند شیوع فتن حماة المصلب والکذارة۔ ہو هذا الصبد الذی بعث علی رأس المائۃ - وامر ان یتتم حجة اللہ علی اهل المصلبان والفیادیۃ - ویکسو غلوم بالادلة القاطحة - ویقوی بالایات اصرا الملة - ویقطع معاذیر الکفرۃ - ویاتی بمتاع جدید للمقویین - و یشی للطالبین - الذین یطلبون مواضع رحمہم ویحبون خاتم النبیین -

جماعت بزرگان بدانید کہ چند سال سے تشریف الہام یافتہ ام و مامورم باینکہ برخاص و عام اظہار آنر بکنم کہ آن مسیح صدیق کہ نزولش برائے میں امت در وقت فتنہ ہائے حامیان مصلب موعود امت من بعد ہستم کہ بر سر صد مبعوث شدہ ام و مامورم باین کہ حجت خدا بر پرستاران مصلب تمام بکنم و بنیاد غلو انہا را با دلائل قاطعہ از پادر آمدم - و امر ملت با ناث نہا استوار بنایم و ہر گونہ بہانہ ہائے کافران را از سر برم و بے نواہیاں را برگ و ساز نو بہر سامنہ و چونیدگانے را قرہ و سامنہ کہ راہ رھانے پرودگا را چونید - و خاتم النبیین را دوست دارند

عليه صلوات الله والملائكة واخياري  
 الناس اجمعين - وقد سبق البيان  
 مني ان هذا الوقت وقت ظهور  
 المسيح الموعود - وقد تمت  
 كلمة ربنا صدقاً وحقاً وادقاً بالعهود -  
 وكيف لم يعرف وقد طال امد  
 الانتظار - وظهر كما ورد من  
 الآثار - وقد مضت مدة على  
 صواعق الفتن الصليبية - وارتد  
 فوج من الامم المحمدية - و  
 ما بقى بيت الا دخلت فيه نصائبه  
 وقلت على الارض انوار ايمانية - فلا سلقى  
 الرب الرحيم في هذه الايام - و  
 زاد معرفتي بتوالي الوحي والالهام.

۱۵

۱۵

وصلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے ہیں اور اس  
 نبی پر نذر اور اس کے فرشتوں اور تمام نیک بندوں کی طرف سے  
 دردمو۔ اور میں پہلے کچھ چکا ہوں کہ یہ وقت سرخ موعود  
 کے ظہور کا وقت ہے اور ہمارے رب کی بات صدق  
 اور سچائی سے پوری ہو گئی۔ اور اس نے اپنے مہم دو کو پورا  
 کیا۔ اور کس طرح پورا نہ کرتا اور اس کے وعدے کی  
 مدت بہت گزرتی تھی۔ اور تمام نشانیاں پوری  
 ہو چکی تھیں۔ اور صلیبی فتنوں کی آندھیاں بھی  
 بہت مدت تک چل رہی ہیں اور ایک فوج امت محمدیہ  
 میں سے مرتد ہو چکی ہے اور کوئی گھر خالی نہیں رہا  
 جس میں نعرانیت داخل نہیں ہوئی۔ اور ایمانی  
 انوار زمین پر کم ہو گئے ہیں۔ میں خدائے رحیم نے  
 مجھے ان دنوں میں بھیجا۔ اور وحی اور الہام کو  
 متواتر نازل کر کے میری معرفت کو زیادہ کیا۔

برسے از خدا و فرشتگان و کافہ مردم صلوات و تسلیم باد (قبلا نگارش یافته کہ این وقت  
 وقت ظهور سرخ موعود است و گفتار پروردگار ما براستی و دستی سرانجام نیکو حاصل کرده و  
 عدو خود را ایفا فرموده و چگونه ایفا فرمودے در حالیکہ مدتے دیر باز بر عدوہ اش سپر شد  
 و ہمہ نشانہا پیدا رگشتہ و تند باد ہائے فتن صلیبیہ از زمانے دماز و زیدین گرفتہ و گردے بسیار  
 از امت محمدیہ سراز بارہ اسلام بیرون کشیدہ بود و خانہ نمائندہ کہ نعرانیت ملان سرزدہ داخل نشد۔ و انوار ایمانی  
 بر زمین کم گردید لهذا خدائے رحیم مرا در چہ روز با فرستاد و از پائے وادن وحی و الہام نور معرفت مرا میفرود

۱۵



و قَوَانِي بَخَوَارِقِ وَ كَشْفِ كَالْبَدْرِ  
 التَّامِ - وَ وَهَبَ لِي عِلْمَ دَقَائِقِ  
 الْقُرْآنِ - وَ عِلْمَ أَحَادِيثِ رَسُولِهِ  
 وَ مَا بَلَغَ مِنْ أَحْكَامِ الرَّحْمَنِ - وَ  
 فَهَمْنِي أَنَّهُ مَا قَدِمَ وَ مَا آخَرَ وَ عَدَّةُ  
 مِنَ الدَّوَانِ - بَلْ أَنْزَلَ أَمْرَهُ عَلَيَّ وَأَسْأَلُ  
 وَالزَّمَانَ - وَ مَخْذَلًا كُنْتُ مَا يَسْرُنِي  
 قَلِيلٌ مِنَ الْآيَاتِ وَالْعِلْمِ مَا - بَلْ كُنْتُ  
 اسْتَقِلُّ الْكَثِيرَ لَفَرْطِ اللَّحْمِ وَالرَّغْبَتِ فِي  
 الْبَيِّنَاتِ مِنَ الشَّهَادَاتِ - وَ كُنْتُ مَا  
 أَرْضَى مِنَ اسْتِيفَاءِ بِاللَّفَاءِ - وَ مَا أَقْبَحَ  
 مِنْ شَمْسِ الْحَجْرِ بِأَقْلِ الضِّيَاءِ - بَلْ كُنْتُ  
 اجْتَنِبُ مَهْلًا كَدْمَاءَهُ - وَ مَا كَلَّ مَصْفَاؤُهُ -  
 فَنَوَالَتِ آيَاتِ رَبِّي لِتَسْلِيَتِي بِحَقِّ الطَّائِفَاتِ

اور خوارق اور کشف روشن کے ساتھ مجھے  
 قوی کیا اور مجھے دقائق قرآن شریف کا علم  
 عطا فرمایا - اور ایسا ہی علم احادیث کا  
 عطا کیا - اور مجھے سمجھایا کہ اُس نے اپنے  
 وعدہ کو مقدم یا مؤخر نہیں کیا - بلکہ  
 اپنے امر کو عین وقت پر نازل فرمایا -  
 اور باوجود اس کے میں اس بات پر راضی نہیں  
 ہوا تھا کہ تھوڑے نشاوں اور علامتوں پر مہر کر دیا -  
 بلکہ باعث رغبت شہادتوں اور ثبوتوں کی بہت کو  
 تھوڑا جانتا تھا - اور تھوڑی چیز اور تھوڑی روشنی  
 پر قناعت نہیں کرتا تھا - بلکہ میں  
 ایسے چشمے سے دُور رہتا تھا جس کا پانی مکدہ  
 ہو اور صاف نہ ہو - پس میری تسلی کیسے  
 خدا تعالیٰ کے نشان متواتر نازل ہوئے ہیں تاکہ

و از خوارق روشن کشف تعویث من بنمود - و علم دقائق قرآن بر من اندانی بفرمود - و چہنیں در  
 علم احادیث بروی من بکشود - و بر من آشکار کرد کہ تقدیم و تاخیر در وعدہ اش ہرگز راہ نیافتہ  
 بل امر خود را در عین وقت نازل کردہ و با این ہمہ نخواستم کہ قناعت بر نشا ہندے قلیل و  
 علامتے چند بکنم بل از شدت رغبت در شہادات و ثبوتها بسیار را اندک شمردم و بر چیز اندک  
 و روشنی قلیل سرفرود نیاوردم - بلکہ من از این چشمہ دوری می جستم کہ آبش مکدہ باشد -  
 پس برائے تسلیت من نشا ہنایے الہی پیائے نازل شدند تا اینکه روان من اطمینان کلی بر یافت

مجتی ولمعت مجتی - واعطیت  
 بصائر من الله المنان - وغذیت  
 بلبلان السکینه والالہینان - ودرء  
 عن نفسی کل شہوة وتؤرت من  
 ایدی الحضرة باشحة مومضة - و  
 وضحلی بصدق العلامات - وتلاوا  
 الایات - وشهادة صحف رب  
 السموت - ونجوسید الکائنات - اننی انا  
 المسیور الموعود - وانه تمت بی المواعید <sup>لہو</sup>  
 وان الله فعل ما شاء - وله التخییری  
 کلاما احسن فی حکم اداساء - یلقی الروح  
 علی من یشاء - ولا یسئل عما یفعل  
 و هو مالک السموت و  
 الارضین -

میری جان مطمئن ہو گئی - اور میری راہ روشن ہو گئی  
 اور کئی قسم کے روشن نشان مجھ کو دیئے گئے - اور  
 اطمینان اور سکنت کا دودھ مجھے پلایا گیا - اور میرے نفس  
 سے ہر ایک قسم کا شہدہ دُور کیا گیا - اور میں خدا  
 تعالیٰ کے ہاتھوں سے روشن شعاعوں ساتھ منور کیا گیا  
 اور علامات صادقہ اور روشن نشانیوں اور  
 کتاب اللہ اور احادیث سے میرے پکھل گیا  
 کہیں سچ موعود ہوں - اور یہ کہ میرے ظہور کے ساتھ  
 عہد اور وعدے پورے ہو گئے - اور  
 خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے - ہر ایک امر میں  
 اس کا اختیار ہے - جس پر چاہتا ہے روح طاق  
 ہے - اور وہ اپنے کاموں سے پوچھا  
 نہیں جاتا - اور زمین و آسمان کا دہی  
 مالک ہے -

در اہم آشکار گردید - دینیں نشانہائے روشن بر من از زانی شدند - دشیر سکینت مرا نوشانی شد  
 و ہر گونہ شیعتی از روانم دور کردہ شد و خود دست خدا باشعاہائے روشن مرا نمود فرمود  
 و از علامات صادقہ و نشانہائے مدخشاں و کتاب اللہ و حدیث بر من کشودند کہ من بلا شہدہ  
 سچ موعود ہی ہستم - و ظہور من بوجوب اتمام ہمہ عہد ہا و وعدہ ہا گشت - خدا ہر چہ خواہد کند  
 د اور ہر امر اختیار کلی دارد گو آں امر بجان شما بد باشد یا نیک - بر ہر کہ خواہد انقائے رُوح کند  
 یا سچ کس را نمی رسد کہ اورا بر کار ہائے او سبحانہ باز پرس کند کہ مالک زمین و آسمان ہمان است -

وكنت اعلم ان العلماء يكذبون  
ويجعلونني عرضا للسهام - ويقولون  
انه شق العصا ونخرج من اجماع  
ائمة الاسلام - فوالله ما  
نمشيتهم ما سئوت امرا اوحى  
التي من الله العلام - واتي ذنب  
اكبر من ان يكتم الحق من خوف  
الانام - وما وردت هذا المورد  
من غير الامر والاعلام - وما  
كان لي ان استقبل من هذا  
المقام - وما جئت كطارق اذا عرفت  
بل جئت كبدر طلع في ام القرشي -  
وعندي شهادات لمن يردني -  
وايات لقلب و عي - وقد

اور میں جانتا تھا کہ علماء میری تکذیب کریں گے  
اور مجھے اپنے تیروں کا نشانہ بنائیں گے اور کہیں گے  
کہ اس نے اجماع کو توڑا اور عقیدہ اجماعی سے  
خارج ہو گیا پس بخدائیں اُن سے نہیں ڈرا اور  
کسی امر کو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے الہام ہوا  
پوشیدہ نہیں رکھا اور اس سے بڑھ کر اور کونسا  
گناہ ہوگا جو خلقت کے درک حق کو چھپایا جائے  
اور میں نے اسے سچکے بغیر اعلام النبی سے قدم  
نہیں رکھا - اور میرا یہ بھی اختیار نہ تھا  
کہ میں اس مقام سے معافی چاہتا - اور  
میں ایسا نہیں آیا جیسا کہ یہ نہیں ایک ناخواند  
ہمان رات کو آجاتا ہے بلکہ میں اس چاند کی طرح  
نکلنا چاہتا تھا مگر میں طلوع کیا - اور میرے پاس دیکھنے والوں  
کیسے گواہیاں ہیں اور میں کیسے گویا رکھنے والا ہوں

من نیکے دانستم کہ علماء مدعیان تکذیب من بودہ - مراد بت تیرے خود خواہندہ و خواہند  
گفت کہ میں کس خلاف اجماع کو داغ عقیدہ اجماعی خروج نمود - بخدا اذ انان نترسیدم و امر را اندامور طمحات  
نیوشیدم و خود گناہے بزرگتر ازین چه باشد کہ از بیم خلایق بدمه برحق انداخته شود - من در اینجا بے اجازہ خدا  
پانہادہ ام - و مر ازینا نمود کہ ازین مقام پندش میکردم - من زہنہا چوں ہمان ناخواندہ در ہنگام  
شب نیامدہ ام - من چون در سے آمدہ ام کہ در کہہ نگر مہ طلوع فرمود - جہت کے کہ بریند  
گواہی ہا دارم و برائے دے کہ حق را ضائع نے کند نشانہا در دست من است - زمانہ

شهد الزمان ان الاوان هو هذا  
 الاوان - بما ظهرت الصلوات - و  
 زادت الغواية والطغيان - و  
 تری القسوس كيف هولوا النفوس

اور زمانہ نے اپنی حالت موجودہ کے ساتھ  
 گواہی دے دی ہے کہ وقت ہی وقت ہے، کیونکہ  
 صلیب غالب ہو گیا اور گمراہی زیادہ ہو گئی - اور  
 تو پادریوں کو دیکھتا ہے کہ کیونکر ان کی سخت کوشش

+ انا ذکونا غیر مرقۃ کید القسوس  
 وما نحلہم کیف یکون اثرہ علی  
 النفوس - فاعلموا انما لانزید  
 بھذہ الکلمات - ان یدفع سیئاتہم  
 بالسیئات - بل الواجب علی  
 المؤمنین ان یصبروا علی ایذائہم  
 ویدفعوا بالحسنۃ سیئاتہم  
 الذی نشأت من اھوائہم -  
 ولا ینظروا الی سبہم وازدرائہم -  
 فان اللہ تبارک وتعالیٰ ارحم لنا بالصبر  
 فی القرآن - وقال سمعون اذی کثیرا  
 منہم والصبر خیر فی ذالک الاوان -  
 نعم لہم یصبر فلیس لہ حظ من  
 الایمان - فاصبروا علی ایذاء القسوس  
 واتقوا - واذا شتموا فلا تشتموا -

+ ہم نے بار بار پادریوں کے مکر کا ذکر کیا ہے  
 اور میں معلوم نہیں کہ دلیلی پر اس کا کیا اثر  
 ہو گا - پس یاد رکھو کہ ہمارا ان کلمات  
 پر مطلب نہیں کہ بدی کا بدلہ بدی کیساتھ  
 لیا جاوے۔ بلکہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ ان  
 کے ایذا پر صبر کریں - اور بدی کا نیکی کے  
 ساتھ معاوضہ دیں -

کیونکہ خدا تعالیٰ نے جس صبر کیلئے حکم فرمایا ہے۔  
 اور فرمایا کہ جب تم اپنی کتاب تک دکھ دیے جاؤ تو  
 صبر کریو۔  
 پس جو شخص صبر نہ کرے اس کو ایمان سے بہرہ نہیں  
 ہے مگر صبر کر دو - اور مقابلہ سے بچو - جب  
 گالیاں سنو تو گالی مت دو اور

از حالت موجودہ گواہی دید کہ وقت ہیں وقت است پر صلیب چیرو گوگردی ہر جہد مورانا گرفت دی ہی کشیشاں

+ کہتا رہا کہ کشیشاں ذکرے در میان آور دیم ونمی وایم کہ دلہا اذایں چہ اثر پذیرند -  
 آگاہ ہاشید کہ ماہر گوگردی ہم کہ پاداش جسی باہمی کدہ شود - بکہ مومن را لازم است کہ بر ایذا  
 انہا صبر فرماید ونبی را کہ جو پہلے انہا است باہمی دفع کنند و دشنام و اشتہار آمل را  
 بچشم اغراض برہنند نیز کہ خداوند بزرگ مارا در قرآن کریم برائے صبر امر فرمودہ وگفتہ  
 کہ از دشمن گفتار آئے بد بسیار خوابید شنید و شکیبائی دماغ روزگار بہتر  
 خواهد بود - لہذا ہر کہ شکیب بخویند او از اہل ایمان نیست - پس باید کہ بر ایذاے  
 کشیشاں صبر فرماید و از بچہ مقابلہ برسد - وچوں دشنام دہند دشنام مدہد

و دَعَا النَّاسَ فَنَسَلَهُمُ وَالرَّمْلَانَ - و  
 قَدْ فَوَّضُوا خَيْرَ الرِّسْلِ وَرَفَعُوا أَمَانَ -  
 فَمَنْ كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يَرِي ضَرُورَةَ  
 عَبْدٍ يَكْسُو الصَّلِيْبَ - وَيَرِي الْآيَاتِ  
 وَيُوَيِّدُ الدِّينَ الْغَرِيبَ - وَكَانَ يَحَارُ  
 فِي أَمْرِي فَهَمَّهُ - وَيَفْرَطُ وَهَمَّهُ -  
 حَتَّى لَا يَدْرِكُ هَذَا السُّوْفُوْرَ عَقْلَهُ  
 وَلَا يَجِبُ بِهِ الذَّمُّ لِعَاجِ حَقْلِهِ -  
 بَلْ يَرْتَابُ بَعْدَ رُوقِي - وَيَأْبَى تَصْدِيقَ  
 دَعْوَتِي - وَيَضْمُرُ إِلَى طَلَبِ الْآيَاتِ -  
 أَوِ النَّصُوصِ وَالْبَيِّنَاتِ - لِإِزَالَةِ مَا  
 وَادْعُوا لِأَعْدَائِكُمْ وَاسْتَرشدُوا - و  
 إِذْ عَمَرُوا طَوْلَ الدُّوْلَةِ الْبُوطَانِيَّةِ وَ  
 أَشْكُرُوا وَلَا تَكْفُرُوا - وَارْحَمُوا  
 تَرَحَّمُوا - مَنْ

اور مدبرانہ روش نے لوگوں کو ڈرا دیا۔ اور رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے گالیوں میں اور امن اٹھ گئی۔  
 پھر اس کے بعد جو شخص ایسے بے حد کی ضرورت نہ دیکھے  
 جو کبر صلیب کرے اور نشان دکھلا دے اور  
 دین غریب کی تائید کرے اور سیر مقابلہ میں اس کا فہم  
 حیرت میں ہو اور اس کا وہم بڑھ جائے یہاں تک  
 اس بھید کو اس کی عقل شانت نہ کر سکے اور  
 اس کے سبب کیفیت میں یہ دانہ پیدا نہ ہو سکے بلکہ  
 میری نسبت اس لقب کو خیال کر کے شک میں پڑے  
 اور یہ دعویٰ کی تصدیق انکار کرے اور نشانوں کو کھلب کھلیے  
 یا نصوں اور صحیح قیید کے پانی کا محتاج ہوتا اپنے شہادت

۱۹  
۱۹

من کے لئے دعا کرے۔ اور سلطنت  
 برطانیہ کا احسان یاد کرو۔ اور  
 رحم کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ منہ

۱۹  
۱۹

کہ مردم از جلد ہا در مقام پر فریب انہا در ہر اس اند رسول کبر صلی اللہ علیہ وسلم ناگفتنیہا گفتند  
 و امن بر خاست۔ با این ہمد از کس ہنوز ضرورت ہجو شخصے را نہ بیند کہ صلیب ما بشکند و  
 نشان نماید تا تائید دین غریب بکند۔ و در امر من سرا سیمہ و میرمن باشد و فرودش از در یافت این  
 فروماند۔ و کشت عقل و سے این دانہ نہ ہر۔ در نسبت من انگشت شک گزارد  
 و بر تصدیق و حویم انکار دارد۔ و برائے رفع شک و شہادت ندی بہ نشان و نصوں آرد

۱۹

بقیہا ہا شہیدان۔ و برائے دشمنان دست دعاے بر فرازید و برائے انہا ارشد ہوا امید و احسان ہے  
 سلطنت برطانیہ یاد کنید۔ تا ساسیہ نکند۔ وہم کنید۔ بر ظاہر رحم کردہ شود۔ منہ

عراة من الشبهات. فها انا قائم  
لمواساته كالاخوان - والتبي دعوته  
تلبية نحاتت على فبحج العطشان -  
و ساروی غلته بزال البرهان -  
و اصفی البیات - و اما  
النصیحة السنی می متی  
بمقتضی المحبة و اخلاص الطویة.  
فهی ان لا ینهض احد علی غلافی  
و لا بصحة النیة - و الذی یبارینی  
طالباً لنعوم و الحجج و الادلة او محموا علی  
طلب الای و الخوارق الساویة - فطلیه ان  
یرفق عند المسئلة - و یراعی دقائق التقوی و  
الهدون و التوددة - و لا یتخرج من الادب و  
حسن المخاطبة - فانه من عارض اهل الحق

دور کرے۔ سوئی اس کی غمخواری کیلئے بھائیوں کی  
طرح کھڑا ہوں۔ اور میں اس کی دعوت کو اس  
طرح قبول کرتا ہوں جیسا کہ ایک شخص پیاس کی فریاد سے  
ڈر کر بلد تر اس کو جواب دیتا ہے۔ اور میں مغرب میل کے  
آبِ لال اس کی پیاس کو بجھاؤنگا صیغہ کے معنی پانی کے ساتھ  
اُس کو میرا ب کرؤنگا۔ مگر میری طرف سے اخلاص دل کے ساتھ  
نصیحت ہے کہ کوئی شخص بجز صحت نیت کے اس کام کے  
لئے کھڑا نہ ہو۔ اور جو شخص میرے مقابلہ پر اس غرض سے آئے  
کہ تاجحد سے نعوم اور دلائل طلب کرے  
یا آسمانی نشانوں کا مطالبہ کرے۔ پس  
اُس پر لازم ہے کہ نرمی کے ساتھ سوال کرے  
اور تقویٰ اور ہمتی کے دقائق کی رعایت رکھے  
اور ادب اور حسن مخالفت سے باہر نہ جائے  
کیونکہ وہ شخص جو ان لوگوں کا مقابلہ کرتا ہے

ایک جیت فکساریش چون برادران ایستادہ ام - دباگ ویرا چون شخصے بکوش قبول می شنوم  
کہ تشند جان بلب را ویدہ و فریادش شنیدہ بجا مترزدی جانیش می رود، محبتیں من نیز ہم تشند  
طلب حق را زلال راستی میدہم و باب صافی بیان سیرایش می کنم و لیکن از روی اخلاص  
نصیحت می کنم کہ بیج نفس را نمی باید کہ بغیر دوستی نیت اقدام این امر بنماید و برابر من بستند  
تا در بارہ نعوم و دلائل مسئلت بکنند یا نشان آسمانی را باز بر بیند بلکه لازم کہ بر فرق و لطفت  
و صحت نیت پیرسد و ادب تقوی و تانی را نگہ دارد و از حد ادب و گفتار نیکو بیرون نرود -

و اهل القدوس القدیر - و مخالف عبدًا  
 آید من الرب النصیر - فمثله کمثل  
 رجل ورجابة لیصطاد تسورة -  
 و ما عد له عدة و ان صید الاسود  
 ولو بالجناد امر عسیر - فکیف اصطیاد  
 آسا الله فان لهم شان کبیر -  
 لا یباریهم الا شقی او فزیر -  
 ولا یفتوی علی الله الا اشقی  
 الناس - ولا یکذب الصدیق الا اخ  
 الخناس - وقد ظهرت معنی الآیات -  
 و قامت الشهادات - و لکنی اری اکثر  
 علماء هذہ الدیلر - قد کبر علیهم  
 الاقرار بعد الانکار - و قد جرت  
 سنتهم - او احدا منهم اذا غلط في الاقتار

جو حق پر اور اہل اللہ میں اور اس بندہ کی مخالفت  
 اختیار کرتا ہے جو خدا سے تائید یافتہ ہے پس اُس کی  
 مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک شخص ایک بیشہ میں اس عرض  
 دہن ہنر کا ایک شیر کو شکار کرے حالانکہ شکار کرنے کیلئے کوئی  
 تیاری اُس شخص نہیں کی اور نہ کوئی ایسا ساز و سامان اسکے پاس ہے اور  
 شیر کوئی شکار کرنا مشکل ہے اگرچہ لشکروں کے ساتھ ہو اور خدا کے  
 شیر کوئی شکار کئے جائیں اُن کی تو بڑی شان ہے اور کوئی اُن کے  
 مقابل پر بجز ریخت یا اندھے کے نہیں آتا اور خدا پر وہ  
 اقربا باندھے ہے جو بد بخت ترین مخلوق جو اسد استبانہ کی  
 حد تک ذیبت کرتا ہے جو شیطان کا بھائی ہوا نہ تحقیق مجھ سے  
 نشان ظاہر ہوگی میں اور گواہیاں قائم ہوں میں مگر میں اس  
 ملک اکثر مولویوں کو دیکھتا ہوں کہ انکار کے بعد اقرار  
 کرنا ان پر بھاری ہو گیا ہے - اور ہے اُن کا طریق ہے  
 کہ جب کوئی اُن میں سے ایک مرتبہ غلطی کر چکے ہے

چرا کہ اہل حق و مردان خدا بجز کفر و با یاری یافتہ ہر مذکورہ پیکار دند چون شخصے می باشند کہ ہر پھیر ذن شیر ذن  
 روز حال آنکہ بیچ ساز و برگے بر آقا بلہ شیریں ہتیا نکوہ دنہ اسکو جنگ با خود داشته دہر گاہ کہ استعداد ہم جہت عید  
 ہتیا نکوہ است - پس چگونہ جرات میکند و مید شیریں بیشہ با سپاہ و لشکر ہم کار سے دشوار است پس شیریں خدا را کہ شاکہ شاکون  
 میداند چگونہ انگندن شان آسان باشد - و بیچ کسی بجز سیاہ بختے نمی پسندد کہ بقیال ایس شخص شیریں باستد و مدد بر خدا  
 بستن را جز بدترین مردم بیچ کسی روحانی دارد و غیر از برادر اہرن کذیب راستان نمی کند - ہر آئینہ از من نشا ہما مار شدہ  
 دگوہا ہما برد کا نامہ ابالسید از مولویوں ایس بلوا اند کہ اقرار بعد از انکار بر ہا ہما نیلے گران است - و شیوہ شان آنکہ

وهدوی فی وهداة الاخطاء - فشق علیه  
 الی آخر عمره ان یزجم الخ الصواب  
 وینتھم مهجة اولی الالباب -  
 اویغنی عنه الندم - بعد ما زلت القدم -  
 فیاحسوة علیهم انهم لا یتقون الله  
 ویعلمون انهم بمرآة - وتوسمهم عیناہ -  
 ویبون آی الله ثم لا یظرون - و  
 یبلون حل عام ثم لا  
 یتوبون - وقد تمت  
 حجة الله علیهم ثم لا  
 یخافون - وانی اری ان الکتب  
 فی رسالتی هذه بعض الایات - التي  
 اظهرها الله لازالة الشبهات لعل الله  
 ینفع بها بعض الصالحین والصالحات المؤمنین

اور خطا کے گڑھے میں گر جاتا ہے تو یہ اس کو ایک  
 مشقت دکھائی دیتی ہے کہ پھر راہ کی طرف بڑھتا ہے  
 اور عقلمندوں کی راہ اختیار کر لے یا اپنی لغزش  
 پر کچھ ندامت پیدا ہو۔ پس اُن پر انوس  
 کہ وہ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اور جانتے ہیں کہ  
 کہ اس کی نظر کے نیچے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی  
 آنکھ اس کی دید بانی کر رہی ہے خدا تعالیٰ کے نشان دکھانے  
 پھر ایسے پتھر میں کہ گویا کچھ نہیں دیکھا۔ اور ہر ایک برس  
 آزمائے جاتے ہیں اور پھر تو یہ نہیں کرتے۔  
 اور خدا تعالیٰ کی حجت اُن پر پوری ہو گئی  
 اور وہ نہیں ڈرتے۔ اور جس مناسب دیکھتا ہوں کہ  
 اپنے اس رسالہ میں بعض وہ نشان دکھوں جن کو  
 خدا تعالیٰ نے شہادت کے طور پر کیئے ظاہر فرمایا ہے  
 تا شاید اس سے اہل ایمان نفع اٹھائیں۔

ہر گاہ از ان یکے را خطائے سر بر زند در دغاگ خطا بسر در افتد و باز براد سخت دشواری گردد  
 کہ میل براد راست یارد یا پئے خود مردان را بگیرد یا اقلًا بر لغزش خود کہ پیشانی بمالد - وائے  
 بر انہا کہ باک از خدا ندارند و نیک میدانند کہ اومی بینند دیدہ اش دید بانی انہا می کند -  
 نشانہائے خدا را می بینند و باز چنان وانمایند کہ چیزے ندیدہ اند - و ہر سال ابتلائے بر سر انہا  
 دارد آید و باز نمی آید حجت خدا بر انہا تمام شد - وئے نمی ترسند - و من اکنون قرین معلومت می بینم  
 کہ میں رسالہ بعض نشانہائے خود را ترقیم بکنم - شاید بعض طالبان حق را نفع بخشد -



فمنها ان الله تعلق بعثني  
 على رأس المائة - وارسلني عند  
 غلبة اهل الصليبان و شيوع  
 سمر الكفارة - وامرني عند  
 ما استعرت جرمهم و علا امرهم . و تقضت  
 قسومهم على العامة - و فتحوا  
 ابواب الاسر تداد على و بوجه الفجرة -  
 و حرکوا اصفا فحما باهوية الاباحة .  
 و تراوت فتن مهلكة - و ظهر هول  
 القيامة - و وهب لي لکسر الصليب  
 معرفة لا يوجد تخليوها في  
 احد من اهل الملة - و ان  
 کتبي شهادة قاطعة على هذه الخطيئة  
 و قد افحمت بها حماة النصرانية .

سو ان نشانوں میں سے ایک نشان یہ ہے کہ  
 خدا تعالیٰ نے صلیب کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا اور  
 صلیب پر میرے غلبہ کے وقت مجھے بھیجا ہے اور مجھے موت  
 مامور کیا ہے جبکہ عیسائی مذہب کے حامیوں کے لئے شدت  
 بڑھ گئے اور انکا کام اونچا ہو گیا اور انکے پادری  
 عامۃ الناس پر ٹوٹا پڑے ۔ اور بد فعل لوگوں پر  
 مرتد ہونے کے مدد وازے کھول دیئے اور انکا  
 تختوں کو اباحت کی کھول کے ساتھ ہلا دیا ۔ اور ہلاک  
 کرنے والے فتنے ظاہر ہو گئے ۔ اور ہول قیامت  
 برپا ہوا ۔ اور خدا تعالیٰ نے مجھے کسر صلیب کیلئے  
 وہ معرفت عطا فرمائی کہ اس کی نظیر دوسرے مسلمانوں  
 میں پائی نہیں جاتی ۔ اور میری کتابیں اس  
 خصوصیت پر شہادت قاطعہ ہیں اور ان سے  
 میں نے نصرانیت کے حامیوں کا منہ بند کر دیا ہے

ان جملہ نشانوں نے امت کو خداوند بزرگ مابہر سرمد برپا فرمود ۔ اور وقت غلبہ صلیب مافرساد  
 و مراد نہیں تھے مامور کرو کہ ذغال حامیان صلیب نیک برافروخت و کارشان بلندی گرفت  
 و کشیشان انہا بر حامیان دین تاختند و بر دوسے فسق عشال دہائے ارتداد باز کشوند و دین  
 بے قیدی و اباحت را نیلے دراز نمودند و فتنہ ہائے بہر جانوادار شدند و ہنگامہ رستخیز پریدار  
 و خداوند عالمیان بہت شکستن صلیب مرا معرفتے کہ امت فرمودہ کہ نظیرش در غیر من محال  
 است ۔ در مخصوص این باب کتب من شہادت قاطعہ می باشند ۔ بواسطہ ان کتب بانی دین نصرانی

فما استطاعوا ان ياتوا بالمعاذير  
المعقولة - وينقضوا احدا من  
الدلة - وكان وقتي هذا وقت  
كانت العيون فيهما مدت الى  
السنوت من شدة الكربة . بما  
اضل الناس اهل الدجل بكل ما  
امكن لهم من الاطماع والاختصاع  
والخدیعة - ثم مع ذلك كثرت  
التشاجر في هذا الزمان بين الامة -  
وما بقي عقيدة الكوفية امتلات  
ونزاع في الفرق الاسلامية .  
واقضت الطبائع حكما ليحكم  
بالعدل والنصفة - فحكمتني  
سابق و اراد ان يرفع المشاجر تم

پس وہ لوگ کوئی عند معقول پیش نہیں کر سکتے  
اور نہ کسی دلیل کو توڑ سکتے ہیں - اور  
میرا وقت ایک ایسا وقت تھا کہ نہایت  
بیکراری سے آنکھیں آسمان کی طرف لگی  
ہوئی تھیں - کیونکہ اہل دجل نے  
جہاں تک ان کے لئے ممکن تھا طبع اور  
دھوکا دینے سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے -  
پھر باوجود اس کے اس زمانہ میں مسلمانوں  
میں نہایت درجہ اختلافات واقع ہے - اور کوئی  
ایسا عقیدہ باقی نہیں رہا جس میں مسلمانوں کے  
فرقوں میں اختلاف اور نزاع نہ ہو - اور  
لوگوں کی طبیعتوں نے ایک حکم چاہا جو عدل  
اور انصاف کی فیصلہ کرے سو خدا تعالیٰ نے مجھے  
حکم مقرر فرمایا تاکہ ان کے اختلافات کے

راکبر رہتا ام - و مقتدر انہا نامند کہ عند معقول پیش آندا مجھے را از جہتہائے من برکنند - و این  
وقت تھے بود کہ دیدہ ہا از بس بے مائی منتظر آن بودند ..... زیرا کہ اہل دجل و قریب ہر قدر ممکن بود از راہ  
قریب و آذ خزانے مردم ہا از راہ بودند - علاوہ انان در این زمان خود در میانہ فرق ہائے اہل اسلام  
جنگ و جدل و دار و گیر و پیکار از پایاں در گذشتہ عقیدہ نامند کہ در نزد فرقہ انفرق اسلام  
اختلاف و نزاع و مان نباشد - لا جرم طبیعتہا بصعبان حکمے را آند و کہ زند کہ بعدل و نصفت در میانہ این ہمہ  
اختلافات نمود از ظلمت ممتاز سازد لہذا خداوند بزرگ مرا حکم مقرر فرمود تا مرا فہم ہر قضیہ ہائے اختلافات

واقضی بینہم بالحق والمعدلة۔  
ان فی ہذا لایة لقوم متفکرین۔  
بل ہی من اعظم آی اللہ  
عند حزب متدبرین۔

ومن آیاتی انہ تعالیٰ وهب  
لی مملکة عارقة للحادة فی اللسان  
الحریبة۔ لیكون آية عند اهل  
الفکر والغفلة۔ والسبب فی  
فی ذالک انی کنت لا اعلم الحریبة۔  
الاظیفنا لا تسمى العلمیة۔ فطق  
العلماء یقعضون ویکسرون عود  
نعلوی وخبزتی۔ ویتردون علی  
علمی و معرفتی۔ لیبرؤن العامة  
منی و من سلسلتی۔ وشهدوا

مقامات میری طرح شروع کئے جائیں اور میں ان کا فیصلہ  
کروں۔ اور اس میں فکر کرنے والوں کیلئے  
نشان ہے بلکہ تدبیر کرنے والوں کے نزدیک  
یہ سب نشانوں سے بڑا نشان ہے۔

اور میرے نشانوں میں سے ایک یہ ہے  
کہ خدا تعالیٰ نے عربی زبان میں ایک  
ملکہ عاروق عادت مجھے عطا فرمایا ہے تاکہ فکر  
کرنے والوں کیلئے وہ نشان ہو۔ اور اس کا  
سبب یہ ہے کہ میں بزرگان اور حقیر شہ بود کے  
جن کو ملیت نہیں کہہ سکتے عربی نہیں جانتا تھا میں  
علماء نے میرے علم کی کٹھالی کو غم دینا اور ٹوٹنا  
چاہا۔ اور میرے علم کی عیب گیری اور نکتہ چینی  
شروع کی تاکہ عوام کو مجھ سے اور میرے  
سلسلے سے بیزار کر دیں۔ اور اپنی طرف سے یہ

شان در پیش من بشود ومن قول فیصل دوباره آمل امضا بحکم۔ در این نشانے است جهت آنما کہ  
اندیشہ کنند بلکہ نزد کسانے کہ فکر سے کنند نشانے بزرگتر ازین نیست۔

واز جملہ نشانہا این است کہ خداوند حکیم مرا جہارتے فوق العادہ در زبان عربی کرامت فرمودہ تا اہل فکر  
و تدبیر کی نشانے بزرگ باشد۔ اصل راز آنکہ من از لسان عرب جز از مایہ اندکے کہ بران لفظ علم راستی آید  
مد دست نہا شتم۔ و علمایں بلاد در دنبال آن بر آہند کہ چوب علم مرا بخانند و شکستند و علم مرا عرضہ خود  
ساعتن گرفتند بقصد آنکہ وہ دہائے عامہ مردم از من و از طریق من بیزاری پیدا کنند و باواز دل غرور

من عندهم ان هذا الرجل لا  
 يعلم صيغة من هذه اللسان -  
 ولا يملك قراضة من هذا العقيان -  
 فسألت الله ان يكملني في هذه اللجة -  
 يحفظ واحد الدهر في مناجم البلاغة -  
 والحث عليه بالابتغال والضواعة -  
 وكثير اطراحي بين يدي حضرة  
 العزرة - وتوالى سوالي بجهد  
 العزيمة وصدق الهمة - واخلاص  
 المهجة - فاجيب الدعاء - و  
 ادنيت ما كنت اشاعر - وفتحت لي

+ قد جاؤني الآثار - وتواتر في  
 الاخبار - ان المسبح الموعود  
 والمهدى الموعود - قد ركب  
 نسبه من الحقيقة العيسوية  
 والهوية المحمدية - شطر

شہرت دے دی کہ یہ شخص عربی کا ایک صیغہ بھی  
 نہیں جانتا - اور اس سونے میں سے ایک  
 ریزہ کا بھی مالک نہیں - پس میں نے  
 جناب الہی میں دعا کی کہ وہ مجھے اس زبان میں  
 کامل کرے - اور اس کی بلاغت و فصاحت میں مجھے  
 بینظیر بنا دے اور میں نے نہایت عاجزی اور تفرع سے  
 درخواستیں کی اور جناب الہی میں گرا - اور گرا گرایا  
 اور صدق ہمت اور اخلاص جان اور کوشش  
 بلیغ کے ساتھ اس سوال کو بار بار جناب الہی میں  
 کیا - پس دعا قبول کی گئی - اور جو  
 میں نے چاہا تھا وہ مجھے دیا گیا - اور عزمیت کے

+ آثار اور اخبار میں تو اترے یہ بات  
 آچکی ہے کہ سیح موعود اور مہدی موعود  
 کا وجود حقیقت عیسویہ اور مہدیت  
 محمدیہ سے مرکب ہے - کوئی جز آسکا

کہ میں کس از سلسلہ عرب تا بلکہ بعض سے باشد - و ازین ندیزدہ ماہم در دست ندادو - ناچار  
 از جناب الہی درخواستم کہ مرا ہمارے دو این لسان کرامت بفرماید - و در فصاحت  
 و بلاغت مرا یگانہ زمانہ بسازد - و در این دعا سوز و گمانہ و درد و نیاز را از حد گذرانیدم  
 و رخاک آستانہ اش بر دوشم - و از صدق ہمت و عزم مصمم این مسکت را پیایے  
 عرض کردم تا آنکہ دہانے من بموقع قبول جا گرفت و آنچه خواستم مرا دادند - و در ہائے

+ آثار و اخبار تو اتر اند کہ جو سیح موعود و مہدی موعود از حقیقت عیسویہ و مہدیت محمدیہ ترکیب و تخیل یافتہ است -

ابواب نوادر العربیة - واللطائف  
الادبیة - حتی املیت فیہا رسائل  
مبتکرة - وکتبا محبوة - ثم

من ذالک و شطر من هذا - و بعض  
بعض آخر حازا - و روحانیہا  
ساریة فی وجودہ - بل انما حی  
نار و قودہ - ظہر تافیہ علی  
طور البروز - و ہما بوجودہ  
کالمو المرموز - و کان من  
الشیون المحمدیة بلاغۃ  
الکلام - کما اشار الیہ اعجاز کلام  
اللہ العلام - فاعطی منہ حظ  
للمسیح الموعود - لیدل علی  
الظلیة و اتحاد الوجود - لثلا  
یکون طبیعته فاقدة لهذا  
الکمال - فان المحمان لا یلیق  
بشان الظلال - فوجد غضا طویا  
من هذه الشجرة الطیبة -  
وغمره ماء ظلیة النبوة کما

بعض  
بعض  
بعض

نوادر اور لطائف ادب کے دروازے میرے پر  
کھولے گئے۔ یہاں تک کہ میں غزلی میں کئی نو طرز  
رسالے اور بلاغت آراستہ کتابیں تالیف میں پھر

اور کوئی جزا اس کا اس میں موجود ہے۔ اور  
بعض بعض کے مقابل پر واقع ہیں۔ اور دونوں کی  
روحانیت اس کے وجود میں سرایت کرنے والی ہے  
بلکہ وہ روحانیت اس کے میزبان کی آگ ہے اور دونوں  
اس میں بطور برزخ ظاہر ہوئی ہیں اور اس کے وجود کا  
وہ بھید ہیں۔ اور محمدی نشانوں میں سے  
ایک بلاغت تھی جیسا کہ قرآن شریف اس کی طرف  
اشارہ فرما رہا ہے۔ پس سچ موعود کو  
ظلی طور پر وہ نشان عطا کئے گئے تاکہ  
اس کی طبیعت اس کمال سے خالی نہ ہو  
کیونکہ محروم ہونا ظلی کی شان سے بعید ہے  
پس سچ موعود نے اس پاک حضرت سے تازہ تر  
میوہ پایا اور نبوت کی طبیعت نے اس کو اپنے  
پانی میں ڈھانک لیا جیسا کہ امت کے کاملوں کی  
شان ہے۔ اور اسی طرح اس نے حضرت  
عیسیٰ علیہ السلام کے کلمات بطور ورثہ

بعض  
بعض  
بعض

لطائف عربیت و نوادرش پروردگار من باز کردند۔ چنانچہ ہر سالہ ہا چند بطرز نو و پرازنما در مسان تازی تالیف نام

پارہ انہی و بہرہ انان دے موجود۔ پارہ با پارہ در برابر ایستادہ۔ و  
روحانیت ہر دو بوجودش مد گرفتہ بلکہ آن روحانیت ہیزم آتش اوست۔  
و آن ہر دو بروز آد دے ظاہر دراز نہاں وجود اومی باشند۔ و از نشانہائے  
محمدی شان بلاغت ہم بودہ۔ چنانچہ اعجاز قرآن کریم اشارہ بہ آن کردہ است۔ پس

بعض  
بعض  
بعض

عزمتها علی العالماء - وقلت  
یا حزب الفضلاء والادباء - انکم  
حسبتمونی اُتیا ومن الجهلاء -

ہوشن اکمل من الامة - وکذاک وجد  
ارتان کلمات ابن مویم - طیبہ سلام اللہ  
وعلی نبینا الذی جعلہ اللہ اشرف  
والکرم - ولما کانت حقیقۃ  
المسیح الموعود معمورۃ فی  
المحقیقین المذكورین - وضمیلتہ  
متلاشیۃ فیہما ومنعدم العین -  
ومستتبعۃ لصفاتہما فی الدارین -  
غلب علیہا اسمہما ولہر یبق  
منہا اسم و رسم فی الکوئین -  
وانعدم المغلوب وبقی فیہ  
اسم الغالب وتقدر لہ فی السماء  
اسم ہذین المبارکین - ہذا  
ما اوقعہ اللہ فی البالی - و  
تلقاۃ حدسی وفراسقی من  
لادن ربی لا کمالی - واما

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
الحمد للہ رب العالمین  
والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد  
والآلہ الطیبین

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
الحمد للہ رب العالمین  
والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد  
والآلہ الطیبین

تیں نے اس ملک علماء پر وہ کتابیں پیش کیں۔  
اور کہا کہ اسے فاضلو اور ادیبو: تمہارا  
میری نسبت یہ گلن تھا کہ میں اسی اور جہاں ل

پائے۔ ان پر اور ہمارے نبی پر سلام ہو۔  
اور جبکہ مسیح موعود کی حقیقت ان دونوں  
مذکورہ حقیقتوں میں فرق تھی۔ اور  
ان میں مطہل اور ستلاشی تھے۔ اور  
ان کی صفوں کے پیرو تھے اس نے  
ان دونوں برگزیدوں کا نام اس پر غالب  
ہوا اور اس کا اپنا نام و نشان کچھ  
نہ رہا۔ اور مغلوب معدوم ہو گیا

اور غالب کا نام رہ گیا۔ اور اس  
کے لئے آسمانوں پر ان دونوں مبارکوں  
کے نام رہ گئے۔ یہ وہ سترے  
جس کو خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا۔  
اور خدا تعالیٰ کی طرف سے میری فرست نے اس  
کو قبول کیا۔ مگر وہ امر جو مسلمانوں

در پیش علماء میں ہلا عرض نمودم۔ وگفتہ فی فضلہم وادبائہم نسبت میں گلن داشتید کہ میں جہاں ل اسی ہستم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
الحمد للہ رب العالمین  
والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد  
والآلہ الطیبین

سبح موعود را خللا تشریف آں شان عطا فرمودند تا او ... ازین  
علیہ طبیعت عاری ماندہ ازین کمال محروم نمایند۔ زیرا کہ حرمان شایان شان  
اطلال نمی باشد آخر سبح موعود انرا درخت ... میوہ تازد و تریا۔  
ذلیلیت نبوت و اب خودش غوطہ برداد چنانچہ شان کا ملون امت بودہ امت۔ منہ

اور درحقیقت عین ایسا ہی تھا اگر خدا تعالیٰ کی تائید میرے شامل حال نہ ہوتی پس اب اللہ جل شانہ نے میری تائید کی سو خاص فضل اور رحمت اپنے پاس سے میری تعلیم فرمائی اور اب میں ایک ادیب اور متفرد انسان ہو گیا۔ اور میں نے کئی رسالے بلاغت اور فصاحت کا لباس پہنا کر تالیف کئے ہیں مآخذ معلول اور منعمون کیلئے میری طرف سے ایک نشان ہے اور خدا تعالیٰ کی تمہیر رحمت ہے جسے اگر تم میری سچائی اور میری کمال زبان دانی میں تنگ رکھتے ہو اور میرے بیان اور عمدہ طور پر اظہارِ مصلحت میں تمہیں کچھ مشبہ ہے اور میری اس شان پر

والامر كان كذلك لولا التأييد  
من حضرة الكبرياء - فالآن ايدت  
من الحضرة - وعلمني ربي من لدنه  
بالفضل والرحمة - فاصبحت ادبياً  
ومن المتفردين - والفقت رسائل  
في حلل البلاغة والفصاحة. وهذه  
آية من ربي لا ادنى الالباب والنصفة.  
وعليكم حجة الله ذي الجلال والعزّة.  
فان كنتم من المرتابين في صدق  
دکمال لسانی - والمتشککین فی حسن  
بیانی و تبیانی - دلا تو منون بایتی

میں مشہور اور حدیثوں میں کئی مرتبہ اس کا ذکر آیا ہے درحقیقت کشفی کلمے ہیں - جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلے تھے - ان کی تائید میں بعض لوگوں نے غلطی کھائی ہے اور ان کو ان کے ظاہر پر عمل کر بیٹھے اور اس میں خطا کی ادب حق ظاہر ہو گیا اور طالبوں کے لئے مادہ راست نمودار ہو گیا - منہ

العقيدة التي هي مشهورة بين  
المسلمين - ومضمونها ذات البرار  
من المحدثين - فانها هي كلمة كشفية  
نصرت من فم خير المرسلين - و  
اخطأ فيهما بعض المتولين - و  
حلوها على نواهاها وكانوا فيه غاطبين  
والآن حصص الحق وتراى الصواب  
لقوم طالبين - منہ

درحقیقت ہم جنسِ بوم اگر فضل و رحمت خدا دستِ مرنمی گرفت - اینک انکوں تائید ایزدی پشتِ مرا بکوفت و از محض فضل و کرم از خود مریا موفت چنانچہ انکوں ادیبے یگانہ گردیدم و کتبے چند کہ از فصاحت و بلاغت مشحون اند تالیف و چاپ کردم - و این نشانے امتِ مرتک از برائے خود دلان نشاندادم و ہم از خدا تجھے بر شامت - و اگر نسبت بکمال ادب و راستی من سوز در پندار و گمان استید

هذه وتمسبونها هذيانى - وتزعمون  
انى فى قولى هذا من الكاذبين - فاقوا  
بكتاب من مثلهما ان كنتم صادقين -  
وان كان الحق عندكم كما انكم تزعمون -  
فسيبدي الله عزكم ولا تغلبون -  
ولا تقرصون كالحماة - فلا يعاتبكم  
بعدا محاتب - ولا يزدريكم  
مخالب - ويستيقن الناس انكم  
من الامناء ومن الصالحين - وان  
كنتم لا تقدرون عليه لقللة العلم  
والدعاء - فانفضوا ادعوا مشهورين  
منكم بالتكلم والاملاء - والمعرفين  
من الادياع - وانى عرضت عليكم  
امرافيه عشرة الصادق وذلة الكاذب -

۲۱

ایمان نہیں اور گمان کرتے ہو کہ تم کاذب  
ہوں - پس تم بھی کوئی ایسی کتاب بنا کر  
لاؤ اگر تم سچے ہو - اور اگر تم حق پر  
ہو گے جیسا کہ تمہارا گمان ہے - پس  
خدا تعالیٰ ضرور تمہاری عزت خاہر کرے گا اور غالب ہو گے  
اور تمہیں کچھ نقصان نہیں ہوگا - پھر بعد اس کوئی  
عتاب کرنے والا تمہیں عتاب نہیں کریگا - اور کوئی  
مخاطب عیب گیری پر قادر نہیں ہوگا اور لوگ یقین  
کریں گے کہ تم امین اور صالح ہو - اور اگر تم  
بیاعت قلت علم اور عقل کے مقابلہ کی قدرت  
نہیں رکھتے - پس اٹھو اور ان لوگوں کو بلا لو جو  
تحریر اور تقریر میں تم میں مشہور ہیں اور ادیب  
ہونے میں شہرت رکھتے ہیں - اور میں ایسا امر تم پر  
پیش کیا جس میں سچے کی عزت اور جھوٹے کی ذلت کا

دبیان و تبیان مراتب انکار می بینید و باین نشان من ایمان نمی آید - و این را ہنرہ و دانی و آذخانی بری شمارید  
لانہ کہ کتابی مثل آن بیاید اگر بجئے از راستی و آید - و اگر شماراست استید بروفق آنچه می پندارید البتہ خدا دست  
را بالا کند و ہر گن شمارید اگر کرد و زبانی نشانہ رسد پس انان سچ گویند شماران کند و مخالفی در پنے خود گیری  
شما نشود - و مردم خوانند و انست کہ شمارہ حقیقت امانت گزار و راست کام استید و اگر شمارہ بیب قلت علم  
و عقل مرد میدان مقابلہ فیتید بر خیزد و آن مردمان را جمع آید کہ در تحریر و تقریر از میانہ شمار بر آید و نامی شما  
درباد نازبا دارند و من امرے در پیش شما انہار کردم کہ باعث بر عزت صادق و ذلت کاذب خواہد بود

۲۲



وسینال کا ذیلین خزی و نصب من  
العذاب الاذی . فاتقوا الله ان کنتم  
مؤمنین . فما کان لهم ان یاتوا بشل  
کلامی . او یتوبوا بعد النجاصی . و ظہرت  
علی و جوہم سواد و تحول . و ضمی و  
ذبول . و غشیہم عین و احجام .  
و جعلوا کلاما صلفوا و لم یبق  
لہم کلام . و جاء فی حزب منہم  
تائبین . و کثیر حق علیہم ما قال  
ناتمہ النبیین علیہ الصلوٰۃ و التحیات  
من رب العالمین . ثم اعلموا یا حزب السامعین  
ان هذه آية استفذتہ من رحمانہ  
نحیر المرسلین . باذن اللہ رب العالمین  
و قال السفہاء من الناس انه دعوی

اور جو جوڑے ہیں انکو ذمت اور لازمی عذاب  
پہنچ رہے گا۔ پس اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا تعالیٰ  
سے ڈرو۔ مگر ان لوگوں نے نہ تو میری کلام کی نظیر  
پیش کی اور نہ اپنے انکار سے باز آئے اور انکے  
مذہب پر سیاہی اور خشکی اور لاغری اور گلازش نظر  
ہو گئی۔ اور نامرادی او پچھے بننا انکے لاحق حال  
ہو گیا اور تمام لاف و گزاف کو مہجول گئے اور  
کلام کر نیکی جگہ نہ رہی۔ اور بہتوں نے توبہ کی اور  
اور بہتوں پر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا  
صادق آیا۔

پہلے سننے والو یہ بھی یاد رکھو کہ میں نے  
اس نشان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت  
سے لیا ہے۔ اور ہر سب کچھ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہوا ہے  
اور بعض نادانوں نے کہا کہ یہ دعویٰ قرآن کے

کا ذب زود رسوائی و رنج لازم خواہ دید۔ اگر شتمہ از ایمان دارید از خدا تبرسید۔ بلے با این ہمہ  
نہ نظیرے و برابر کلام من آودند۔ و نہ از انکار و اصرار دست باز داشتند۔ و سیاہی و لاغری و گلازش بردے  
شال آشکار شد۔ و بدونی و پششتن لاحق حال شان گشت۔ و جہد لاف و گزاف از یاد رفت و جاسمن نما  
آفرسیا باز آمدند و بر بسیارے قولی حضرت سید الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) صادق آمد۔ بر سامعین پوشید نما مذکرم  
این نشان را ز روحانیت حضرت رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) بدست آودہ ام۔ و این ہمہ باذن اللہ بردے کار آمد  
بعضے از نادانان گفتند این چنین دعویٰ مشابہت با دعویٰ قرآن وارد۔ لہذا از حسن ادب

یضاھی دعویٰ القرآن - فهو بعيدا من  
 حسن الادب والايمان - وما هو الا قول  
 الذين ما عرفوا حقيقة الولاية.  
 واعتواهم ظلام الحمايت والغوايت  
 وقد سبق البيان من ان الكرامات  
 ظلال باقية للعجرات - وموجبة  
 لزيادة البركات - وتجد السنة  
 والكتاب مبينتين لهذه المسئلة -  
 وشاهدين على هذه الواقعة -  
 ولا تجد من يخالفها الا غويا من  
 العامة - فان ابصار العامة لا تبلغ  
 الحقائق ويعلم عليهم دقائق  
 الشريعة - فيحسبون في کمالات  
 الولاية كسر شان النبوة مع ان الامر

دعویٰ سے مشابہ ہے اس لئے یہ حسن ادب  
 اور ایمان سے دور ہے۔ مگر یہ ان لوگوں کا قول  
 ہے جن کو دلالت کی حقیقت پر اطلاع نہیں  
 اور نابینائی کا اندھیرا ان کے طاری حال ہو رہا  
 ہے اور ہم پہلے اس سے ذکر کر چکے ہیں کہ کرامات  
 معجزات کا دائمی سایہ ہیں اور برکات نبوت کے  
 زیادہ ہونیکا موجب ہیں۔ اور تو مننت اور قرآن  
 کو اس مسئلہ کے بیان کرنے والے پائے گا۔  
 اور اس واقعہ پر گواہ دیکھے گا۔ اور  
 بجز ایک گمراہ اور عامی آدمی کے اور کوئی شخص  
 اس انکار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ عام لوگوں کی آنکھیں  
 حقیقیوں تک نہیں پہنچتیں اور دقائق شریعت ان پر  
 چھپے رہتے ہیں اس لئے وہ لوگ دلالت کے کمالات میں  
 نبوت کی کسر شان دیکھتے ہیں۔ باوجودیکہ اہل معرفت

در طریق ایمان دور است - اما این گفتار نابلدان کوچہ معرفت و شہر ان تاریک نہلا است  
 قبلا مذکور گردیدہ است کہ کرامات سایہ دائم غیر منقطعہ معجزات و موجب ازدیاد  
 برکات نبوت بودہ اند - مننت و قرآن بیان شافی این مسئلہ را می کنند و گواہ عادل  
 این واقعہ می باشند - و غیر از مرو عامی و گمراہ هیچ کس را مجال انکار بر آن نہ چہ عوام بہرہ  
 از اساک حقائق نیافتہ اند و دقائق شریعت برادشان ستوری مانند - از اینجا است کہ  
 انہا در کمالات دلالت کسر شان نبوت گمان سے برزد حال آنکہ اصحاب معرفت و

خلافه عند اهل التحقيق والمعرفة -  
 ومن أئيتي الخسوف والكسوف  
 في رمضان - وقد فصلت في رسالتي  
**نور الحق** هذا البرهان - ركنت سم  
 انزل ينأتا جو نعم الله الكريم - الى ان ظهرت  
 هذه الآية من ذلك المولى الرحيم - و  
 كان مكتوبا في الاحاديث النبوية - ان  
 هذه للمهدي و ظهوره من الدلائل  
 القطعية - فالحمد لله الذي اجزل لنا  
 طوله - و انجز وعده و اتم قوله -  
 و اري آيات السماء - و يستول للطالبين  
 طوق الالهت داع - و اظهر سناة -  
 لمن ام مسالك هذا - و كشف الامر  
 لادلى النهى - و اري الحق لمن يروى -

اور تحقیق کے نزدیک اصل امر اس کے برخلاف ہے۔  
 اور برے نشانوں میں سے وہ خسوف اور کسوف ہے  
 جو رمضان میں ہوا تھا۔ چنانچہ میں اپنے رسالہ "نور الحق"  
 میں اس کا مفصل بیان کر چکا ہوں اور مجھے ہمیشہ  
 مسلسل طور پر خدا تعالیٰ کی مدد پہنچتی تھی یہاں تک کہ  
 یہ نشان ظاہر ہوا۔ اور احادیث نبویہ میں لکھا  
 ہوا تھا کہ یہ نشان مہدی اور اس کے ظہور  
 کے لئے قطعی دلائل میں سے ہے۔ پس خدا تعالیٰ  
 کا شکر ہے کہ جس نے اپنی بخشش کو ہم پر کمال تک  
 پہنچایا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کیا۔ اور اپنے نشان  
 دکھلائے اور طالبوں کے لئے ہدایت پانے کی  
 راہ کھول دی۔ اور اپنی روشنی کو راہ چلنے والوں  
 کے لئے ظاہر کیا۔ اور عقلمندوں کے لئے حقیقت  
 امر کو کھولا اور دیکھنے والوں کو حق دکھلایا۔

اہل تحقیق اہل امر را برخلاف آں می بینید

و از جمله نشانہائی من خسوف و کسوف است کہ در شہر رمضان واقع شد۔ در رسالہ نور الحق مفصلاً انہا  
 ذکر کردیم۔ و متعلاً از ہمد گاریاری می رسیده است تا اینکه این نشان از خدا بظہور آمد۔ و در احادیث  
 آمدہ کہ این نشان از دلائل قطعیہ ظہور مہدی و ..... و جدا باشد۔ خدا را شکر است کہ نعمتہائی خود  
 را بر ما با تمام و اکمال رسانید۔ و وعدہ را ایفا و نشان ہا را ظاہر کرد و راہ جویمان را طریق ہدایت  
 باز فرمود و قاصدان راہ خود را چراغی فرارہ داشت و جهت شرمندان پرده از رویے کار بخشود و بینندہ ہا

دہمزد آبیہ کالعضب الجراز۔ لیفم  
کل من نھض للسبواز۔ ولیمت  
حجته علی المنکرین۔ فان ظن  
ظان ان ظھوری عند سطوة  
النصرانیة۔ وعند سبل الصلیب  
دعلی رأس المائتہ۔ لیس بدلیل  
قاطع علی اتغی من المحضوة۔ و  
کذات ان زعم زاعم ان اسلافی  
فی اللسان العربیة۔ وما حوت معرفتی  
من اللطائف الادبیة۔ وکلما ارضعت ثدی  
الادب فی هذه اللہجة۔ لیس ثبات انھا  
من آی اللہ ذی الجلال والعزۃ۔ بل یجوز ان  
یکون ثمرۃ للمساعی المستورۃ المستترۃ۔  
وان الادب لا تخلو من کید الکاثرین۔

اور اپنے نشانوں کو شمشیر تیز کی طرح شگایا۔ تاہر ایک  
شخص جو مقابلہ کیلئے کھڑا ہوا اس کو لا جواب کرے۔  
اور منکوں پر اپنی حجت پوری کرے۔ اور اگر کوئی  
یہ گمان کرے کہ غلبہ نصرانیت کے وقت میں میر ظاہر  
ہونا اور صلیب کی طغیانی کے وقت میں اور  
نیز صدی کے سرور میرا مانا اس بات قطعی دلیل نہیں  
کہ میں جناب الہی کی طرف سے ہوں۔ اور اسی طرح  
اگر کوئی یہ گمان کرے کہ میرا عربی کتابوں کا کھنا  
اور لطائف ادبیہ کا بیان کرنا۔ یہ خدا  
کا نشان نہیں ہو سکتا۔ اور جائز  
ہے کہ یہ اپنی پوشیدہ کوششوں کا  
ثمرہ ہو۔ سو ایسا ظن کرنے والا  
خسوف و کسوف میں کیا گمان کریگا  
کیا یہ بھی انسانی کرہے یا خدا کا

راستی و نمود و نشا نہائے خود را چون شمشیر تیز برہنہ کرد۔ تاہر کہ پادر مقابلہ اش  
میشرد زبانش را از کار بیند ازو و بر منکرین اتمام حجت بنماید۔ اگر کے  
گمان کند کہ ظہور من در ہنگام استیلائے صلیب و غلبہ نصرانیت وہم بروز من  
بر رأس صد دلیل قطعی بچہت آن نیست کہ من از قبل خداوند تعالیٰ شانہ می باشم  
و ہم چنین اگر کسے بر زبان آرد کہ تا لیف کتب عربیہ و بیان لطائف ادبیہ کہ از  
دست من سرانجام پذیریفتم نشانے از طرف خدا منی باشد بلکہ احتمال دارد کہ این ہمہ

کی طرف سے ایک گواہی ہے۔

مگر اس نشان کی تفصیل جیسا کہ کتب حدیث میں آل خیر المرسلین سے مذکور ہے۔ یہ ہے کہ دار قطنی نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ

ہمارے ہمدی کے دو نشان ہیں کہ جب کہ زمین و آسمان پیدا کئے گئے کبھی ظہور میں نہیں آئے یعنی یہ کہ قمر کی پہلی رات میں اس کی تین راتوں میں جو خسوف کیلئے مقرر ہیں خسوف ہوگا۔ اور

فَمَا رَأَى هَذَا الظَّانِ العَسُوفَ - فِي آيَةِ المَحْسُوفِ وَالمَكْسُوفِ - اِتْلَاكَ كَيْدِ الْاِنْسَانِ اَوْ شَهَادَةَ مَنْ اَقَامَهُ الْوَلِيُّ الرَّؤُفَ - وَاَمَّا تَفْصِيْلُ هَذِهِ الْاَيَةِ كَمَا وَرَدَ فِي كِتَابِ المَدِيْثِ مِنْ اَلْخَيْرِ الْمُرْسَلِيْنَ - فَاعْمَلُوْا يَا حِزْبَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُتَّقِيْنَ - اِنَّ الدَّارَ قَطْنِيَّ تَدْرُوْنِيْ عَنْ مُحَمَّدٍ الْبَاقِرِ مِنْ بَنِي زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ - وَهُوَ مِنْ بَيْتِ التَّنْظِيْرِ وَالْعَصْفَةِ وَهُوَ مِنْ قَوْمِ مَطْمَرِيْنَ - قَالِ قَالَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ مِنَ الْاَسْنَانِ الْعَصَادِيْقِيْنَ - اِنَّ لِمُهْدِيَّآ اَيَّتِيْنَ لَمْ تَكُوْا فَاصِدَةً تُخَلِّقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ يَنْخَسِفُ الْقَمْرُ لْاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ - يَعْنِيْ فِيْ اَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ لِيَالِي حَسِيْفَةِ وَّلَا يَجَاوِزُ ذٰلِكَ

شمرہ مسعی خفیہ بودہ باشد۔ در پاسخ این بدگمانی شکامی گوئیم کہ در بارہ خسوف و کسوف چہ گمان می داری۔ آیا آن ہم از تدابیر خفیہ انسانی است یا از قبل خدا گواہ آسمانی۔ ما تفصیل این نشان از روئے کتب احادیث آنکہ دار قطنی از امام محمد باقر رضی اللہ عنہ روایت کند کہ برائے ہمدی ما دو نشان است کہ از آغاز آفرینش زمین و زمان ہرگز پدیدار نشدہ و آل این امت کہ قمر در شب اول از شب ہائے خسوف او کہ سہ شب می باشند منخسف گردد۔ و این خسوف در رمضان واقع بشود عند آفتاب در روز وسط

سورج کے تین دنوں میں سے جو اس کے  
کسوف کے لئے مقرر ہیں۔ سچ کے دن  
میں کسوف ہوگا۔ اور یہ بھی اسی وقت  
میں ہوگا۔

یسا ہی یہی اور دوسرے محدثوں نے  
کھا ہے اور صاحب رسالہ حشریہ نے بھی  
یہ بیان کیا ہے کہ یہ کسوف و خسوف رمضان  
میں ہوگا۔ اور اس کے بعد ہمدی کتبہ میں  
شناخت کیا جائے گا۔ اور بعض صاحبین  
سے ایک یہ بھی روایت ہے کہ ہمدی  
اس وقت پہچانا جائے گا کہ جب بہت  
سے نشان آسمان سے ظاہر ہونگے۔  
گر اوائل امر میں اس کی تکفیر لود

الادان - ويقع في الشهر الذي انزل الله  
فيه القران - وتنكس الشمس في  
النصف منه يعني في نصف من ايام  
كسوفها المعلومه عند اهل العرفان -  
في ذلك الشهر الميزان - وانخرج  
مثله البيهقي وغيره من المحدثين  
وقال صاحب الرسالة الحشرية - و  
هو في هذه الديار من مشاهير علماء هذه  
الامة - ان القمر والشمس ينكسفان  
في رمضان - واذا انكسفا في عرف المهدى  
بعده اهل مكة بفراصة يزيد للعرفان -  
وفي روايات اخرى من بعض الصالحاء -  
ان المهدى لا يعرف الا بعد آيات كثيرة  
تنزل من السماء - واما في اول الامر

۲۲

از روز ہائے کسوف او کہ سه روز اند تیره گردد و این ہم در رمضان اتفاق افتد - دم چنین  
یہی و محدثین دیگر آورده اند - و صاحب رسالہ حشریہ کہ از مشاہیر علمائے این  
دیار است گوید این خسوف و کسوف در رمضان بشود - و بعد ازاں اہل مکہ  
ہمدی را خواهند شناخت - و بعضی از صلحاء بر آند کہ ہمدی بعد از ظهور کثرت نشانی از آسمان  
شناختہ شود - و نے اول چارہ ازین نہ کہ نسبت بادے فتوی تکفیر و ہند و جل و بیس بہ او سوسہ کہ  
شود - و در بارہ او آل ہمدی گفتہ شود آنچه گفتار ہشتم نسبت بہ انبیا گفتہ اند

۲۲

تکذیب ہوگی۔ اور دجل اور تلبیس اور افتراء کی طرف منسوب کیا جائیگا۔ اور اس پر کفر اور مرتد ہونے کے فتوے لکھے جائیں گے اور وہ سب کچھ اس حق میں کہا جائیگا جو کافروں نے نبیوں کے حق میں کہا، پھر اس کی قبولیت زمین پھولائی جائیگی پس مومنوں کی دو آدمی ایسے نہ پائے جائیں گے کہ اس کو مدح اور ثناء کے ساتھ یاد نہ کرتے ہوں اور یہ بھی جانتا چاہیے کہ قرآن شریف نے کسوف و خسوف کے نشان کو قرب قیامت کے نشانوں میں سے کھلایا ہے اور اگر تو چاہے تو اس آیت کو پڑھ کہ

برق البصر ونخسف القمر وجمع الشمس والقمر۔ اور یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ یہ نشان قیامت کے واقعات میں سے ہے کیونکہ جس خسوف اور کسوف کا اسماء ذکر

والابتداء۔ فیکفر ویکذب ویعزى الى الدجل والتلبیس والافتراء۔ وتکتب علیه فتاوى الكفر، والخروج من للشريعة الغرام۔ ویقال فیہ کما قال الکافرون فی الانبیاء۔ ثم توضح له القبولیة فی الارض من حفرة الکبوا۔ فلا یوجد اثبات من المومنین الا ویذکرته بالمدح والثناء۔ ثم اعلم ان آية الخسوف و الکسوف قد ذکرها القرآن فی انباء قرب القیامة۔ وان شئت فاقر هذه الآية۔ وکرها لادراك هذه الحقيقة۔ فاذا برق البصر ونخسف القمر وجمع الشمس والقمر ثم تدبر بالخشوع والخشیة۔ ولا یذهب فکرک الی انه من وقائع القیامة۔

د بعد نازل برائے سے قبولیت در زمین نہادہ شود حتی کہ دو تن لگ در جائے فراہم آیند مدح و ثنائے او بر زبان برانند۔

مخفی نماید کہ قرآن کریم خسوف و کسوف را از نشانیہائے قرب قیامت قرار دادہ چنانچہ گوید فاذا برق البصر ونخسف القمر وجمع الشمس والقمر۔ و معنی اش این نہ کہ این نشان از واقعات قیامت بودہ است۔ زیرا کہ خسوف و کسوف کہ این جا مذکور است بستہ بہ وجود این عالم است۔ چہ آن ناشی از

ہے۔ وہ اس دنیوی پیدائش پر موقوف ہے۔

و جہ یہ کہ خسوف کسوت اوضاع مقررہ منتظمہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اوقات معینہ اور ایام معلومہ میں اس کا ظہور ہوتا ہے۔ اور خسوف کسوت میں یہ امر ضروری ہے کہ آفتاب اور قمر بعد اس کے کہ اس حالت سے باہر آدیں اپنی پہلی حالت کی طرف رجوع کریں۔ مگر وہ نشان جو قیامت کے قائم ہونے کے وقت ظہور میں آئیں گے وہ اس وقت ظاہر ہوئے جبکہ دنیا کا سلسلہ بکلی دم بہ دم ہو جائیگا کیونکہ وہ ایسی حالتیں ہیں کہ ان کے بعد دنیا نہیں رہیگی اور نہ اہل دنیا رہیں گے

وایک وھذہ الخطأ الذی یبعثک من الحجۃ۔ فان الخسوف الذی ذکر ہما ہو موقوف علی وجود ہذہ النشأة الدنیویۃ۔ فانہ ینشأ من اشکال نظامیۃ۔ و اوضاع مقررۃ منتظمۃ۔ ویکون فی الاوقات المعینۃ و الايام المعلومة المشتہرۃ۔ و لابد فیہ من رجوع النیرین الی ہیئتہما السابقۃ۔ بعد خروجہما من ہذہ الحالة۔ واما الایات التی تظهر عند وقوع واقعة الساعة۔ فہی تقتضی فساد ہذہ الالکون بالکلیۃ۔ فانہا حالات لا تبقی الدنیا بعدہا ولا اهل ہذہ الدار الدنیۃ۔

اوضاع مقررہ منتظمہ و در ایام معینہ و اوقات معلومہ ظہور شعی باشد۔ و نیز وہاں ضروری است کہ آفتاب و ماہتاب بعد از خروج از ازل تیرگی رجوع بحالت سابقہ خود نمایند۔ اما آن نشاںہا کہ قرب قیامت پدیدار گردند آن وقتے باشد کہ این نظام سلسلہ عالم بالمرہ از ہم پاشد۔ زیرا کہ از پس آن حالت ہ دنیا و اہل دنیا را نشانے و اثرے نخواہد بود۔ و خسوفنا



والمسوف والكسوف يتعلقان بنظام  
 هذه النشأة ويوجد ان فيه من بدو  
 الفطرة - فتبت ان المسوف الذي  
 ذكره القرآن في محفه المطهرة - هو  
 من الآثار المتقدمة على القيامة - و  
 لقيام القيامة كالعلامة - واني كتبت  
 هذه المباحث مفصلة في رسالتي  
 نور الحق التي الفتها في العربية -  
 وادعتها بحجاب آية المسوف و  
 الكسوف اسما للحنة - وكنت كتبت  
 في تلك الرسالة التي الفتها لبيان آية  
 المسوف والكسوف - اني علمت من ربي  
 الرحيم الرؤف - ان العذاب يحل على  
 قوم لا يتوبون بعد هذه الآية -

اور کسوف و خسوف اس دنیا کے نظام تعلق  
 رکھتے ہیں اور ابتداء سے اس میں بنائے گئے ہیں  
 پس ثابت ہوا کہ وہ کسوف خسوف جس کا ذکر  
 قرآن شریف میں ہے، وہ قیامت کے لئے آثار متقدمہ  
 ہیں نہ یہ کہ قیامت کے قائم ہو جانے کی علامتیں  
 ہیں۔ اور میں نے ان بحثوں کو اپنے رسالہ  
 نور الحق میں مفصل طور پر لکھ دیا ہے۔ اور  
 اس رسالہ میں اس نشان کے متعلق کئی  
 محاببات ہیں جو میں نے تمام حجت کی  
 غرض سے اس میں درج کر دیئے ہیں۔  
 اور میں نے رسالہ نور الحق میں یہ لکھا  
 تھا کہ ان لوگوں پر عذاب نازل ہوگا کہ  
 جو کسوف خسوف کا نشان دیکھنے کے بعد توبہ  
 نہیں کریں گے۔

و کسوف تعلق بہ نظام این عالم دارد و از بدو آفرینش موجود است - از این آشکار شد  
 کہ خسوف و کسوف کہ در قرآن مذکور است از آثار متقدمہ قیامت است نہ علامہ قیام  
 قیامت - رسالہ نور الحق متکفل تفصیل این مضمون و عجائبی دیگر ہم از باب این نشان  
 در آن مذکور است کہ حجت تمام حجت برقیم شدہ -

و ہم در رسالہ نور الحق نوشتہ بودم کہ عقاب خداوندی بر سر آن مردم  
 فرود آید کہ بعد از نشان خسوف و کسوف توبہ نکنند - و دین را بر دنیا

ولا یقدحون الدین علی الدنیا الذیة۔  
 وکذا ملک سلط الطاعون بعدہا علی  
 اکثر غافل فی هذه الدیار - واحرق  
 الموت من الناس بملک النار - و  
 ارسل علی کل غافل شواظ منها  
 فماتوا بجمرها وانخرجوا من القری  
 والامصار - وما انطفأ الی هذا الوقت  
 هذا الضمام - ویعد علی الروس  
 الحمام - ونری الامر کما تواتر فیہ  
 الالهام - ان فی ذالک لایة لقوم  
 متقین - وکذا ملک کنت کتبت فی  
 تلك الرسالة - ان الله سینصر اهل  
 الحق بعد هذه الایة - فیوزید  
 جماعتهم یتقوی امرهم من

۲۳

اور دین کو دنیا پر مقدم نہیں کریں گے۔ سو  
 ایسا ہی ہوا کہ صوف کسوف کے بعد اس  
 ملک کے اکثر غافلوں پر طاعون بھیجی گئی اور  
 ہزاروں انسان اس وبا سے مر گئے۔ اور  
 ہر ایک غافل پر ایک چنگاری پڑی جس سے وہ  
 مرے اور دیہات اور شہروں سے نکلے  
 گئے۔ اور یہ آگ اب تک ٹھنڈی نہیں ہوئی  
 اور موت سروں پر نعرے مار رہی ہے  
 جیسا کہ اس بارے میں متواتر الہام سے  
 پہلے ہی سے معلوم ہوا تھا۔ اور اس میں پرہیزگاروں  
 کے لئے نشان ہیں۔ اور ایسا ہی میں نے اس  
 رسالہ میں لکھا تھا کہ خدا تعالیٰ اس نشان کے  
 بعد اہل حق کو مدد دے گا۔ پس اُن کی جماعت  
 زیادہ ہو جائے گی۔ اور ان کا کام قوت

برنگز شد۔ آخر بسبب و عید خداوندی طاعون بر سر اکثرے از غافلان این دیار وارد آمد۔ و ہزاران نفس  
 طعمہ این وبائے عالم سوز گردیدند و بسیارے از غفلگان را از اُن آگہ خرمن جان پاک  
 بسوخت۔ و از وہ با و قریبہ با اخرج شدند و ہنوز این آتش سرد نشدہ و شیر مرگ ہنوز از  
 غریب باز نہ ایستادہ۔ چنانچہ الہامات متواترہ درین معنی خبر دادہ بودند و درین واقعہ برائے ترسندگان نشانے  
 واضح است۔ وہم جنس در آن ایمائے رفته بود کہ بعد از ان نشان اہل حق را  
 نصرت و تأیید از خدا برسد۔ و جماعت مارا افزونی دست بہم دہد۔ و کار ایشان

عنايات المحضوة - والله ينزل آياته  
 ويشيع في الناس دقائق المعرفة -  
 فصدق الله هذه الأثياء كلها  
 بالفضل والرحمة - وارى الآيات  
 ونصو بالتأييدات لقطع المحضوة.  
 وزاد جماعتى كما وعد وجعلها ليبيضة  
 الاسلام لوكن شديدا لاسطوانة - وانا  
 سندكر بعضها اظهاراً لهذه الموهبة -  
 فالحمد لله على هذه المنة - وان فى ذلك  
 لآية لقوم متفرسين -

ومن نوادر آياتى التى ظهرت  
 بعد وعد الله فى آية الكسوف والخسوف  
 وان تجعت فى الوت من القلوب باذن  
 الله الرؤف - هو واقعة هلاك رجل

بکڑا جائیگا - اور خدا تعالیٰ نشانوں کو ظاہر کریگا  
 اور معرفت کو لوگوں میں پھیلانے گا - پس  
 خدا تعالیٰ نے ان تمام پیشگوئیوں کو اپنے فضل اور  
 کرم سے پورا کیا - اور نشان دکھلائے اور  
 قطع خصومت کے لئے تائید کی - اور  
 اور وعدہ کے موافق میری جماعت کو زیادہ  
 کیا - چنانچہ ہم بعض نشانوں کا اسمگہ ذکر  
 کرتے ہیں - اور اس احسان پر خدا تعالیٰ کا  
 شکر ہے - اور اس میں فرامست والوں کے  
 لئے نشان ہیں -

اور عجیب تر نشانوں میں سے جو خسوف  
 کسوف کے بعد ظہور میں آیا جس نے دلوں  
 پر بڑا اثر ڈالا - وہ سیکھرام کی موت  
 کا نشان ہے -

قوت گیرد و خدا تعالیٰ نشانها پدیدار نماید و قوه معرفت بر دم ارزانی دارد - پس خدا را شکر کہ  
 ہمہ این اخبار بالغیب کما ہی ہی بوقوع آمدہ - و قطع خصومت اہل کردہ و جہت تائید حق  
 نصرتہا از خدا ظہور فرمودہ و بر وفق وعدہ الہی جماعت من افزونی یافتہ اکنون بر شکر  
 این نعمت بعضی از نشانہا را در معرض بیان می آریم - و این برائے اہل فرامست نشان عظیم  
 امت .

و از جمله نشانہا بزرگ کہ بعد از خسوف و کسوف بروز یافتہ در دلہا جا کردہ نشان

کان اسمہ لیکھرام۔ وکان من قوم  
 عہدۃ الاصنام۔ وکان شدید المحقذ یعترض  
 علی الاسلام۔ ویسب نبینا خیر الانام۔  
 علیہ الف الف سلام۔ وتفصیل ہذہ  
 القصة۔ انہ سمع من بعض الاخوة۔  
 ان ساجلاً فی القادیان یدعی الالہام و  
 الکرامات۔ ویقول ان الاسلام هو الدین  
 عند اللہ رب السموات۔ ومن خالف  
 فهو من المبطلین۔ فما زال یحجہ ہذا  
 الخیر حتی قصد القادیان ذات مرۃ۔ و  
 هو یومئذ بن ثلاثین سنۃ۔ اوقلیل  
 منہ کما علمنا من وجہ فراسۃ۔ فجاءنی  
 وسئل عن الآیات۔ واطہر انہ لایبرح  
 الارض او یری بعض خرق العادات۔

اور یہ شخص بڑا کینہ در تھا۔ اور اسلام  
 پر اعتراض کیا کرتا تھا۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو گالیاں دیتا تھا۔ اس نبی پر  
 خدا تعالیٰ کے ہزاروں سلام ہوں۔ اور اس قصہ کی  
 تفصیل یہ ہے۔ کہ اُس نے بعض اپنے بھائیوں  
 سنا کہ ایک آدمی قادیان میں ہے جو الہام  
 کا دعویٰ کرتا ہے اور نیرکرامات کا مدعی ہے اور کہتا ہے  
 کہ سجادین اسلام ہیں۔ اور جو اس کا مخالف ہے وہ  
 باطل پر ہے۔ سو وہ اس خبر سے ہمیشہ تعجب کرتا تھا  
 یہاں تک کہ ایک مرتبہ اُس نے قادیان آنے کا ارادہ  
 کیا اور وہ اُن دنوں میں تیس برس کی عمر میں تھا یا کچھ  
 کم جیسا کہ اُس کے منہ کے دیکھنے سے ہیں نذاذ معلوم  
 ہوا سو وہ میرا پاس آیا اور نشانوں کے بارے میں مجھ سے  
 سوال کیا اور ظاہر کیا کہ وہ کبھی قادیان نہیں جائیگا

مگر لیکھرام است۔ این شخصے بود کینہ توز بر اسلام حملہ با می کرد و نبی کریم مارا دشنام سے داد  
 و ناگفتنیہا سے گفت۔ تفصیل این مقال آنکہ آن عدد اسلام از ابا نے جنس خود شنید  
 کہ شخصے در قادیان است کہ دعوی الہام و اطہار خرق عادات می دارد۔ وی گوید کہ دین حق  
 اسلام است و ما عوا باطل۔ او از شنیدن این قصہ در شگفت می بود تا عزم آمدن در قادیان  
 و تقصیم براد و دران زمان جوان سی سالہ بود یا بقدر پیش و کم بر وفق آنچه آن وقت از رتہ او مویز بود  
 خواہد آن برہن در نزد من آمد و نشانے در خواہد است..... و گفت تا نشانے نہ میم زہار از

جب تک کہ بعض نشان نہ دیکھے اور یا جب تک کچھ  
 اقرار مجز نہ لے لوے۔ اور اُس نے امرار کیا کہ  
 اپنے چلنے سے پہلے نشان دیکھے۔ اور وہ ایک جاہل  
 بے ادب تھا۔ پس اُس نے مجھے نشان کے لئے  
 دق کرنا شروع کیا۔ اور نایمانی کی وجہ امرار  
 کرتا تھا کیونکہ وہ جسم بے جان تھا جس  
 کو عقل کی روح نہیں دی گئی تھی۔ اور  
 اس کے دل میں یہ بیٹھ گیا تھا کہ یہ شخص  
 اپنے بیان میں جھوٹا ہے اور یہ باتیں اُس کے  
 ہم محبتوں نے اُس کے دل میں بٹھائی تھیں جن  
 اُس کی شناخت کا کونساں مکرر ہو گیا تھا۔  
 اور وہ ایک دن میرے پاس آیا اور نشان دیکھنے  
 کیلئے بڑا امرار کیا۔ اور میری طرف تکبر سے  
 دیکھا۔ اور کہا کہ میں اس گاؤں سے کبھی

اور یاخذ منی اقرار العجز عند هذه  
 السوالات۔ واصر علی ان یوانس آی  
 اللہ امام ارتحالہ۔ وکان جھولاً  
 غیر متأدب فی مقالہ۔ فظفوق  
 یبطلنی لروایۃ الایۃ۔ ویجہائی  
 من العمایۃ۔ فانہ کان جسدا  
 لہ خوار۔ وما اعطی لہ روح فرستہ  
 ولا افتکار۔ وکان احتکاک فی جانہ۔  
 ان هذا الرجل کاذب فی بیانہ۔ و  
 کذالك انتقش فی قلبہ من خدع  
 اعوانہ۔ وحدثت بہم بئرعفانہ۔  
 ووافانی ذات المرارہ۔ فالج علی وابلط  
 بحمال الاصوار۔ ونظر الی شذرا  
 بالاستکبار۔ وقال انی لن افارق

تادیان بیرون خواہم شد یا درخ اعتراف بعجز ناہیہ شاخوہم گزارشت۔ وبراہی امرار مذہب  
 کہ لاید است کہ قبل از رفتن از این جا نشانے مشاہدہ نماید۔ وآن شخصے بود از حلیہ ادب ....  
 عاری۔ واز نہایت شوخی و خیرگی دست استبداد بدامن من زد۔ چہ او حقیقتہ کا لید بے دلیل بود  
 کہ روح فردہ دے ندیدہ بودند و گمان دے آن بود کہ من تاد و لود دروغ بر یافتہ استم۔ وای اعتقاد  
 نسبت بہمن بعضے از ہم شربانش خاطر نشان کردند۔ لہذا چشمہ شناخت سے مکدر گردید غلام  
 عادتا روزے پیش من آمد و جہت برویت نشانے امرار از حد گذراند و در من بادیدہ استکبار و استحقاق

نہیں جاؤنگا جب تک کہ تم نشان نہ دکھاؤ  
اور یا اپنے جھوٹ کا اقرار نہ کرو۔ اور حاضرین کو  
اُس کی سخت بدزبانی بری معلوم ہوئی۔ پس  
میں نے اُن کو صبر کی وصیت کے ساتھ ٹھہرا دیا۔

پھر میں نے اُس کو کہا کہ اے شخص: نشان یہی  
چیز تو نہیں جو قدموں کے نیچے پڑی ہو اور فی الفور  
دکھا دی جائے۔ بلکہ نشان خدا کے پاس ہیں۔  
جب چاہتا ہے دکھاتا ہے۔ اور  
گاؤ دشتی کی طرح کو دنا مناسب نہیں۔ پس  
لڑائی سے پرہیز کرو۔ اور جو شخص نشانوں کو ڈھونڈتا  
ہے اس کے لئے صبر کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ

هذه القرية - الا وترى الاية -  
او تقر بكذا بما انتوت القرية -  
وساء الحصار ما اختار من غلظ  
وشدة - فبردتهم بوصية صبر  
وتودة - وكانوا من الذين اخذوا  
مربعي منتجعهم - وداري محنهم -  
وحسبوا الهامى مرتعهم وغنبرهم -  
ثم قلت له يا هذا ان الاية ليست  
كشئ ملقاة تحت الاقدام - لالقطه  
لك واعطيك كالحادم بالاکرام - بل  
الايات عند الله يري اذا ما شاء -  
ولا ينفع الوثب كثور الوحش ذايك  
والمرء - والصبر حقيق لمن طلب  
آي الله وجاء يستقرى الصياء -

نگہبست - وگفت ابرا ازیں وہ زردم تا نشانے از شما نہ بینم یا شاہر عجز بنگنید -  
حاضرین از گفتار تلخ و درشتش برنجیدند - من از پند صبر آب بر آتش ایشان زدم  
و باختر اورا گفتم اے فلان نشان چیزے نیست کہ پیش پا افتاده باشد - یا خد شعبدہ نہ کہ  
ملاں مجوبہ نموده شود بلکہ نشہا نزد خداست و تھے کہ می خواہد نشان مے دہد - و چوں  
گاؤ دشتی تمیدن روا نیست - از ستیز و آویز پرہیز کن - ہر کہ طالب نشان باشد  
اور صبر لازم است - چہ نشان از طرف خدا نازل مے گردد و

فانه امر ينزل من حضرة العزة.  
 ويحتاج ظهوره الى تضرعات العبودية  
 فاحبس نفسك عندنا الى حول -  
 وهذا خير لك من سب و ممول -  
 لعن الله يريك آية ويهب يقينا  
 وسكينة - وكذا لك نرجوا من  
 الله المنان - فاصبر معنا الى هذا  
 الاوان - ان كنت من الطالبين - فما  
 نجحت نصيحتي في جنانه - وما انتهي  
 من هذره وهذيانه - فقلت ايها  
 الرجل ان كنت لاتصبر وتعلم على  
 الرهيل - ولا تختار ما اريناك من  
 السبيل - فلك ان تذهب وتنتظر  
 الالهام - فذهب مخاضاً وتوك

نشان ایک ایسی چیز میں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے  
 نازل ہوتے ہیں اور ان کا ظاہر ہونا ضرورتاً عبودیت  
 پر موقوف ہے۔ پس ایک برس تک سیر پاس توقف  
 کرو یہ تیرے لئے بہتر ہے تاکہ خدا تعالیٰ تجھے نشان  
 دکھائے اور یقین اور سکینت بخشے۔ اور  
 اسی طرح ہم خدا تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں  
 پس اگر تو طالب ہے تو اس وقت تک صبر  
 کر - مگر میری نصیحت نے اس کے  
 دل میں اثر نہ کیا اور یہ وہ وہ گوئی سے باز  
 نہ آیا - تب میں نے کہا کہ اے شخص! اگر  
 تو صبر نہیں کر سکتا اور جانے کا پختہ ارادہ  
 کر لیا ہے تو ہمارے تجویز کو پسند نہیں کرتا  
 تو تیرا اختیار ہے کہ تو چلا جا اور ہمارے الہام کی  
 انتظار کرتا رہ - تب وہ غصہ کی حالت میں چلا گیا

۲۴

ظہور آں موقوف بر تضرعات عبودیت سے باشد۔ لہذا باید کہ یک سال تمام نزد من مکث کنی  
 کہ خدا ترا نشانے بنماید و سکینت و طمانیت بر تو فرود آید - ہم چہنیں از خداوند  
 امید داریم کہ اگر طالب صادق استی تا آن زمان شکیبائی بگزیں مگر اندر زمین در سے  
 نگرفت - و ہرزہ گفتن آغاز کرد - ناچار گفتیم کہ اگر نئے توانی کہ بشکیبی و آمادہ  
 بر رفتن استی و تجویز مرا قبول کنی اختیار داری برو و الہام مرا منتظر باش  
 و چشم در راہ بنشین - آخر او ششم آگس از پیش من برخاست - و از من بعد

۲۴

الكلام - ثم جعل يذكرني في محافل  
بتوهين وتحقير - واراد ان يجز امري  
ويريه قومه كشيء حقير - ومتاع  
كقطمير - فاستعمل الاكاذيب لتكميل  
هذه الارادة - واشتري الشقاوة و  
بعد من السعادة - وكم من مفتويات  
افتري - وكم من بهتان اشاعه من  
حقد وهوى - وصار شغله سب  
نبيتنا المصطفى - وتكذيب كتابنا  
الذي هو عين الهدى - وكم من  
كتب اطال المقول فيها وهذي -  
وظفق يهتك اعراض الطيبة و  
بدور العلى - ونخب حفوة العزة  
واحبة ربنا الاعلى - وما نحشى

بعد اس کے کوئی کلام نہ کی۔ پھر اس نے یہ کام شروع کیا  
کہ ہر ایک مجلس میں مجھے تحقیر اور توہین یاد کرتا اور یہ دل میں  
ٹھانا کر میرے کاروبار کو پرگندہ کرے اور قوم کی نظر میں مجھے  
ایک ذلیل انسان کی طرح دکھلاو۔ موائس نے اس ارادے کے  
پورا کرنے کیلئے جھوٹ اور افتری پر کمر باندھی اور میری کو توہین  
اور سعادت دور چا پڑا۔ اور بہت سخت آزمائشوں سے اور  
بہت سے بہتان گانٹھے۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کو گایاں دینا شروع کیا۔ اور  
قرآن شریف کی تکذیب کرنا اپنا ہمیشہ قرار  
دیا۔ اور اپنی کتابوں میں اس نے زبان دلائی  
شروع کی۔ اور بزرگوں اور آسمانی چاندوں  
کی بہک عزت اس کا شیوہ ہو گئی اور خدا  
تعالیٰ کے پیاروں کو برا کہنا اس نے اپنا طریق بنا  
لیا۔ مگر خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس کی

گفتگوئے درمیان نیادد - بعد چندے این وقیرہ پیش گرفت کہ ہر جامے رفت در تذلیل  
وتحقیر میں میکوشید و بدی یاد میکرد و براں شد کہ کاروبار مرا برہم زند - و  
در دیدہ مردم مرا بیچارہ و نامید - و بہت حصول این کام کر بر افترا و دروغ  
با فیہا بر بست - و نبی کریم مارا (صلی اللہ علیہ وسلم) سقط گفتن و دشنام دادن -  
و اہانت و تکذیب قرآن حکیم ہمیشہ گرفت - و برگزیدگان خدا و نجوم سمارا در کتب  
نامزای گفت - خلاصہ این گوئی ناہنجار بہنا و بے اندامی با شعار خود کرد -



ہاڈی کو پھوٹے اور اس کی پلییدی لوگوں  
پر ظاہر کرے اور ایک بڑا نشان دکھائے

تكال الاخرة والاولی - وهاجته المحیة  
والنفس الایبة علی قذات رسولنا  
خیر الوری - تكان لا یخلوا وقتہ من  
سب سیدنا المجتبی - وكان فی الشتم  
کسیل هامر و ماء عامر او اشد فی  
الطغوی - وكانت هذه العذرة علی  
مین فی شفیتہ - وجنون الخیظ فی  
عینہ - وما خاف وما انتھی قال حال  
انه كان یرید ان یحقر الاسلام فی اعین  
الناس و عامۃ الوری - ویشیع بینہم  
تعلیم الخناس ویصرف عن الہدی -  
وكان اللہ یرید ان یجفاء قدرۃ و یری  
الناس قذرة و یری الراعیین ایتہ الکیوی  
فلما تجلی ربنا للمیقات - وجاء  
وقت الایات - کتب الخ علی عزم  
السمغریة والاستهزاء - وقال  
این ایتک و وعدک الم تطهر  
حقیقة الافتراء - و غلط علی

پس جبکہ خدا تعالیٰ کے وعدے اور نشان کا وقت  
قریب آیا تو اس شخص نے ٹھٹھے سے میری طرف ایک  
خط لکھا کہ تمہارے نشان کہاں گئے - اور کیا  
اب تک تمہارا افتراء ظاہر نہ ہوا - اور

اما خدا تعالیٰ کہ بلش از یرگیم بیرون آید و شتش از بام بزیر افتد و بخاستش را بر مردم انہا  
دہد و نشانے و نماید - چون آن وقت وعدہ خدا و نشان فرزند آید آن بندہ مرا خطے نوشت پُراند

کما ہی عاده السفهاء - واخذ فی بالعتف  
 کالغرماء - وجزوة مشرکوهذه القرية  
 علی مطالبة الآية - وکانوا یعللونه  
 بالقصص الباطلة - لیزول منه  
 الرعب ویأخذہ نوم الغفلة - و  
 کانوا ینفخون فی اذانه ان هذا لول  
 کاذب مکار - فلا یأخذک رعبه ولا  
 اسیطرار - فوالله ما اهرق دمه  
 الا هذه الکذابون - فانهم  
 اغروروا علی وکانوا یحلفون - و  
 ما احسنوا الیه بزورهم بل  
 کانوا یستیون - فقسى قلبه  
 بکلماتهم - وآمن بمفترياتهم -  
 وتلطخ برجس الشیاطین - و

جیسا کہ کینوں کی عادت ہوتی ہے اپنی تحریر میں  
 بہت کچھ سختی کی اور مجھے اپنا دیوان قرار دے کر  
 بیعت شروع کی - اور اس گاؤں کے ہندوؤں کو  
 نشانوں کے طلب کیلئے دیکر اور باطل کہانیاں پیش کر کے  
 اس کا دھانس باندھا تاکہ اس رعب کو دھریں جو اسپر  
 پڑا ہوا تھا - اور یہ قادیان لوگ اس کاٹوں میں پھونکتے  
 ہے کہ یہ شخص توجھو ما اور مکار ہے پس ایسا نہ ہو کہ  
 تو اس کے رعب کیچے آجائے - اور مجھے خدا کی قسم ہے کہ  
 اس کے قتل کے نیوالے ہی قادیان کے لوگ میں کو نہ  
 ان لوگوں نے میری دشمنی اور مقابلہ کیلئے اس کو دلیر  
 کیا اور میں کھا کر اسکو تسلی دی - مگر ان لوگوں نے ان باتوں کے  
 ساتھ اس سے نکی نہیں کی بلکہ بدی کی - آخر نتیجہ یہ ہوا کہ  
 ان لوگوں کی بہت سی باتیں سننے سے اس کی دل سخت ہو گیا  
 اور وہ ان اعتراضوں کو مان گیا اور اس کی طبیعتی آلودگی

استہزا کہ نشانہ ہے شاپہ شد و آیا ہنوز پردہ از دوسے دروغ و زور شمار نخاستہ - دچوں  
 پست نژادان دیاں نامہ دقیقہ از سفامت و یا وہ گوئی فرونگداشت - و مراد یوں خود قرار دادہ  
 از بیچ گوئے زجر و تویخ دریغ نغمود - ہندو زادہ ہائے این وہ برائے طلب نشان دیش مناختہ  
 و افسانہ ہائے ہرزہ و دگوشش انداختہ پشت دے را توانا کردند و بکوشیدند کہ آں بیم  
 و ہراس کہ بردے دست یافتہ بود از دوشش بدرد و دگوشش مید میدند کہ این  
 کس کاذب محض است ز بہار از وے خوفے در دلت راہ مبادا - بخدا قاتلانہش  
 اہلئے این وہ لودہ اند - زیرا کہ این مردم اورا بر مقتدمت من بداشتند دسوگند یا یاد کردہ  
 تقویت دے نمودند لے دریغ این مردم در جائے خیر شرے و ہر سے باد ساندند - آخر دیش

صارا شد خصومة في الدين - و  
 كان في اول امره مال الى صحبتي  
 دعله يري امارات حقيتي - فبطاً  
 به هولاء عوفنا من اثر العجبة -  
 وقالوا ما تطلب منه وانا نحن من  
 اهل التعجبة - وهو تبوء القاديات  
 الى شهر تام - واخذ انواع مفتريات  
 من لثام - حتى اوقده كمنار  
 الجحيم - وسود واطلبه ولا كسواد  
 الليل البهيم - ثم رحل بعد  
 اخذ هذه التعاليم - وطفق  
 يطالب منى آية من الآيات -  
 وقد اضطرمت في قلبه نار  
 المعادات - وكان ينكر في

اور سخت جھگڑا شروع کر دیا - اور وہ  
 ابتداء میں میری صحبت کی طرف مائل ہو گیا تھا  
 اور امید رکھتا تھا کہ میں نشان دیکھوں پس یوگ  
 اس کے مزاجم ہوئے اور اس ارادہ سے اُس کو ہٹا  
 دیا تا اثر صحبت متاثر نہ ہو جا۔ اور اُس کو کہا کہ تو  
 بن کی صحبت میں رہ کر کیا کرے گا اور ہم تو اسکی نسبت  
 اہل تعجب ہیں - اور وہ قادیان میں قریباً ایک ہفتہ تک  
 ٹھہرا اور بہتے افتراء اُس نے اپنے دل میں بٹھائے اور  
 جہنم کی آگ کی طرح ان لوگوں نے اس کو آفرختہ کیا اور  
 اس کے دل کو رات کی طرح سیاہ کر دیا - اور پھر وہ  
 ان تعلیموں کو پا کر چلا گیا اور مجھ سے نشانوں کا طلب  
 کرنا شروع کیا - اور اس کے دل میں دشمنی  
 کی آگ بھڑک اٹھی - اور وہ خداوند کے  
 کے نشانوں سے اپنے دل میں انکار ہی

از کثرت گفت و شنید سخت شد و ہمہ دروغ زینہا و ہرزہ کاریہائے آنان را راست دانست و بیچارہ شد  
 پیش گرفت - تا اولاً رومائل بصحبت من بودہ متوقع آن بود کہ نشانے از من بریند - ولے ای مردم مانع آندہ انا  
 اولدہ اش باز داشتند کہ نباید از رفتار و گفتار من متاثر بشود و گفتند نخستنت پیش این کس چه حاصل کہ  
 ما ساکنان این دہ و ہمسایگان و نسبت باین کس صاحب تجرمت و خیرت می باشیم - او یک ماہ  
 در قادیان مکث نمود و انبار افتراء با مد نزدیک خود فرام آورد - و ما پائے این دہ چہل روز خوش  
 میفرخواستند و دل و دے را چوں شب تار سیاہ گردانیدند - آخر او ای ہمہ آموختہ ازین جا  
 برت و نشان از من طلب می کرد - و آتش عداوت سرا پائے دے را بگرفت - و او بر نشانہا نے خدا

نفسه من عجائب رب السموات - واصر  
 علی الطلب لیکون له وقع فی اعین  
 المشرکین والمشرکات - ولما قصد  
 الرحیل - ونعم القال والقیل - رأیت  
 انی مقیم فی صحن مکان کالشجاعت  
 وفی یدی رُمح ذابلی حدید السنان -  
 کثیر البریق واللحان - واراہ امام علی  
 میتا علی التراب - واطعن مرأسه  
 بنیت الانصاب - ویتلأء سنانی  
 عند صل طعنی ویبرق کالشهاب -  
 ثم قال قائل ذهب وما یرجع  
 قط لی هذه الحداب - فوالله  
 ما رجح حق نعاہ الینا بعض  
 الاصحاب - وتفصیل هذه القصة

تھا - اور مجھ سے اس لئے نشان طلب  
 کرتا تھا کہ تا ہندوؤں کے دلوں میں اس کی  
 عزت پیدا ہو - اور جب وہ قادیان سے چلا  
 گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک  
 میدان میں میں کھڑا ہوں - اور میرے ہاتھ  
 میں ایک باریک نیزہ ہے جو بہت چمک  
 رہا ہے - اور میں نے اس کو ایک مردہ پایا  
 جو میرے آگے پڑا ہے اور میں اس نیزہ سے  
 اس کے سر کو ادھر ادھر کرتا ہوں - تب  
 ایک بولنے والے نے آواز دی کہ یہ  
 چلا گیا اور پھر قادیان کبھی نہیں آئے گا -  
 سو درحقیقت وہ پھر واپس نہ آیا  
 یہاں تک کہ ہم نے اس کے مرنے کی خبر سنی  
 اور اس قصہ کی تفصیل یوں ہے کہ

انکار تمام داشت دامن جنت کن طلب سے کرو کہ وقفے مدخل ہنود پیدا بکنند - و  
 چوں از قادیان برفت در خواب می بینم در میدانے ایستادہ ام و نیزہ تیز در نشان  
 در دست من است دے بینم لیکرام را مردہ وارے در پیش من افتادہ است بانوں کفر  
 ترش و انقلاب سے کم - ناگہاں گوئیدہ آواز بدار کہ این رفت است دیگر بقادیان  
 باز نخواہد آمد - و بحقیقت ہمیں پدیدار شد و ہرچہ بعد از رفتش دیگر بقادیان آمد  
 آن خبر ہلاکش بود - تفصیل این اجمال و کشف این مقال آنکہ چوں از این جا

جب وہ اس جگہ سے چلا گیا - تو اُس نے  
نشانوں کو طلب کرنا شروع کیا - اور نیز  
گالیاں دیتا اور بدگوئی کرتا تھا - تب میں  
حضرت عزت میں بگڑا اور قہری نشان کے لئے  
تفرع کیا -

سو خدا نے مجھے تیزی کی کہ وہ ایک عذاب شدید  
کے ساتھ چھ برس کے اندر قتل کیا جائیگا -  
اور اس کے قتل کا دن عید کے دن سے قریب  
ہوگا - اور اس الہام سے میں نے اُس کو  
خبر دے دی - سو وہ اس الہام کو سنکر اور بھی  
بدگوئی میں بڑھا - اور میری طرف لکھا کہ مجھے بھی  
الہام ہوا ہے کہ تو تین برس تک بیعت نہ کرے گا -

انه لما فصل من هذه البقعة -  
جعل يصير على تطلب آي الرحمن مع  
السب والشتم وكثير من العذيان -  
فخررت امام الحضرة - وتصبصت  
لله ذى العزة - ودعوت الله في  
آناء الليل بالتضرع والابتهال - و  
اقبلت على ربي بذوبان المهجة و  
تكسر البال - فالهمني ربي انه  
سيقتل بعذاب شديد بجملة - في  
ست سنة - في يوم قرب يوم العيد -  
باذن الله الوحيد - واخبرته عن هذا  
الالهام - فما خاف بل زاد في السب  
وتوهين الاسلام - وكتب لى ابي الهمت  
انك تموت بالهيضة لى ثلاث سنة -

رفت و طلب نشان د آغاز دشنام کرد - برآستاد حضرت عزت برو افتادم  
دبرائے نشان قہری زبان مضاعت و ابتهال کشودم -

بنابراں خدا مرا خبر داد کہ او در مدت شش سال با عذاب الیم کشته شود  
دیوم قتلش قریب از روز عید باشد - ازین الہام اعلامش کردم - دے  
بعد از شنیدن در بدگوئی میفرود و پیش من خط فرستاد کہ مرا نیز خبر داده اند  
کہ تو در مدت سه سال از ہیضه خواهی مرد -

وطبع هذا النبأ و شجرة و اشاعه  
 فی اقوام مختلفه - و ارسل الی  
 اوراقه التي كانت کا ضعوكة . و  
 کتبه فی بعض کتبه و ذکره فی محافل  
 غیر مرّة - فکتبت الیه ان الامر  
 فی ایدی الرحمن - فان کنت صادقاً  
 فیری صدق اهل الزمان - وان کان  
 الصدق فی قولی - فسیظموا بالفضل  
 و الاحسان - انه مع الذین اتقوا و الذین  
 صدقوا فی القول و البیان - انه لاینصی  
 الکاذبین - فمضی زمان علی نبأ  
 الکاذب بخیر و عافیة - و ما تغیر  
 منا جزء من شجرة واحدة - و لما  
 قرب میقات ربی فی امر حمأمة .

اور اس خبر کو اُس نے لوگوں میں مشہور کر دیا  
 اور مجھے اس پیشگوئی کے اشتہار بھیجے اور  
 کئی مجلسوں میں اس کا ذکر کیا۔

تب میں نے اُس کی طرف لکھا کہ تمام  
 بات خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے سوا اگر تو اپنی  
 پیشگوئی میں سچا ہے تو تیری سچائی خدا تعالیٰ ظاہر کرے گا  
 اور اگر میری بات سچ ہے تو اس کو اپنے فضل اور  
 احسان ظاہر فرمایا کیونکہ خدا تعالیٰ ان لوگوں کے  
 ساتھ ہے جو پرہیزگار ہیں اور سچ بولتے ہیں اور جو لوگوں  
 کی وہ مدد نہیں کرتا۔ سوا اس کی جو وہی پیشگوئی کا دُعا  
 بخیر و عافیت گذر گیا۔ اور ایک بل بھی ہمارا  
 بیکانہ ہوا۔ اور جب اس کی موت کے  
 بارے میں میرے رب کا وعدہ نزدیک آیا

و این خبر را در اقوام مختلفه اشاعت کرد و اشتہار مشتمل بر آن خبر غیب مرا فرستاد۔ اور انوشتم کہ  
 سررشته امور در دست رحمن است۔ اگر راستی بجانب تست قریب است کہ راستی تو آشکار شود  
 و اگر من صادق پس انشاء اللہ فضل و نصرت او دست مرا خواهد گرفت۔ زیرا کہ خدا با آن  
 مردم ہے باشد کہ ازو ترسند و راست بگویند و او گاہے حمایت کا ذبان نکرده و کند۔  
 آخر خبر دروغ و سہ پول گویشتر برباد رفت و در مدت مقرر کرده او وقت ما بسلامت گذشت  
 و یک موزیانے نشد۔ اما چون در باره مرگ و سہ میعاد پروردگار من فراز آمد۔ و

واتت عليه السنة الخامسة من ايامه  
 وكان يضحك ويقيس الهامى على  
 زور كلامه - اتفق انه دخل عليه  
 رجل من المسافرين - واظهر انه كان  
 من قومه الاربين - ثم ادخله في  
 الاسلام بعض المخادعين - والان جاء  
 متندماً كالتاليين الخائفين - ويروي  
 ان يرجع الى دين اباة لا يتوك المسلمين  
 ومعه وقال انت كذا وكذا وللقوم  
 كالمرا - وايقظت كثير من النعام  
 وقد انتشر كرك سمه كما انك  
 في الرد على الاسلام - فجتاك من  
 اقصى البلاد استفيض من فيضك  
 التام - والناس منعوني فما استقلت

اور پانچواں برس اس پیشگوئی کا گند نے لگا - تو  
 یہ اتفاق پیش آیا کہ ایک مسافر اس سے ملنے  
 کے لئے آیا - اور ظاہر کیا کہ وہ ہندو اس  
 کی قوم میں سے ہے اور کسی نے دھوکا دیکر  
 اس کو مسلمان کر دیا تھا - اور اب اس کو اس  
 حرکت سے ندامت پیدا ہوئی ہے اور اس  
 لئے آیا ہے کہ تا پھر اپنے باپ دادا کے دین  
 میں داخل ہو اور اسلام کو چھوڑ دے - اور  
 یہ کہہ کر پھر اس کی تعریف شروع کی کہ تو ایسا اور  
 ایسا ہے اور بہتوں کو تو نے خوابِ فطرت سے جگایا ہے -  
 نصیر نے نام کی بہت شہرت ہوئی ہے اور معلوم ہوا کہ  
 اسلام کا تدبیر میں تجھے کمال ہے اسلئے میں دور سے  
 تجھ سے فیض پانے کیلئے آیا ہوں - اور لوگوں  
 نے منع کیا مگر میں نے اپنے ارادے میں

دس سال پنجم بر خبر غیب سپری شد - چنان اتفاق افتاد کہ غریبے برائے ویدیشن رفت و دانہو کہ او  
 ہندو نژاد و از اہل ملت و سے می باشد - سائے چند امت باغوائے بعضے ناکساں مسلمان شدہ بڑ  
 حالا بر فعل خود پیشمان و از ان حرکت دست تا سمع گزآن بخدمت والا حاضر آہہ کہ بردست  
 میمون توبہ کند و دیگر مذہب آبار را بگزیند و پشت پا بر اسلام بزند - ایں بگفت در عرض  
 و تمجیدش ترانہ بنجیدن گرفت کہ تو چنانی دہیں کہ بسا دے را از خواب فطرت بیدار کردی  
 و نام نامی تو شہرت عجیب یافتہ - ترا در رد اسلام بد طوق امت - ازین جا ست کہ بہت استغاضہ از داہ شد

من الارادة - ووصلت حضرة  
 للاستفادة - بيد اني امير في بعض  
 الشبهات - وارجوا ان تقبل لغثاري  
 وتكشف عقد المعضلات - ثم  
 ادخل في دين ابائي واترك للاسلام -  
 فهذا هو الغرض وما اطول الكلام -  
 فامعن لي كلام نظره في توهمه -  
 وسرح الطرف في ميسمه - فلبس  
 عليه امره قدر الرحمن - وطن الله  
 من الصادقين ومن الاخوان -  
 فتلقاه مرحبا وقل مرجعت الي  
 دار الفلاح - وامتزج به كالماء و  
 الراح - وانزله في كنف الاهتمام -  
 وتصدى له بالاعزاز والاحرام -

سستی نہیں کی - مگر یہ بات ہے کہ چند شیخے میرے  
 دل میں ہیں - اور میں امید رکھتا ہوں کہ  
 تو میری غرض کو معاف کرے - اور میرے  
 یہ عقدے حل کر دے - پھر میں اسلام کو  
 چھوڑ کر اپنے باپ دادے کے دین میں داخل  
 ہو جاؤں گا -

تب لیکھرام نے اس کو خوب غور سے دیکھا  
 اور خدا تعالیٰ نے اس مسافر کا دلی ارادہ اس  
 پر پوشیدہ کر دیا اور اس نے سمجھا کہ یہ  
 سچا اور ہمارے بھائیوں میں سے ہے -  
 سو اس نے مرحبا کہہ کر اس کو قبول کر لیا اور  
 اس کے ساتھ یوں ملا جیسا کہ پانی اور شراب  
 ملتے ہیں اور اپنی غمخواری کی پناہ میں اس کو لے لیا  
 اور اعزاز اور اکرام کے ساتھ پیش آیا -

پیش تو آدھ ام - ہر چند مردم منبع مرا پیش آمدند - باز نیادم و آہنگ چست خود راست نہ نمودم - بے  
 شکوے کے چند در دلم خلمجانے دارد - امید دارم کہ از خطا و زلت من در گذری و  
 گرہ مرا بکشی - باز اسلام را ترک گفتہ کیش پدران را خواہم گزید -  
 لیکھرام چون ایں قصہ از دے بشنید سراپائے ویرانیو کو بیدید - وندا  
 نیت آل غریب را بروے مستور کرد و اورا صادق گمان نمود - خلاصہ مسندت  
 ویرا پذیرفت و باوے چون شکر یا شیر میامخت - و قوم خود را دبارہ



پھر اپنی قوم کو خوش خبر دیتا پھر اور بتلاتا پھر کہ یہ شخص مسلمان ہو گیا تھا۔ پھر ہندوین قبول کرنے کیلئے آیا ہے۔

اور وہ شخص اس سے اپنا مولد چھپاتا رہا تا اس کے گھر کی اطلاع نہ ہو۔ اور وہ شہر میں چھپا چھپا پھرتا تھا۔ اور اس کا قرار گاہ کسی کو معلوم نہ تھا۔ یہاں تک کہ لیکھرام کے اجل مقدر کا دن پہنچ گیا۔ اور یہ شخص اُس دن اُس کی عین غفلت کے وقت دوستوں کی کراخ اُس کے پاس گیا اور اس کو اسقدر ہلست دی کہ جس میں حاضر باشوگ گرفت ہو جاؤ اور جوٹنے کیلئے آئے ہیں وہ چلے جائیں۔ جب اُس کیلئے فرمت کا وقت نکل آیا اور لیکھرام کو اس نے غفلت میں پایا تب یکدم نکل گیا ایک چاکریت انسان کی طرح حملہ کیا اور کار و

ثم جعل یخیر توہمہ کالفرحین  
المبشرین۔ وینادی انہ ارتد من  
دین المسلمین۔ واکل معہ و تغدی۔  
و مادری انہ سیتودی۔ وکان ہو  
ینحفی مولدہ و منبعہ۔ لکی یجھل  
مربعہ۔ وکان یسیر فی المضر موریا  
عن الخلق عیانہ۔ و مخفیاً مقربہ و  
مکانہ۔ حتی انتھی الاموال یوم موغوث۔  
فدخل علیہ علی غرارۃ کعب و  
ودود۔ دامہلہ ریشا یمضو الوقت  
من الحضار ویندھب من جاء  
من الزوار۔ ثم سطا علیہ کرجل  
فاتحی مکیش الہیجاو۔ و جندیہ  
بسکین بلخ الی الاحشاء۔ و

اوتردہ ہا بلو کہ این دین اسلام پذیرفتہ بود۔ حالیا آمدہ امت کہ دیگر کیش ہنود را قبول نماید۔ و  
اسکس مولد خود را بروے پوشیدہ داشت و در شہر نہان و پوشیدہ میزیست حتی احدی  
آگاہ از قرار گامش نہود۔ تا این کہ لیکھرام را اجل مقدر فرارسید۔ آن کس در زنجی دستا  
او روزے علی القفلہ دپیش وے رفت و در انتظار آن نشست کہ مجلس از حاضران  
بپردازد و عمل از غوفائے کس مامون گردد۔ چون وقت فرصت بدست آمد و لیکھرام  
را غافل یافت بیک ناگہ چوں شیر گرسند بروے برجست و با کار و تیز شکش را

اشرعہ الی الامعاء یعنی قطعها و ترکھا  
 فی سبیل الدم کالغناء - وکان هذا  
 یوم بعد یوم العید - کما تقرر من  
 الله فی المواعید - واذ اذن القاتل  
 انه اعرج نفسه الخسیسة - فهرب  
 و ترک دارة الخبیثة - ثم غاب  
 عن اعین الناس کالمشکة - و  
 ما رأکا احد الی هذه المدة - فما  
 اعلم اصعد الی السماء - اوستوة الله  
 بالرداع - واما المقتول فدقی بجرحه  
 ولكن کانت فیہ بقیة روح -  
 و قاتل اهلوفی الی دار الشفاء فخلوا  
 و ما وجدوا فیہ احدا من الاطباء -  
 فقال یا اصفی علی قسمتی - قد

۲۱  
۲۲

کے ساتھ اس کی پسلی توڑ کر اس کا رو کو نتریا  
 تک پہنچا دیا اور پھر انتریلوں کو ایسا ٹکڑے ٹکڑے کیا  
 کہ وہ خون کے اوپر ایسا تیرتی تھیں جیسے سیلاب کے  
 خن و خاشاک تیرتا ہے - اور یہ دن عید دہ گے دوسرا  
 دن تھا جیسا کہ خدا تعالیٰ کے وعدہ میں مقرر تھا - اوتد  
 قاتل نے دیکھا کہ اس نے اس کا کام تمام کر دیا - سو وہ اس کے  
 گھر کو چھوڑ کر بھاگا - پھر فرشتوں کی طرح آنکھوں کے غائب  
 ہو گیا اور اس وقت تک کسی کو اس کا نشان نہ ملا - نہ معلوم  
 کہ وہ آسمان پر چلا گیا یا خدا نے اس کو اپنی چادر  
 کے نیچے ڈھانک لیا - اور مقتول زخموں سے کوفتہ کیا  
 گیا مگر ابھی اس میں جان باقی تھی - تب اس نے  
 کہا کہ مجھے ہسپتال میں لے چلو - سو اس کو  
 لے گئے اور وہاں ڈاکٹر کو نہ پایا - تب مقتول نے  
 کہا - وائے میری قسمت - میری بد بختی سے ڈاکٹر

چاک زو بمشابه کہ روده را از ہم برید و تن روز روز دوم از عید اضحی بود بر حسب آنچه در مواعیذ البیہ  
 قرار یافتہ بود - قاتل چون از کادش پر وخت آن خانہ را بگذاشت و چون فرشتہ از دیدہ مردم بہر حال  
 و تا اکنون از دوسے اثر سے و خبر سے در دست نیست خدا داند بہ آسمان بالا شد یا خدایش  
 در زیر چاہد خود پوشید - خلاصہ مقتول اگر چه از ریش و آسیب از بس کوفتہ و خستہ گردید  
 و سے ہنوز روان در تنش ماندہ بود عزیزان در رسیدند و در دار الشفاء بروند - ڈاکٹر یعنی  
 طیب آل زماں در اینجا نمود - مقتول زار نالید و گفت آہ نگوی بختی من - ڈاکٹر ہم اس جا

۲۳

۱۳۱۷ھ سے قتل تک تمام فی الیوم الثانی من عید الفطر - وکان یوم السبت ۶ مارچ سنہ ۱۳۱۷ھ ۲۰ شوال سنہ ۱۳۱۷ھ من ایچۃ القدرۃ  
 لے لکھی ہے - در اصل عید الفطر لفظ تمنا تھا - ترجمہ کرتے ہوئے فطری کہا لے لکھی تھا گیا - محرم

بھی حاضر نہیں۔ پھر ایک مدت کے بعد ڈاکٹر آیا۔ اور اپنا عمل کیا مگر بے سود تھا اور ڈاکٹر نے اشارہ کر دیا کہ جاں بری مشکل ہے۔ پھر جب آدمی رات گزر گئی تو لیکھرام نے موت کا پیالہ پی لیا۔

اور میں نے سنا ہے کہ مرتے وقت اُس کی آنکھیں پر آب تھیں کیونکہ خدا کی پیگونی کا پورا ہونا اُس کو یاد آیا۔ اور اُس کی موت کے بعد اُس کی قوم کے حواس اڑ گئے کیونکہ موت نے اُن کے ایک منتخب آدمی کو لے لیا۔

غاب الاطباء من شقوتی۔ ثم جارة الطيب بعد تمادی الاوقات۔ وما بقى فيه الا رمق الحيات۔ فحمل اعمالاً۔ وما زاد الا نکالا۔ و قال الموت شعير۔ والبرء عسير۔ و انقطع الرجاء۔ وزاد البرحاء۔ حتى اذا جثم ليللة هذه الواقعة۔ فجعل الحليلة ثيباً وشرب كاس المنية۔ و وقع في احواض عثيم۔ و رى جزاء ظلم و ضميم۔ وكذلك يجزى الله الظالمين۔ فارتفعت الاصوات من البكاو۔ و بلغ الصواخ الى السماء۔ و سمعت ان عيناه استعبرت في اخر حينه۔ بمارى آية الحق بعين يقينه۔ و اصبح قومه قد طلات حواسهم۔ و فضل قياهم۔ بما اباد الله فجيهم۔

موجود نہ ہے۔ بعد از زمانے واز ڈاکٹر آمد و ہر چہ تو ناست چارہ کا نمود۔ و لے چوں نیمہ از شب پیری شد لیکھرام جام تلخ مرگ نوشید۔ شنیہ ام کہ وقت مرگ سرا شک اددیدہ اش رواں شد۔ چہ صدق وقوع غیر غیب بخاطرے خطور کرد۔ قوم ہر مرگ دے از بس سرا سیمہ و شفته شدند

واستری الموت سرتهم۔ وکانوا  
 یتیمون فی الارض مقتربین مستقرین  
 لعلهم یجدوا اثرا من قتال او  
 یلاقوا بعض المخبرین۔ ولما استیأسوا  
 فقال بعضهم ان هذا الا سر  
 رب الغلین۔ ولما یزل اسفهم  
 یتزائد۔ والامر علیهم یتکاد۔  
 وصاروا کالمجانین۔ وکانوا لایفترقون  
 بین الدبخی والضحی وزال تدللهم  
 من الشبی۔ بما تمت الحجۃ علیهم  
 وفدحهم دیون المسلمین وحبسوا موتہ  
 نکیۃ علیہ۔ ونایبۃ عمیۃ۔ وارجفت  
 المسلمون وقیل ان الاریۃ سیقتلوا  
 احدا من سراۃ الاسلام۔ لیاخذوا

اور وہ تلاش میں وہ بدہ اور شہر ہوشیار  
 پھرنے لگے تاکہ قاتل کا ان کو سراغ  
 ملے یا کسی خبر کی طاقت ہو۔ اور  
 جب نوید ہو گئے تو بعض نے کہا کہ  
 یہ تو خاص خدا کا بھید ہے۔ اور  
 ان کا غم بڑھتا گیا۔ اور کام میں  
 مشکلات بڑھتی گئیں۔ اور دیوانوں کی  
 طرح ہو گئے۔ اور مارے غم کے تادیبی  
 اور روشنی میں فرق نہیں کر سکتے تھے اور  
 ان کا تمام ناز غم سے جاتا رہا۔ کیونکہ  
 ان پر محبت پوری ہو گئی اور وہ مسلمانوں کے فرض کے  
 زیر بار ہو گئے اور اس کی موت کو انہوں نے طبعیت  
 سمجھا اور ایک عام حادثہ خیال کیا۔ اور لوگوں نے  
 یہ خبر بھی اڑائیں کہ وہ لوگ کہتے ہیں مسلمانوں کے مغز میں

زیرا کہ مرگ بزرگزیہ ایشاں را از میان ایشاں در بود و در طلب قاتل وہ بدہ و قریہ تقریہ گردیدند۔  
 چون یاس بر ایشاں چیرہ شد۔ بعضے گمان کردند کہ ایں کار خداست۔ خلاصہ کوہ اندوہ بر  
 سرشاں فرود آمد و دشواریاں و پیچیدگیہا رونود و چون دیوانگان گردیدند۔ حتی کہ از شدت غم  
 و الم روز را از شب باز نہ می شناختند۔ و ہمہ راحت و نازشاں بسوز و گداز مبتذل  
 زیرا کہ حجۃ اللہ بر ایشاں تمام شد۔ و دوش ایشاں از دام اہلئے اسلام گراں بار گردید۔  
 مرگ بیکہرام را واریہ عظمیٰ پیدا شدند۔ و کودک و بزرگ و سوگواری اش شغستند ہم در آن زمان  
 نہ افواہ افتاد کہ ہنود می گویند کہ یکے را از اعزہ اسلام خواهند کشت تا دیدہ را از گرفت

میں سے کسی کو ہم بھی قتل کرینگے تاہم کھرام کا بدلہ  
 ہیں۔ اور دل میں ٹھنڈ پڑے پس خدا نے ان کے  
 شر کے سناٹوں کو امن میں دکھا اور ان پر رعب  
 ڈال دیا اور انہوں نے زبانیں بند کر لیں اور خدا نے  
 ان میں آپس میں پھوٹ ڈال دی۔ اور خدا  
 جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

اور اپنے فریبوں میں انہیں کامیابی  
 نہ ہوئی۔ پھر نئے برسے ایک اور مکہ  
 سوچا۔ اور حکام کو میری خانہ تلاش کیلئے  
 ترغیب دی۔ مگر خدا نے اس میں  
 بھی انہیں ناکام رکھا اور ان ہی کو انجام کار  
 شرمندگی اٹھانی پڑی۔

ثَارِهِمْ وَيَشْفُوا حَمْدَ وَرِهِمْ بِالْإِتْقَامِ -  
 فَامَنَّ اللَّهُ الْمُسْلِمِينَ مِمَّا كَانُوا  
 يُعَذَّرُونَ - وَالْقَتَى عَلَيْهِمُ الرَّعِيبُ  
 فَكَفَّوْا أَلْسِنَهُمْ وَيَخْفَوْنَ -  
 وَجَعَلَ قُلُوبَهُمْ شَتَّى فَطَفَقُوا  
 يَتَخَاصَمُونَ - وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَى  
 أَمْرِهِ وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْلَمُونَ - وَلَمْ  
 تَسْتَقِمْ لَهُمْ مَا سَأَلُوا مِنَ الْمَكَائِدِ -  
 ثُمَّ اسْتَأْنَفُوا مَكِيدَةَ أُخْرَى كَالصَّائِدِ -  
 وَاعْرَوْا الْحُكَّامَ لِيَدْخُلُوا دَارَ الْمُفْتَشِينَ -  
 وَيَطْلُبُوا إِتْرَافَ الْمُعَاتِلِينَ - فَخَذَّلَ اللَّهُ  
 أَوْلِيَاءَ الطَّافُوتِ - وَرَدَّ عَلَيْهِمْ مَا احْكَمُوا  
 مَوَاطِنَ الْمَنْعُوتِ - فَرَجَعُوا خَائِبِينَ  
 كَالْمَجْنُونِ الْمَجْهُوتِ - وَلَمَّا

خون یکھرام خشک سازند۔ دے خدا مسلمانان را از شرش مصون برداشت  
 و شکوہ و رعب بر ایشان مستوی شد۔ تا زبان ہا در کام در کشیدند۔ و خدا  
 ایشان را در بلائے تشیت کلمہ مبتلا گردانید۔ و در مکائد و فریبہا چیزے از پیش  
 بزدند۔

آخر یکدہ سگالیدند باین معنی کہ حکام را بر تلاش خانہ من آوردند۔ دے از این باب  
 ہم زبان و نو میدی بہرہ آتاں شد۔ و غرق خجالت بازگشتند۔

لم تضطرم نيرانهم - ولم تنصروهم اوثانهم -  
استطلعوا اکابرهم ما عندهم من الأراء -  
وشاوروهم فی امر العطا والمراء - فقالوا  
لم تبق قوة - وما یترقب من جهته  
نعوة - وقال خیازهم الی متی هذه  
التنازات - وقد اختلف للعاملات - ومع ذلک  
نخوفهم حول الطاعون - ونجاة المنون -  
فانقاروا والسلم فی هذه الايام - فالحامل  
ان هذه الایة ایه عظیمة من الله العلام -  
هو الله الذی یحیب المضطر اذا دعاه - و  
لا یحییب من رجاہ - ولا یضیع من  
استرعاہ - له الحمد والجلال والعظیمة -  
ولمقد ملکتنا فی ایه الحیوة - و  
اغرو رقت العین بالدموع -

پھر جبکہ ان کی آگ بھڑک نہ سکی - اور  
ان کے بھائی نے ان کی مدد نہ کی - تو پھر  
جہ لوگ مسلمانوں کے ساتھ صلح کرنے  
کے لئے باہم مشورے کرنے لگے - اور ان میں  
سے بچے آدمیوں نے کہا کہ اب صلح بہتر  
ہے کیونکہ معاملات میں ابتری واقع ہو گئی  
ہے - اور علاوہ اس کے طاعون نے بھی انکو  
ڈرایا - سو ان دنوں میں انہوں نے صلح کرنی - اور  
یہ ایک خدا تعالیٰ کی طرف سے نشان ہے -  
وہ ہی قادر خدا ہے جو بے قراروں کی دعا سنتا  
ہے اور امید داروں کو نوید نہیں کرتا - اور جو  
شخص اس کی پناہ چاہتا ہے اسکو ضائع نہیں کرتا  
اسی کو حمد اور جلال اور عظمت اور اس کے نشانوں پر  
نظر ڈال کر خیر دانگیر ہوتی ہے اور انھیں چشم پر آب کی

خلاصہ چوں ایشانرا میسر نیاید کہ آتش ایشان تواند فریاد نہ بلا کشد و تہائے او شان از دستگیری فرمانند  
در میان خود ہاشورہ کردند کہ با مسلمانان از دستگیری در آید چه کلامان انہا دیدند کہ حلقے ... در محاطا رودادہ  
د علاوہ انان طاعون ہم تہدید و ترس افزود - آخر مصاحبت در میان دو قوم واقع شد - الغرض  
این نشانے بزرگست کہ خدا تعالیٰ بتائید بندہ خود بخود ان قادر خدا ہے کہ دعائے مضطربان را می شنود  
و امیداران را دست رد بر سینہ نمی زند و پناہ جویندہ را ہلاک و تلف نمی سازد - حمد و جلال و  
عظمت مراد را منوار است - چوں برین نشانہایش نظر کنیم حیرت و شگفت می آید و دیدہ پر آب میگرد

۲۴

پس کیا کوئی رشید ہے جو ان باتوں سے نفع حاصل کرے۔ اور یہ نشان درحقیقت ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے اور آپ کے صدق نبوت پر ایک تازہ گواہی ہے۔ پس اس میں خود کرو۔ خط تعالیٰ تم پر رحم کرے۔

اور ان کے علاوہ اور بھی بہتک نشان ہیں جن کو سن نبوت طوالت بیان نہیں کیا اور اگر تجھے کچھ خدا کا خوف ہو تو تیرے لئے یہی بہت ہے۔ اور مامورین کے پہچانے کا یہ اصول ہے کہ انکو اس طریق سے پہچانا جائے جس طریق سے انبیاء کی نبوت پہچانی جاتی ہے۔ اس لئے میری تکذیب کوئی اونکھی بات نہیں۔ کیونکہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا اور استہزاء کیا گیا۔ اور

فهل من رشيد ينتفع بهذا للموع  
وما هذا الا اعجاز خاتم الانبياء  
وشهادة طرية على صدق نبوته  
من حضرة الكبرياء - فتدبروها يا  
معتشوا السعداء - رحمكم الله في  
هذه وفي يوم الجزاء -

ولی آیات انحرى قد تركتها  
اجتنابا من الطويل - وكفالك هذه  
ان كنت خائفا من الرب الجليل -  
واعلم ان الاصول المحكم في معرفة  
صدق المامورين - ان تنظر الى طرق  
تثبت بها نبوة النبيين - وما كان  
نبي الا مكذبا امره المكادون - و  
سخر من آية المستنكرون -

۲۴

آیا رشید ہے بہت کہ از این پندہ نفع بردارد۔ بحقیقت این معجزہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و بر صدق نبوت دے گواہی تازہ سے باشد۔ نیک اندیشہ بفرماید تا رحم خدا دست شمارا بگیرد۔

علاوہ ازین نفعی نشانہائے دیگر ہم دادیم کہ اینجا نوشتن نیارد دم چو اگر برائے مرندہ از خدا ہمیں بسیار است۔ و اصل شناختن مامورین یہاں است کہ با آن نبوت انبیاء علیہم السلام شناختہ می شود۔ و تکذیب من چیزے شگرت نہ۔ چو کہ احدے از انبیاء نیازہ کہ

و حقر و اثنانها بل كانوا بها يستهزؤن۔  
 وقالوا خليات باية كما ارسل الاولون۔  
 مع انهم روا آيات - و شاهدوا  
 قائيدات - فمن الواجب على الابوار  
 ان يجتنبوا طرق هذه الكفار - و  
 يستقروا سبل المؤمنين - وان عرضتم  
 فلتقوا الله شينو الله عن العلمين +

## خاتمة الكتاب

اعلموا ان الروايات في المهدي  
 والمسيرة كثيرة - وجميعها متخالفة و  
 متعارضة - وما اطلعنا على مسانيد  
 اكثر تلك الآثار - وما علمنا طرق  
 توثيق كثير من الاخبار - والقدر

بوجود اس کے کہ خانوں نے نشان اور خدا تعالیٰ  
 کی تائیدیں دیکھیں - پھر یہی کہا کہ نشان کھاؤ  
 پس نیکیوں کو چاہیے کہ ان کفار کے طریقے سے  
 پرہیز کریں - اور مومنوں کی چال چلیں - اور  
 اگر تم منہ پھیرو تو کچھ پرواہ نہیں - اللہ کا  
 تم کچھ بگاڑ نہیں سکتے

## خاتمة

جاتا چاہیے کہ ہدی اور سراج میں بہت  
 سی روایتیں ہیں اور وہ سب کی سب متخالف  
 متناقض ہیں - اور اکثر روایات کی اسناد پر ہمیں  
 اطلاع نہیں ہوئی اور انکے پختہ سمجھنے کا ہمیں علم حاصل  
 نہیں ہوا - اور قدر مشترک یعنی ظاہر ہونا

کہ کذب اونٹنہ - و با این ہمہ کہ مگزیان نشانہائے آسمانی و تائیدات ربانی می بینند باز از  
 استہزاء طلب نشانہا می کنند - لهذا ابرار را باید کہ از طریقہ کفار اجتناب و زندقہ و راه  
 مومنان بیونند - و اگر رو بگردانید از جلال خدا چه کاہر چرا کہ او محتاج شما نیست -

## خاتمة کتاب

پڑھیںد خود یاد بود کہ بارہ ہندو سراج روایات مختلفہ آمدہ و ہمہ اش داغ تخالف و مناقض برنامیہ حال داشتہ است -



المشترک اعنی ظهور المسیح الحکم  
 المهدی ثابت بدلائل قطعیة - و  
 لیس فیہ من کلمات مشککة - واما  
 غیرہ من الروایات - ففیہا اختلافات  
 و تناقضات - حیث عقول المحدثین -  
 و اخلت درایة المتقین - و جن لیل  
 الاستہامة علی العالمین - و جمعوا  
 تناقضات فی اقوالہم - و ما نقوا قولاً  
 باستدلالہم - و دفعوا فی ردول کالہائین -  
 فقیل ان المہدی من بنی العباس - و  
 قیل ہو من بنی الفاطمة التي ہی من اذکی  
 الناس - و قیل ہو رجل من بنی الحسین  
 و قیل ہو من آل رسول الثقلین - و قیل  
 ہو رجل من امة سیدنا الکوئین -

ایک شخص کا جس کا نام مسیح اور حکم اور مہدی ہے  
 دلائل قطعیہ سے ثابت ہے اور اس میں کوئی شک  
 ڈالنے والا نہیں - اور باقی روایتوں میں اختلاف  
 اور تناقض ہے - جس میں محدثین کی عقل حیران  
 ہے اور فقہیوں کی ہدایت تاریک ہے -  
 اور عالموں کے دلوں پر سرگردانی کی رات محیط  
 ہو رہی ہے - اور انہوں نے بہت سے تناقض  
 اپنے قولوں میں جمع کئے ہیں - اور کسی قول کو دلیل  
 کے ساتھ منقح کر کے بیان نہیں کیا اور گداب حیرت  
 میں پڑے ہوئے ہیں - چنانچہ بعض کہتے ہیں کہ مہدی  
 بنی عباس سے ہوگا - اور بعض خیال کرتے ہیں کہ وہ  
 بنی فاطمہ سے ہے اور بعض اس کو بنی حسین میں سے  
 سمجھتے ہیں - اور بعض صرف آل رسول خیال کرتے  
 ہیں اور بعض اس کو امت میں ایک انسان قرار دیتے ہیں

و لے قدر مشترک یعنی ظهور مسیح حکم کہ مہدی نیز مسست از دلائل قطعیہ بیایہ ثبوت رسیدہ  
 و غیر ان سائر روایات بشائے مندیک دیگر افتادہ کہ محدثین از کشودن گرہ سر بستگی انہما  
 دست دپاگم کردہ اند - و بیچ قولے را از عیب تناقض رستگار نہ نمودہ - و بیچ  
 بیانے را دال و منقح نہ فرمودہ اند - چنانچہ بعضے بر آند کہ مہدی از بنی عباس باشد - و  
 بعضے از بنی فاطمہ پندارند - و بعضے از ولد بنی حسن گویند - و بعضے از آل رسول اعتقاد دارند  
 و بعضے اورا فردے از افراد امت قرار دہند - و بعضے را عقیدہ آنست کہ

وقيل لامهدي الا عيسى - وكنه  
 اختلعت في نزول عيسى - فالقرآن يشهد  
 انه مات و لحق الموتى - وقيل انه ينزل  
 من السموات العلى - وانه حي ومامات  
 و ما فنا - وقال قوم انه مات كما  
 بين القرآن الحميد - ولا يخالفه الا الضيد -  
 وقال هؤلاء انه لا ينزل الا على طور  
 البروز - وذهب اليه كثير من المعتزلة  
 وكرام الصوفية من اهل الرموز - والذين  
 اعتقدوا بنزوله من السبلو - فهم اختلفوا  
 في محل النزول و تفرقوا في الاراء - فقيل  
 انه ينزل بدمشق هند منارة - و يوافي  
 اهله على غواراة - وقيل ينزل ببعض  
 محسكر الاسلام - وقيل بارض وطأها

اور بعض کہتے ہیں کہ کوئی دوسرا مہدی نہیں مہدی ہی  
 مہدی ہے اور ہی آئیگا اور کوئی نہیں ہوگا۔ اسی طرح  
 اور بھی قول ہیں اور اسی طرح کچھ کے نزول میں اختلاف ہے  
 ہیں قرآن گواہی دیتا ہے کہ علیؑ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔  
 دوسرے قول یہ ہے کہ وہ آسمان نازل ہو گئے اور وہ زندہ ہیں  
 مرے نہیں۔ اور ایک قوم نے یہ کہا کہ وہ درحقیقت مر گیا  
 جیسا کہ قرآن فرماتا ہے اور اس قول کی مخالفت وہی کر گیا جو  
 حق کے مقابل پر با حق جھگڑتا ہے۔ اور جو لوگ میں کی موت کے  
 قائل ہیں ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ سچ کا نزول بطور برزخ  
 کے ہوگا اور معتزلہ اور اکابر صوفیہ کا یہی مذہب ہے۔ اور جو  
 لوگ نزول آسمان کے قائل ہیں ان میں سے بعض کہتے ہیں  
 کہ وہ دمشق کے منارہ کے پاس نازل ہوگا۔ اور  
 بعض اسی کی فرود گاہ لشکر اسلام قرار دیتے ہیں۔  
 اور بعض وہ جو جلال کے ظہور کی جگہ ہے۔

ایک مہدی غیر عیسیٰ نخواہ بود۔ ہمارا خواہ آمد دیگرے غیر دے نیست ہم بچیں در باب نزول عیسیٰ اختلافات  
 واقع است۔ قرآن گواہی دہد کہ حضرت عیسیٰ فوت کرد۔ قول دیگر آنکہ او از آسمان نازل بشود و  
 ہنوز زندہ است و نرود۔ و تو سے بر آند کہ وہ بحقیقت مردہ است بدقن آنچہ قول قرآن کیم است  
 و خلف میں قول کے ماہ مد کہ بمقابل حق ہرزہ تیرہ کاوی کند۔ لذا قائلین مرگ سچ اکثر بر آند کہ نزد لش  
 بطور برزخ افتد۔ و معتزلہ و اکابر صوفیہ بر اسی مسلک رفتار کردہ اند۔ اما قائلان نزول از آسمان پس بعضے  
 از ایشان گویند کہ او در نزد منارہ دمشق فرود آید۔ و بعضے گویند کہ لشکر اسلام نزول فرماید۔ و بعضے بر آند کہ

اور بعض کہ مغلطہ اور بعض بیت المقدس  
اور بعض آرد اور جھپیں اس کے نزول کی  
قرار دیتے ہیں۔

اور احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ ان  
اختلافات کو خود سیرج اگر دور فرمائے گا۔  
اور خدا اس کو فیصلہ کے لئے حکم مقرر  
کر دیگا۔ پس جو لوگ اس کو حکم میں  
لیں گے اور اس کے فیصلہ سے تنگ دل  
نہیں ہونگے اور صفائیت سے قبول کریں گے  
وہی چنے ہوئے ہونگے۔

اور جو لوگ قبول نہیں کریں گے وہ کہیں گے  
کہ جس عقیدہ پر ہم نے اپنے بزرگوں کو پایا وہی

الدجال و عاتق فی العوام۔ و قیل انه  
ینزل بمکہ ام القری۔ و قیل ینزل  
بالمسجد الاقصی۔ و کذا لک قیل اقوال  
انہری۔ و زلات الاختلافات بزیادۃ  
لا اقوال حق صار الوصول الی الحق کالامر  
المحال۔ و قد ورد فی اخبار غیر الکائنات۔  
علیہا افضل الصلوٰۃ والتعمیات۔ ان  
المسیح یرفع الاختلافات۔ و یجعله  
اللہ حکماً ینحکم فیما شیخ بین الامۃ من  
اختلاف الاراء والاعتقادات۔ فالذین  
یحکمونہ فی تنازعاتہم۔ ثم لا یجدوا فی  
انفسہم مرجأ ما قضی لرفع اختلافاً۔  
بل یتقبلونہ بصفاو نیتہم۔ فاللذک  
ہم المؤمنون حقاً واللذک من المفلحین  
و یقول الذین اعھنوا حسبنا ما  
وجدنا علیہ آباءنا ولو کان آباءہم

ظہور اور مقام ظہور دجال باشد۔ یعنی کہ مغلطہ و بعضے بیت المقدس سمجھیں مقالات متفرق از بہر نزول او  
تعمین کنند۔ و در احادیث آمدہ کہ این نوع اختلافات را سیرج موعود خود رفع و فصل  
خواہد کرد۔ آئین کہ اور احکم پزیرند و از قضاء و تحکیم دے تکی و قبض مدد دل نیابند  
مومن آئین باشند۔ و متکبران گویند کہ ما را ہماں عقیدہ ہا بس است کہ پدران ما با ہما

من الخاطئين - و عجبا ان جاءهم  
 ما مور من ربهم وقالوا ان هذا الا  
 من المفقرين - وقد كانوا من قبل  
 على رأس المائة من المنتظرين - وانه  
 جاءهم لا هزازهم - وجزهم بجهازهم -  
 واثمهم ما يفهم قوماً مفسدين - اما عرفوا  
 دقتہ اوجاؤ عندہم فی یومین - وان  
 ایام اللہ قد اتت وقرب یوم الفصل  
 فبشوی للذین یقبلونہ شاعرین -  
 یریدون ان یطوا اما ارد اللہ ان یعلیہ  
 وجمادون بغیرہم و برهان مبین -  
 وکتب اللہ ان یجعل عبادہ المرسلین  
 غالبین - فلیحاربوا اللہ ان کانوا  
 قادرین - وما کان الامر مشتبهاً

عقیدہ ہلکے کافی ہے۔ اور ان کو اس بات سے توجہ کہ  
 کہ کوئی نذر خدائی کی طرف سے ایک امور آگیا اور انہیں کہا  
 یہ تو مغتری آدمی ہے اور پہلے صدی کے سر پر انتظار  
 کر رہے تھے۔ اور وہ ان کو عزت دینے کے  
 لئے آیا اور اس نے ان کا تمام سامن لیا کیا اور  
 وہ وسائل ان کو دیئے جس سے مخالفت و جواب ہو جائیں  
 کیا انہوں نے اس امور کے وقت کو شناخت نہیں کیا۔  
 یا وہ ان کے پاس بے وقت آیا ہے۔ اور یقین خدا  
 تعالیٰ کے دن آگئے اور فیصلے کا دن قریب ہو گیا۔ پس نہیں  
 بشاد جو کہ جو کر کے ساتھ قبول کریں۔ کیا ان کے اللہ کے  
 کہ جن کو خدا بجز کرنا چاہتا ہے اس کو یہاں کر دی اور  
 ناقص بحث باسٹہ کرتے ہیں اور خدا نے تو یہ لکھ چھوڑا  
 کہ اس کے صحیح ہے بندے غالب ہونگے پس کیا وہ خدا  
 راسکتے ہیں۔ اور بات مشتبه نہیں تھی۔ مگر

گو یہ اند۔ وایشان کہ گفت بمانند کہ چگونه از جانب خدا آمد و اور مغتری و دستخ بان گفتند و  
 بر سر قدم در امش بودند۔ حال آنکہ او از پیر میں آئہ است کہ کہ بوسے شال را میفراید و سنانے  
 و دست شال باد کہ تا بر ادرائے اسلام بخت و بر بان حیرہ و توانا بشوند۔ آیا ایشان وقت این امور  
 ز شناختہ اند یا او نزد ایشان در غیر وقت آئہ است۔ ہمانا ایام اللہ آئہ و یوم فعل قریب است۔  
 مرہ آئیں و کہ از کمال منت پزیری اور قبول نمایند۔ و یا می خوانند کہ کہ خدا می خواهد برافزاید پائے بر سرے  
 بگذارد و چکارا میبندد و پزیر شملے لافاکی اوسے بر پا بگذارد۔ و خدا اکتوب کرد است کہ اللہ فرستد ایش سخو

ولكن قست تلو بهم فصاروا كالعبيد -  
 ايها الناس لم تكفرون بآيات الله  
 وقد سريتموها باعينكم اليس فيكم  
 رشيد اميين - وانكم منحرفتم من عند الله  
 المأمور - وكدتم تقتلونه بالسيف  
 المشهور - ولكن الله التقى عليكم رب  
 السلطنة ولولا هذا لسطوتم على  
 عباد الله المرسلين - وقد تبين الحق  
 فسولت لكم انفسكم معاذير وما  
 اعنتكم كالمفاسقين - فنفوض امرنا  
 الى الله وهو احكم الحاكمين +

من کے دل سخت ہو گئے سو وہ اندھوں کا لہجہ ہو گئے۔  
 اے لوگو! کیوں خدا تعالیٰ کے نشانوں سے انکار  
 کرتے ہو۔ اور تم نے ان کو چشم خود دیکھا۔ کیا تم میں  
 کوئی بھی رشید نہیں۔ اور تم نے خدا کے بندہ مامور  
 سے لڑھا کیا اور قریب تھا کہ تم اس کو تواسے قتل  
 کر دیتے۔ مگر خدا نے تو پر سلطنت کا رعب ڈالا  
 اور اگر یہ سلطنت نہ ہوتی تو تم خدا کے رسولوں  
 پر حملہ کرتے۔ اور حق کھل گیا اور تم نے ناقص غنہ  
 تلاشے اور کچھ غور نہیں کی۔  
 سو ہم خدا تعالیٰ کی طرف اپنے کام کو سپرد  
 کرتے ہیں اور وہ احکم الحاکمین ہے۔ نتا

## سراقم میرزا غلام احمد القادریانی ضلع گورداسپور پنجاب

۱۸۹۸ء

مظفر خواہند بیجو۔ آیت اللہ مولانا محمد کریم خان پٹنہ خدا برزند۔ امروا فتح و آشکار۔ بود۔ دے دہا شان سفت و  
 دیدہ شان کور شد مردان چرا انکار بر شاہنہائے خدا دارید۔ حال آنکہ چشم ہر شاہدہ کہ دیدہ چہ نظے در میان شا  
 جامعہ بر شد و صلاح در بر نازد۔ بر ماور خدا خندندہ اندہ اید و نزدیک بود کہ بخش سرازق جدا میکردید اگر چنانچہ  
 سلطنت برطانیہ بود۔ ہر بیگ رسایہ اید دولت نمی بود قیے اندہ تاق حاکم گردن ہر رسان الہی ذوی گدشتید  
 حق آشکار شد وے غنہ ہائے باطل پر یافتید دانندیشہ دکار بخردید۔ پس زمام کار ہا در دست خدا می سپاریم  
 و در جمیع امور رجوع بادی کریم و ہوا حکم الحاکمین۔ تمت

